ان من البیان سحراً وان من الشعر حکماً

دیوان

حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین امام الکاملین ولی الاکبر الصادق

مخدوم بندہ نواز حضرت

صدر الدین ابو الفتح سید محمد حسینی گیسو دراز چشتی

قدس اللہ سرہ العزیز

المسمّٰی بہ

انیس العشاق

بسلسلۂ مطبوعات کتب خانۂ روضتین گلبرگہ شریف

بہ انتظام و توجہ خاص جناب معلی القاب نواب غوث یار جنگ بہادر دام اقبالہم

و بہ تصحیح و بہ اہتمام

مولوی حافظ سید عطا حسین صاحب ام اے سی ای

ناظم (وظیفہ یاب) سررشتہ تعمیرات سرکار عالی

در عہد آفریں برقی پریس (حیدرآباد دکن) طبع شد

شوال المکرم ۱۳۶۰ھ



بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی خلق الانسان وعلمہ البیان والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا محمد رسولہ النبی الامی الذی انزل علیہ القرآن ویوتی جوامع الکلم والایات والبرھان وعلی آلہ الطیبین الطاھرین واصحابہ الھادیین المھدیین فی کل وقت وآن۔

سلسلہ علیہ چشتیہ میں حضرت سلطان العاشقین المقربین سید محمد حسینی گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز سے پہلے یعنی حضرت عبدالواحد بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضرت مخدوم خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی علیہ الرحمہ تک کسی بزرگ نے تصنیف و تالیف کی جانب توجہ نہیں کی اور کوئی کتاب یا رسالہ نہیں لکھا۔ اس سلسلہ میں تصنیف و تالیف کا سلسلہ حضرت چراغ دہلی کے مریدوں اور خلفا نے شروع کیا جنمیں مقدم حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز ہیں جنہوں نے چھوٹی بڑی کتابیں بکثرت تصنیف و تالیف کیں۔ اولیائے کبار کوئی کام بغیر اشارت و حکم غیبی نہیں کیا کرتے حضرت مخدوم کی تصنیف و تالیف کا کام بھی اسی قبیل کا تھا چنانچہ خود فرماتے ہیں "ہر کس کہ دراں حضرت سلوک کرد بچیزے مخصوص شد ما بسخن مخصوصیم خدائے ما را دولت بیان اسرار خویش داد ہر چند میخواہم کہ نظر من از سخن ساقط شود نشد"۔ اسمار الاسرار کے دیباچہ میں فرماتے ہیں "وَمَا یَنطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوحٰی نعت محمد رسول اللہ است

ہر کہ اتباع او کند و اہتمامش در سنت او بود و رفتن بر طریقۂ او باشد از جوامع الکلم و لمعۂ از گفتار او کہ نور الہدیٰ است و بیان سر القرب والدنیٰ است نصیبہ گیرد"۔ دکن میں عام طور پر زبان زد ہے کہ حضرت مخدوم کی تصنیف و تالیف کی تعداد اونکی عمر کے سنین کے مطابق ایک سو پانچ ہے۔ واللہ اعلم لوگوں کا یہ خیال کس حد تک صحیح ہے انکے مرید اور سوانح نگار حضرت محمد سامانی نے اپنی کتاب سیر محمدی میں جس کو حضرت مخدوم کے حالات میں تصنیف کیا ہے انکی اکتیس کتابوں کے نام لکھے ہیں۔ ان میں بعض اہم کتابیں مثلاً تفسیر۔ شرح فصوص الحکم۔ شرح تعرف شرح عربی آداب المریدین۔ شرح عزبی فقہ اکبر اب بالکل مفقود ہیں اللہ ہی کو علم ہے کہ ان بے بہا کتابوں میں سے کسی ایک کا بھی کوئی نسخہ اب دنیا میں موجود ہے یا نہیں۔ میں سالہا سال سے اونکی تلاش میں ہوں مگر اونکا کہیں پتہ نہیں ملا اون کی تصانیف میں جو کتابیں اب موجود ہیں انکے نسخے بھی معدودے چند ہی باقی رہ گئے ہیں۔

حضرت مخدوم کی تصانیف کی اہمیت اور ان میں سے بہتوں کے بالکل مفقود ہو جانے کی وجہ سے تقریباً پندرہ سال ہوئے مجھے خیال آیا کہ جو کتابیں دستبرد زمانہ سے اب تک بچ گئی ہیں اگر وہ فراہم کیجائیں اور بتدریج طبع کرادی جائیں تو تلف اور مفقود ہونے سے بچ جائیں گی ورنہ بہت جلد وہ بھی ناپید ہو جائیں گی۔ اس زمانہ میں فارسی زبان کی کساد بازاری ہے اور اس زبان میں لکھی ہوئی کتابوں کے پڑھنے اور سمجھنے والے اور انکی جانب توجہ کرنے والے بہت کم رہ گئے ہیں اس کے علاوہ تصوف جو مکارم اخلاق سکھانے والا اور سنت نبوی اور عبادت خالصاً مخلصاً لوجہ اللہ اور محبت و عرفان الہٰی کے متعلق کلام پاک اور حدیث نبوی کی تفسیر اور شرح کرنے والا علم ہے لوگوں کو اس کی جانب سے عموماً صرف ذہول ہی نہیں

بلکہ با وجود قطعی ناواقفیت اور بے بہرہ گی کے اس سے انکار اور دشمنی پیدا ہو گئی ہے
ان اسباب کے پیشِ نظر یہ سوال پیدا ہوا کہ حضرت مخدوم کی کتابوں کی (جو بیشتر
فارسی زبان اور چند عربی میں ہیں) فراہمی تصحیح اور طباعت میں محنت شاقہ
اور مصارفِ کثیرہ برداشت کرنے سے حاصل کیا ہوگا۔ بجائے خود اعتراض
بالکل واجبی تھا مگر ہمارے پیشِ نظر یہ خیال تھا کہ حضرت مخدوم کی بے بہا تصنیفوں کو
جو دستبردِ زمانہ سے اب تک خال خال بچی ہوئی ہیں آئندہ مفقود ہونے سے بچانے
کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ وہ طبع کرا دی جائیں۔ اس کے علاوہ اگر ان میں سے
کسی ایک کو ایک شخص نے بھی مطالعہ کیا اور اس سے اس کے دل میں داعیۂ حق و
اتباعِ سنت نبوی کا شوق و ولولہ پیدا ہو جائے تو ہمارا مدعا پورا ہو جائے گا۔ میں نے
اپنا خیال چند ذی علم صوفی مشرب دوستوں کے سامنے پیش کیا۔ ان سب بزرگوں
نے تائید کی۔ چنانچہ میرے ذی علم متقی صوفی مشرب دوست مولانا معشوق حسین خاں
صاحب قادری المخاطب بہ نواب معشوق یار جنگ بہادر کی (جو اوس وقت
ضلع گلبرگہ شریف کے اول تعلقدار یعنی ڈسٹرکٹ کلکٹر تھے) اعانت اور تائید
سے حضرت مخدوم کی نہایت بلند پایہ عظیم المرتبت اور نادر الوجود اور تصوف
و معارف و حقائق کی جامع کتاب جس کے مثل فارسی زبان میں کوئی تصنیف
نہیں ہوئی یعنی اسمار الاسرار کو ۱۳۵۰ھ میں میں نے طبع کرا کر شائع کرنے
کا شرف حاصل کیا۔ اس کے بعد ۱۳۵۶ھ میں اونہیں کے مشورہ اور تائید
سے کتاب مستطاب خاتمہ جس سے زیادہ جامع مبسوط اور مکمل اور بہتر کتاب
مسائل آداب المریدین میں نہ عربی میں تصنیف ہوئی اور نہ فارسی میں میں نے
طبع اور شائع کرنے کی سعادت حاصل کی۔ اوسی زمانہ میں نواب معشوق یار جنگ بہادر
ہی کے مشورہ اور تائید سے ہمارے برگزیدہ صفات عالم باعمل کرم فرما مولانا

حافظ قاری محمد حامد صدیقی صاحب پروفیسر عربی و دینیات گلبرگہ کالج نے حضرت مخدوم کے ملفوظات مسمی بہ جوامع الکلم کو طبع کرا کر شائع کیا۔

تقریباً چار سال ہوئے ہمارے صوفی مشرب جامع فضائل علم دوست کرم فرما مولانا غلام غوث خاں صاحب المخاطب بہ نواب غوث یار جنگ بہادر کا تقرر صوبہ گلبرگہ شریف کی صوبہ داری (کمشنری) پر ہوا اور روضۂ بزرگ اور روضۂ خورد اور ان کے ملحقات اور جاگیرات کا انتظام اور نگرانی بھی حسب فرمان خسروی اونہیں کے متعلق کردی گئی۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں روضوں کی جاگیروں کا انتظام بہتر ہو گیا اور دونوں روضوں اور انکے ملحقات میں نہایت مفید اور کار آمد اور خوش منظر تغیرات اور ترقیاں جلد جلد عمل میں لائی گئیں جن کی تفصیل کی یہاں گنجایش نہیں ہے۔ ان مادی کاموں کے علاوہ دو نہایت مفید اور کار آمد علمی کام بھی انجام دیئے گئے ان میں ایک مفید ترین کام روضتین سے متعلق مدرسہ کا قیام ہے جس میں مجاوروں اور اس آبادی کے لڑکوں اور لڑکیوں کو دینی اور دنیاوی تعلیم دی جارہی ہے اور دوسرا کام روضتین سے متعلق ایک کتاب خانہ موسوم بہ "کتب خانہ روضتین" کا قیام ہے۔ روضۂ بزرگ اور روضہ خورد میں دستبرد زمانہ سے کچھ کتابیں اب تک بچی ہوئی تھیں دونوں صاحبان سجادہ کی رضامندی اور اجازت سے صوبہ دار صاحب نے یہ سب کتابیں اس کتاب خانہ میں منتقل کردیں اونکے علاوہ دوسری بہت سی کتابیں خصوصاً حضرت مخدوم اور اونکی فرزندوں کی تصانیف مختلف ذرائع سے

عـه حضرت مخدوم سید محمد حسینی گیسو دراز کے مقبرہ کو روضۂ بزرگ اور ان کے نبیرہ اور خلیفہ حضرت مخدوم سید ید اللہ حسینی المشہور بہ سید قبول اللہ حسینی کے مقبرہ کو روضۂ خورد اور دونوں کو مجموعی طور پر اختصاراً "روضتین" کہتے ہیں۔

حاصل کر کے اس میں داخل کیں۔ نواب معشوق یار جنگ بہادر نے بھی اپنی سب کتابیں اس کتب خانہ کو دیدیں۔ یہ کتب خانہ مستحکم بنیاد پر قائم کیا گیا ہے اس میں معتدبہ کتابیں جمع ہو چکی ہیں اور ہوتی جارہی ہیں اور شائقین علم کے لئے وہ کھول دیا گیا ہے اور ان کو مستفید کر رہا ہے نواب غوث یار جنگ بہادر نے حضرت مخدوم اور ان کے فرزندوں کی تصانیف کو بتدریج طبع کرا دینے کی ضرورت کو بھی محسوس کیا تاکہ وہ مفقود ہونے سے بچ جائیں اور طبع ہو کر ملک میں شائع ہو جائیں چنانچہ انکی توجہ اور حسن انتظام سے گذشتہ تین سال میں حضرت مخدوم کی تصانیف سے ترجمہ اداب المریدین اور خطائر القدس اور چھوٹے چھوٹے رسالوں کا ایک مجموعہ مسمی بہ مجموعہ یازدہ رسائل طبع ہو کر شائع ہو چکی ہیں اور اب اون کا دیوان مسمی بہ انیس العشاق جو کتب خانہ روضتین کی اشاعتوں کے سلسلہ کی چوتھی کتاب ہے طبع ہو کر شائع ہو رہا ہے مولانا حافظ قاری محمد حامد صدیقی صاحب جن کا نام نامی پہلے آچکا ہے اور جو مدرسہ اور کتب خانہ روضتین کے اعزازی مہتمم ہیں ان کتابوں کی طباعت اور اشاعت میں بے حد دلچسپی لیتے آئے ہیں اور اپنے مفید مشوروں اور دوسرے طریقوں سے مجھے مسلسل مدد دیتے آرہے ہیں جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء

حضرت مخدوم کی اون کتابوں کی طرح جن کے خال خال نسخے موجود ہیں اس دیوان کے نسخے بھی بہت کم باقی رہ گئے ہیں گذشتہ بارہ سال کی جستجو میں اس کے صرف تین نسخے میری نظر سے گذرے ۱۱۹۴ھ کا لکھا ہوا ایک نسخہ قصبہ چنچولی (ضلع گلبرگہ شریف) کے ایک مشائخ صاحب نے نواب معشوق یار جنگ بہادر کو گلبرگہ میں بہت اصرار کے ساتھ تحفۃً دیا تھا مگر تھوڑے دنوں کے بعد واپس لے گئے نواب معشوق یار جنگ بہادر سے لے کر میں نے اس کی نقل

کرلی تھی اور کتب خانہ آصفیہ کے ایک جدید الخط ۱۳۲۵ھ کے لکھے ہوئے نسخہ سے مقابلہ کرلیا تھا۔ دونوں نسخے چونکہ بہت غلط لکھے ہوئے تھے اس لئے میرے نقل کردہ نسخہ میں مقابلہ اور تصحیح کے بعد بھی بہتیری غلطیاں رہ گئیں۔ دو سال ہوئے ایک نسخہ جس کی کتابت اوائل دسویں صدی کے معلوم ہوتی ہے اتفاقاً چند روز کے لئے میرے پاس آیا اوس سے مقابلہ کرکے اپنی نقل کردہ کتاب کی تصحیح شروع کی لیکن وہ کتاب بہت جلد واپس طلب کرلی گئی اور تصحیح کا کام ناتمام رہ گیا حسن اتفاق سے وہی کتاب حال میں جامعہ عثمانیہ کے کتب خانہ میں خریدی گئی اور ہمارے فاضل اور ادیب دوست پروفیسر ڈاکٹر محمد نظام الدین صاحب پی ایچ۔ڈی نے جن کو حضرت مخدوم کی کتابوں اور انکی اشاعت سے بہت دلچسپی ہے مجھے اپنی نقل کردہ کتاب کا اس سے مقابلہ اور تصحیح کرنے کا موقع دیا اور میں نے شکریہ کے ساتھ اس موقع سے فائدہ اٹھایا اور پوری کتاب کا مقابلہ کرکے جس قدر ممکن ہوسکا تصحیح کرلی۔ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر صاحب موصوف کو جزائے خیر دے جامعہ عثمانیہ کی کتاب میں بھی گو کتابت کی بہت غلطیاں ہیں تاہم میرے نسخہ کی بہت بڑی حد تک تصحیح ہوئی اور کتاب اس قابل ہوگئی کہ طباعت کے لئے مطبع کو دیدی جائے اور دیدی گئی طباعت میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ مذکورہ بالا تینوں نسخوں میں سے ایک یا دو میں کوئی لفظ بداہتہً صحیح تھا اور بقیہ دو یا ایک میں بداہتہً غلط لکھا ہوا تھا طباعت میں جو صحیح لفظ تھا وہی قائم رکھا گیا لیکن جہاں جہاں لفظوں میں اختلاف تھا لیکن وہ الفاظ معنی کے اعتبار سے صحیح تصور کئے جا سکتے تھے ان میں میں نے اپنی جانب سے تصرف کرنے کی جرأت نہیں کی بلکہ متن میں نواب معشوق یار جنگ بہادر کی کتاب کے الفاظ قائم رکھے اور حاشیہ پر ن۱ ن۲ یا ن۳ کی علامت دے کر کتب خانہ آصفیہ اور جامعہ عثمانیہ

یا دونوں کتابوں کے الفاظ لکھدیئے۔ چند جگہ جہاں الفاظ مشکوک رہ گئے اور تینوں منقول عنہم نسخوں میں کسی سے بھی تصحیح نہیں ہو سکی وہاں استفہام کی علامت ؟ دیدی گئی ہے۔

حضرت مخدوم کے ملفوظ مسمی بہ جوامع الکلم میں اونکی متعدد غزلیں منقول ہیں جس زمانہ میں انکے فرزند اکبر حضرت سید اکبر حسینی ان ملفوظات کو قلمبند کر رہے تھے حضرت مخدوم جب کبھی کوئی غزل کہتے اوسی روز یا ایک دو روز کے بعد اپنے فرزند کو دیدیتے اور وہ اس کو اوس روز کے ملفوظ میں شریک کر لیتے یہ سب غزلیں اس دیوان میں موجود ہیں۔ جن جن تاریخوں میں یہ غزلیں کہی گئیں یا ملفوظ میں درج کی گئیں مین نے دیوان کے صفحوں کے فٹ نوٹ میں وہ تاریخیں لکھدی ہیں۔

اس دیوان کے مرتب اور جامع حضرت مخدوم کے ایک برگزیدہ اور ممتاز مرید ہیں جنہوں نے دیباچہ بھی لکھا ہے مگر کمال ادب سے اپنا نام ظاہر نہیں کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ حضرت مخدوم کے فرزند خورد سید اصغر حسینی قدس سرہٗ نے انہیں طلب کیا جب وہ حاضر ہوئے اوراق کا ایک مجموعہ جنمیں حضرت مخدوم کی غزلیں لکھی ہوئی تھیں انہیں دیا اور فرمایا اس کو ترتیب دے کر دیوان مرتب کردو۔ اس حکم کی تعمیل میں اونہوں نے یہ دیوان مرتب اور مدون کیا اور اس کا نام انیس العشاق رکھا۔ مرتب علیہ الرحمہ نے ترتیب اور تکمیل کی تاریخ بھی دیباچہ میں نہیں لکھی ہے مگر اونکی تحریر سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ کام حضرت مخدوم کے زمانۂ حیات میں انجام دیا گیا۔

حضرت مخدوم کو شعر گوئی سے چنداں دلچسپی نہیں تھی چنانچہ اسمار الاسرار کے دیباچہ میں جہاں اسکی تالیف کا باعث بیان فرمایا ہے لکھتے ہیں:" چند

گہے بلکہ زیادت از ہمے بہ سبجے کہ وجع الم ناپاک را گنجے باشد و عرضے کہ موت را عرضے بود مبتلا بودم تقدیر آسمانی و خواست ربانی صحنے را بنام ماثبتے کرد دماغ لطیف و سبک شد گران سنگی بباد ہوا رفت بخاصیت طبیعت میل برغزلے و شعرے شد گفتم لاحول ولاقوت الا باللہ چہ کار من است وَالشُّعَرَاءُ یَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُنَ نعت کار من شود بضرورت نظر مایل برسم شد در خاطر افتاد اگر ہمہ گویم بارے اسمار اسرار۔۔۔" اس سے ظاہر ہے کہ شعرگوئی سے انکو زیادہ دلچسپی نہیں تھی اور اسکی جانب زیادہ توجہ نہیں فرماتے تھے بلکہ جب کبھی مضامین کی آمد ہوتی یا غلبۂ حال سے مجبور ہو جاتے تو بمقتضائے "خاصیت طبیعت" غزل کہدیتے اسی لئے انہوں نے اپنی غزلوں کے جمع کئے جانے کا کبھی خیال نہیں کیا انکی بہت سی ایسی رباعیاں اور غزلوں کے اشعار انکی تصانیف میں پائے جاتے ہیں جو اس دیوان میں نہیں ہیں جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس میں صرف وہی غزلیں اور رباعیاں جمع کیگئیں جو حضرت سید اصغر حسینی کے پاس محفوظ رہ گئی تھیں۔ حروف ثا۔ ج۔ خ۔ ذ۔ س ص ض۔ ط۔ ظ۔ ع۔ غ۔ ف۔ ق ک۔ گ۔ اور ل کے ردیفوں کی کوئی غزل اس میں موجود نہیں ہے یہ دیوان جملہ (۳۲۷) غزلوں اور (۲۶) اشعار کی ایک مثنوی اور ۹ رباعیوں کا مجموعہ ہے۔

شعرا کے عام طریقہ کے خلاف حضرت مخدوم نے اپنا کوئی خاص تخلص بھی معین نہیں کیا القاب اور کنیت کے ساتھ انکا پورا نام صدرالدین ابوالفتح محمد حسینی گیسودراز تھا۔ ان میں جو مناسب معلوم ہوا غزلوں کے مقطعوں میں لائے ہیں اور ایک غزل کے مقطع میں یہ سب الفاظ جمع کردئے ہیں ؎

اے ابوالفتح محمد صدر دین گیسودراز　　مختصر کن چند نالی قصۂ خود گرد آر

حضرت سعدی کے بعد سے شعرا یہ التزام رکھتے آئے ہیں کہ اپنا تخلص غزل کے آخر شعر میں لاتے ہیں۔ حضرت مخدوم نے یہ التزام بھی نہیں رکھا۔

حضرت مخدوم کے سوانح نگاروں کی کتابوں اور خود اونکی تصنیفوں سے معلوم نہیں ہوتا کہ فن شاعری میں انہوں نے کسی کی شاگردی کی یا اپنی غزلوں کو کسی بزرگ کو دکھا کر اون سے اصلاح لی۔ مبدء فیاض نے انکو نہایت غیر معمولی ذہن و ذکا اور ہر علم و فن کے ساتھ مناسبت اور موزونیت تامہ رکھنے والی طبیعت ودیعت کی تھی شاعری کے ساتھ بھی اونکو طبعی مناسبت تھی اس لئے جب مضامین کی آمد ہوتی تھی غزل کہدیا کرتے تھے لیکن شعر گوئی سے چونکہ زیادہ دلچسپی نہیں تھی اس لئے قیاس تو یہی ہوتا ہے کہ شاعری میں کسی کی شاگردی کرنے اور اپنے کلام میں اصلاح لینے کی جانب وہ متوجہ نہیں ہوئے ہوں گے۔ سولہ سال کی عمر سے اسّی سال کی عمر تک وہ دہلی میں رہے۔ جب وہ پانچ سال کے تھے حضرت امیر خسرو کی رحلت ہو چکی تھی اور اون کے بعد زمانہ دراز تک دہلی میں کوئی نامور شاعر نہیں رہا۔ دہلی پہنچتے ہی حضرت مخدوم مرید ہو کر تحصیل علوم ظاہری اور مجاہدہ باطنی میں ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ اس لئے دہلی میں فن شاعری میں کسی کی شاگردی کرنے کی کوئی صورت نہ تھی ہاں ایک بات ذہن میں آتی ہے کہ ۷۲۸ھ میں جب سلطان محمد تغلق نے دہلی کے باشندوں کو بجبر دولت آباد بھیجا اس وقت جیسا کہ میر غلام علی آزاد قدس سرہ نے روضۃ الاولیاء میں لکھا ہے "و درین حادثہ جمعے کثیر مریدان و معتقدان سلطان المشائخ از سکنۂ دہلی بدولت آباد تشریفا دردند آمدن امیر حسن دہلوی و سید یوسف پدر حضرت سید محمد گیسو دراز و خواجہ حسن و خواجہ عمر و شیخ زین الدین قدس اللہ اسرارہم درین محشر عام خود مصرح نوشتہ اند"۔ حضرت مخدوم کی ولادت ۷۲۱ھ میں ہوئی دولت آباد آنے کے وقت وہ سات سال کے تھے ۷۳۶ھ میں جب وہ دولت آباد سے دہلی واپس گئے ان کی عمر سولہ سال کی تھی حضرت امیر حسن دہلوی دوسرے بزرگوں کے ساتھ جب ۷۲۸ھ میں دولت آباد آئے آخر عمر تک وہیں رہے اور ۷۳۷ھ میں جب ان کا انتقال ہوا اسی نواح میں خلد آباد کے حصار

کے باہر دفن کئے گئے۔ حضرت مخدوم کے والد حضرت سلطان المشائخ کے مرید اور حضرت امیر حسن دہلوی کے پیر بھائی تھے۔ دونوں بزرگوں میں باہم نہایت محبت اور ارتباط تھا دولت آباد کی غریب الوطنی میں باہم صحبتیں رہا کرتی تھیں اس لئے ایک حد تک یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ ۷۲۸ھ سے ۷۳۶ھ تک حضرت مخدوم اپنے والد کی زندگی میں اون کے ہمراہ اور ان کے بعد بطور خود حضرت امیر حسن دہلوی کی صحبت میں حاضر اور انکی فیضان ظاہری و باطنی سے مستفیض ہوتے رہے۔ حضرت حسن سعدی اور خسرو کے قریب قریب ہم پلہ شاعر تھے حضرت مخدوم کو شاعری کے ساتھ فطرتاً قوی مناسبت تھی اس کو محسوس کر کے حضرت حسن نے ضرور توجہ کی ہوگی ان سے غزلیں لکھوائی ہونگی اور ان میں اصلاح دی ہوگی اور حضرت مخدوم اون کے فیض صحبت سے شاعری کے تمام اقسام و اصناف اور اس کے قوانین و رموز و نکات پر بہت جلد حاوی ہو گئے ہونگے میرے اس قیاس کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ گو حضرت مخدوم شیخ احمد جام اور شیخ سعدی اور امیر خسرو قدس اللہ اسرارہم کے معتقدین اور سعدی کو غزل کا امام مانتے ہیں مگر ان کا کلام تقریباً تمام تر حضرت حسن دہلوی کے طرز پر ہے الفاظ اور کلام کی صفائی اور لطافت اور مضامین کی بلندی اور طرز ادا میں حضرت مخدوم کے اشعار انکے اشعار کے ساتھ مشابہت تامہ رکھتے ہیں۔

حضرت سعدی کا درجہ اولیا اللہ میں بہت رفیع اور ممتاز ہے اور غزل گوئی کے وہ لفظاً و معناً بلا شک و شبہ امام ہیں۔ حضرت مخدوم کو اون سے بہت عقیدت تھی۔ اون کی متعدد غزلوں کے طرز پر انہوں نے غزلیں لکھی ہیں ایک غزل کے دو شعر نقل کئے جاتے ہیں جن میں انہوں نے اپنے جانب نہایت لطیف طریقہ پر شاعرانہ تخیل کا اظہار کیا ہے۔

نظر کردن بخوبان دین سعدی است　　　محمد اہل دیں را مقتدائیست

اگر سعدی ست مستے چشم بازے　　　سفیر اللہ محمد رہنمائیست

حضرت احمد جام قدس سرہ کی ایک غزل نہایت مشہور اور اظہار حقیقت کے اعتبار سے

نہایت بلند پایہ ہے۔ اس کا مطلع ہے ؎

منزلِ عشق از مکانے دیگر است　　مرد معنی رانشانے دیگر است

یہی وہ غزل ہے جسے قوالوں نے حضرت قطب الاقطاب خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس اللہ سرہٗ العزیز کی ایک مجلس سماع میں گایا اور اس کے اس شہرۂ آفاق شعر ؎

کشتگان خنجر تسلیم را　　ہر زماں از غیب جانِ دیگر است

کو سنکر ان پر ایسی سخت اور قوی حالت طاری ہوئی کہ بالاخر اپنی جانِ عزیز کو جانِ آفریں کے حوالہ کر دیا اور دنیا سے رخصت ہو گئے۔ اس غزل کے طرز پر اور اسی بحر اور ردیف و قافیہ میں حضرت مخدوم کی بھی ایک غزل اس دیوان میں ہے اس کا مطلع اور ایک شعر یہ ہے ؎

مرد معنی از جہانِ دیگر است　　گوہر لعلش زکانِ دیگر است

کشتگانِ غمزۂ معشوق را　　ہر زماں از لطف جانِ دیگر است

حضرت احمد جام اور حضرت مخدوم کے ان دونوں شعروں کو ایک دوسرے کے مقابلہ میں اہل نظر اور صاحب ذوق سلیم دیکھیں اور لطف اندوز ہوں۔

حضرت امیر حسن علا سجزی کی ایک غزل کا ایک عجیب و غریب اور حقیقت سے سراسر لبریز شعر جس کا مضمون نہایت ہی لطیف پیرایہ میں ادا کیا گیا ہے یہ ہے۔ ؎

دوش دیوانہ چہ خوش میگفت　　ہر کرا عشق نیست ایماں نیست

حضرت مخدوم کو یہ شعر اس قدر پسند آیا کہ اس غزل کے طرز پر ایک غزل کہی اور اس کے ایک شعر میں حسن کے شعر کے مصرعۂ ثانی کو علی حالہٖ قائم رکھا ؎

عشق بر خط و خال مذہب و دین است　　ہر کرا عشق نیست ایماں نیست

مصرعۂ ثانیہ ایک حدیث کا لفظ بلفظ ترجمہ ہے لا ایمان لمن لا محبت لہ اور اس کی ایک ہم معنی حدیث قریب قریب تواتر کی حد تک پہنچی ہوئی ہے لا یومن احدکم حتیٰ اکون احب الیہ من ولدہ ووالدہ والناس اجمعین ۔

ہر علم و فن کے لئے اوس کے خاص اصطلاحات ہیں جب تک ان کے مفہوم سے بخوبی واقف نہوں اوس علم و فن کے مضامین کو صحیح طور پر سمجھ نہیں سکتے اسی طرح صوفی شعرا نے بہت سے الفاظ کے لئے جن کو عام شعرا اپنے کلام میں ان کے لغوی معنی اور عام بول چال کے مفہوم میں لاتے ہیں اصطلاحی معنی مقرر کر لئے ہیں جب تک یہ اصطلاحی معنی معلوم نہوں ان کے کلام کے صحیح معنی سمجھ میں نہیں آسکتے اس لئے بعض بزرگوں نے اپنی تصانیف میں ان الفاظ کے اصطلاحی معنی تفصیل سے بیان کردے ہیں حضرت مخدوم کے فرزند اکبر حضرت اکبر حسینی قدس سرہٗ نے تبصرۃ الاصطلاحات الصوفیہ نام کی ایک کتاب تصنیف فرمائی ہے جس میں علاوہ حقائق او معارف کے حضرت مخدوم کے چند نہایت دقیق اشعار کی اور کتاب اسمار الاسرار کے چند سمروں کی شرحیں لکھی ہیں یہ کتاب انہوں نے اپنے والد بزرگوار کی اجازت اور ایما سے لکھی اور ان کے ملاحظہ میں بھی گذران دی تھی اس کے باب نہم کے آخر میں چند الفاظ کے اصطلاحی معنی بھی اون سے دریافت اور معلوم کر کے لکھدئے ہیں جو بجنسہٖ نقل کئے جاتے ہیں۔

"بدانکہ میخانہ و میکدہ و خمخانہ باطن عارف کامل را گویند کہ دروازۂ معارف دقایق الٰہی باشد و ترسا مرد روحانی را گویند کہ صفات ذمیمہ نفس امارہ او تبدیل یافتہ باشد و ترسابچہ واردات قلبی را گویند کہ بر دل سالک فرود آید و پیر خرابات معنی باطن و عارف کامل را گویند و کافر کسے را گویند کہ یکرنگ وحدت باشد و محاربت ذوقے را گویند کہ از دل سالک بر آید و او را خوش وقت سازد و ساغر و پیمانہ شئے را گویند کہ از و مشاہدہ غیبی و ادراک معنی الٰہی کنند و زنار علامت یکرنگی و یکجہتی در دین و متابعت راہ یقین و کلیسا و کنشت عالم یقین و عالم شہود را گویند و یار و دلدار و صنم حقیقت روحی و تجلی صفات را گویند غمزہ و ابرو فیض باطن را گویند کہ نسبت سالک واقع شود و سر گاہ کہ لب و دہان گویند صفت حیات خواہند چشم و ابرو صفت کلام الہام غیبی را گویند کہ بر سالک وارد میشود و قلاش و قلندر اہل ترک را گویند یعنی آنہا یکہ از لذات و مرادات و ہوائے نفس رستہ باشند و شہود و شاہد اہل جذبہ و اہل ذوق را گویند و خمار و بادہ فروش مرشد کامل را گویند ساقی و

مطرب ترغیب کنندہ وفیض رسانندہ واہل معنی را گویند علیمی دم مرشد کامل را گویند۔ دختر بمعنی نفس مطمینہ را گویند۔ انچہ اصطلاحات محققاں است جزوے بہ نظر ایشاں معلوم بود دریں محل نوشتم کہ طالبے را دریں اصطلاح واضح شود۔"

مضمون بالا بہت مختصر ہے اور اس میں معدودے چند ہی اصطلاحات بیان کئے گئے ہیں اس لئے چند دوسرے اصطلاحی الفاظ کے مفہوم اور معنی کو علامہ محمد افضل الہ آبادی کی شرح دیوان حافظ سے انتخاب کرکے لکھدیتا ہوں۔

"عاشق شیفتۂ جمال وجلال الہٰی را گویند بعد از طلب او جل نام معشوق حق را گویند بعد از طلب او سبحانہ بجد نام ازاں روے کہ مستحق دوستی وے است۔ جمال اظہار کمال معشوق از جہت ترغیب وطلب عاشق جلال اظہار کمال استغنائے معشوق است از عشق عاشق شکل وجود وہستی حق را گویند شمائل امتزاج جمالیات وجلالیات را گویند عشوہ اند جذبہ را گویند مکر عزور دادن معشوق را گویند مر عاشق را گاہ بطریق لطف وگاہ بطریق قہر تا بے بضاعتی عاشق مرا ورا ظاہر شود قربت استدراج الہٰی را گویند خشم ظہور صفات قہری را گویند بجنبید کینہ صلح قبول اعمال وعبادات را گویند پردہ موانعے را گویند کہ میان عاشق ومعشوق بود از لوازم طریق نہ از جہت عاشق ونہ از جہت معشوق بود حجاب موانعے را گویند کہ عاشق را از معشوقہ باز دارد بنوعے از انواع معاملہ عاشق نقاب موانعے را گویند کہ عاشق را از معشوق باز دارد بحکم ارادت معشوق کہ عاشق را ہنوز استعداد تجلی ندادہ باشد تاراج سلب اختیار سالک را گویند در جمیع احوال واعمال ظاہری وباطنی۔ آشنائی تعلق دقیقہ الوہیت بود کہ با ہمہ مخلوقات پیوستہ است چوں تعلق خالقیت بمخلوقات بیگانگی استغنائے عالم الوہیت را گویند گیسو طریق طلب را گویند دیدہ اطلاع الہٰی را گویند بر جمیع احوال سالک از خیر وشر چشم مست ستر الہٰی را گویند مر تقصیرے را کہ از سالک در وجود آید چلیپہ عالم طبعی

راگویند ناقوس مقام تفرقہ راگویند۔ بت مقصود و مطلوب راگویند روے مراتب تجلیات راگویند خط سیاہ عالم غیب راگویند لب کلام معشوق راگویند لب شیریں کلام بے واسطہ راگویند دست صفت قدرت راگویند باز وصفت مشیت راگویند ساعد صفت قوت راگویند انگشت صفت احاطت راگویند وصال مقام وحدت را گویند فراق غیبت راگویند از مقام وحدت ہجراں التفات بغیر راگویند دیوانگی مغلوبی عاشق راگویند بندگی مقام تکلیف راگویند خواب فنائے اختیاری راگویند در افعال بشریت بیداری عالم صحو راگویند زلف اشارت بہ موجودات و تعینات و نیز اشارت تجلی جلالی در مراتب تنزلات و ظہورات و درازی زلف اشارت بعدم انحصار آنہا کوتاہ کردن زلف رفع قدرے از قیود گرہ زدن بر زلف محکم کردن تعینات۔ رخ اشارت بہ ذات الٰہی است باعتبار ظہور کثرت اسمائی و صفاتی از روے خط اشارت بہ تعینات عالم ارواح کہ اقرب مراتب وجود است نقطہ خال اشارت بوحدت حقیقتً

اصطلاحات ابھی بہت باقی رہ گئے۔ طوالت کے خیال سے یہاں ختم کرتا ہوں۔

ذیل میں دیوان انیس العشاق سے سرسری طور پر چند اشعار نقل کئے جاتے ہیں تاکہ اہل نظر دیکھیں کہ حضرت مخدوم کا کلام کس قدر بلند پایہ اور اکابر شعرا کے کلام کے ہم پلہ ہے اور ان میں حقائق و معارف کس لطیف طریقہ پر بیان کئے گئے ہیں ؎

گر یک نفسے شود میسر — با یار عزیز عمر آں است

ور در سر آں نفس بر آید — جان و دل و تن مگو زیان است

عشق بازی خطر کہ بر جان است — عشق بازی تمام ایمان است

لیلے نخرد بہ نیم جو ہم — مجنوں دو جہاں اگرچہ بفروخت

جز ایں دگر ندارم حاصل ازیں جہان من — ایمان میان سینہ جاناں میان جان است

جز خدا اگر نیست دیگر را وجود — سر چہ باشد انتشار راز چیست

مرا روح القدس داده است پندے — که شو با قلب و قالب جملگی روح

آنانکه بجام عشق مست اند — بیہوش ز بادۂ الست اند

بر لوح وجود ہر چہ دیدند — جز نقش نگار پاک شستند

اے کہ می پرسی چرا دیوانہ — زلف خود را گو چرا دیوانہ کرد

عشقبازی اختیار ما نہ بود — ہر کرا خواہند بر سر می نہند

عاشق نہ بود بشرع ماخوذ — عشق آمد و نا روا روا شد

فراق آں قبا پوش و کلہ دار — قمیص ہستی ما را دوتا کرد

معشوق بہ پیش او خود آمد — در عشق کسیکہ یک قدم زد

چوں من تو دو صد ہزار داری — من جز تو کسے دگر ندارم

خوبرویاں از جمال اللہ نشانے میدہند — ابر را گر ز الٰہ خوانی نیست فرقے جز بنام

مے صافی ندارم تا کنم غسل — تیمم بر در خمار کردیم

ز آب دیدگاں کردیم وضوے — نمازے جانب آں یار کردیم

محمد تا کہ در صدر حیات است — کشادہ بین ازیں اسرار با ہم

بگو رمن اگر وقتے بیائی — بسے اسرار ممزوج است تا ہم

بو الفتح بنوش بادہ خوش باش — از غیر خدا وے حذر کن

اگر تو پند گوئی نیک خواہی — مزید درد ما را کن دعائے

اے محمد ترا میسر نیست — راہ حق بے عنایت پیرے

جوانی عشق در پیری فراغت — تو گوی مشک بودہ سیر گشتہ

میسر خلوتے گر با جوانے است — ہماں ساعت شمار از زندگانی

دمے با وے اگر گردد میسر — تو آں دم را شمار از زندگانی

تبسم کرد عالم نام او شد — ز یک چشمک دو صد گونہ بلائے

اب میں اس مقالہ کو اپنے بادشاہ ظل سبحانی خلیفہ الرحمانی امیر المومنین امام المسلمین عدل گستر علم پرور سلطان العلوم میر عثمان علیخاں بہادر خلد اللہ ملکہم و سلطنتہم ومتع اللہ کافۃ المسلمین بطول عمرہم وبقاہم کے ازدیاد عمر و دولت و اقبال پر ختم کرتا ہوں۔

وَاٰخِرُ دَعوانا اَنِ الحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ العٰالَمِینَ۔

خاکسار
سید عطا حسین

حیدرآباد دکن
۱۴ر شوال المکرم ۱۳۶۰ھ

دیوان

حضرت قدوۃ السالکین زبدۃ العارفین
مخدوم ابوالفتح ولی الاکبر الصادق خواجہ بندہ نواز
سید محمد حسینی گیسودراز
قدس اللہ سرہ العزیز

المسمیٰ



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے حد و شکر بے عدد مر خالقے را کہ غنچہ دہان از گلبرگ زبان بکمال قدرت خویش خندان گردانید و تحریک اوتر جمان مکنونات سرایر و برہان مکتوبات ضمائر کرد فضلا را از فضل عمیم و کرم جسیم قوت انشا و قدرت املا بخشید تا در بسیط صحائف فضل و فصاحت و شرح لطائف علم و بلاغت نکتہ موہوم و سر مکتوم ظاہر گردانید وذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء نظم

آدم از وے شد بموقف عرض		بردہ تشریف جاعل فی الارض
یافتہ از ورش خلیل صفا		گشتہ مخصوص الذی وفا

وصلوات طیبات بر گل بوستان اونیت جوامع الکلم و سرو گلستان علم الانسان ما لم یعلم شہباز ولایت بلاغ و شہسوار فضائے آیت مازاغ سید کونین مقصود ثقلین ہمای ہویت بمیم معرفت او معروف است و طاؤس ملایکہ بہ پر و بال عنایت او مخصوص نظم

بلال حبش بلبل وام او		اویس یمن بندۂ نام او
از احسان او کعبہ را فتح باب		ز فیض کفش یافتہ زمزم آب

بلبلان [illegible] این اسلام بنوای محمدی بلند آوازاند کہ رضی اللہ عنہم [illegible]

آنس

بوم وشان معابد اصنام کہ مخالف این آہنگ اند تعساً لھم واضل اعمالھم
ہر کرا منشور اخلاص است در دیوان عشق بر سرش طغرای اجر غیر ممنون می کشند
بعد توحید احد و تحمید احمد مدح شیخ خود کہ غواص دریای معرفت و سیاح صحرای وحدت
پیشوای متوطنان ذروۂ خاک رہ نمای ساکنان قبہ افلاک بادشاہی کہ دنیا و آخرت
ذرۂ از ساحت آستانۂ اوست، و دیباچہ ملک و ملکوت نقشی از بوستان او جناب
اسلام جای حسن انتہا حسنۃ از طیب طار قدم او یافتہ است و مملکت ہند
فا فیض انتہا مبارکۃ از سین سجادہ او انعام داشتہ۔ نظم

صبح از رویش دوتا کردہ قبای آسمان شب ز زلفش پارہ کردہ جامہای ماہتاب

خداوندی لم یسبح بمثلہ الادوار ما دار الفلاک الدوار اعنی سلطان العاشقین
رحمۃ للعالمین ملجاء العارفین منجاء الواصلین شیخ صدر الملۃ والدین ابوالفتح یوسف الحسینی
سر فراز عاشقاں سرور سید محمد گیسو دراز

سرور عاشقان سر فراز

نماند بعصیاں کسی در گرو کہ دارد چنیں سیدی پیش رو

ابقاہ اللہ متمکناً علی سریر السرمد لیحق من یشفع یوم النشور ما دامت الشمس
بازغۃ والطلع طالعۃ

عرض میدارد جامع این خزینہ و مولف این سفینہ کہ روزی مخدوم زادہ و شیخ
بر سجادہ در دریای نبوت سرو بستان فتوت جگر گوشہ حضرت نبوی شمع دودمان مصطفوی

بر سجادہ

پیشوای اہل علم و تحقیق مقتدای اہل فکر و تدقیق بانی مبانی دین و ملت قامع بیخ کفر و بدعت پناہ
مردان دینی سید محمد اصغر حسینی کہ در ایام دولت او عقود فصل منتظم است و
وبنای جہل منہدم ع

شرف ذات او ہمیں نہ بس است کہ رسول خدای را نبسہ است

بندہ را طلب فرمود بر موجب فرمان لبشتافتم و سعادت خدمت دریافتم اشارت کرد

بجواہر منظوم کہ از سوسن زبان مخدوم جہانیاں سرور سید محمد گیسو دراز بر عالمیاں نثار گشتہ چوں گل درا وراق فراہم می باید آورد تا بلبلان سخن ساز و طوطیان شعر پرداز احسن اللہ طائرہم بنوائے ایں ترانہ مترنم گردند۔ سر برزمیں اطاعت سودم اما بجرد و مطالعہ سمند جولاں ناطقہ برجا ماند و غراب خیال عقل پر بر انداخت ازانکہ در ہر رمزے مراہلِ ظاہر را نظرے و اہلِ باطن را فکرے و ہم بلغا را عبرتے و فصحا را نزہتے تواند بود پس بر حکم اشارت فرائد نظم و قصائد شعر گرد آوردہ مجموعہ ساختہ **انیس العشاق** نام نہادہ آمد تا اسم بر وفق مسمی باشد اللھم اجعل محبوباً فی قلوب المومنین بحق شیخی وحدہ رسول رب العالمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توحید ونعت ومناقب صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم

تعالی اللہ عن قیل وقال — وعن حد ورسم والمثال

قریب ذاته من کل شیٔ — ولکن لیس یوصف بالاتصال

بعید ذاته ایضاً ولکن — بلا وصف التفرق وانفصال

تنزه عن مکان حال منہ — ولا یوجد مکان عنہ خال
قبلہ

صلوٰة والسلام علی رسول — حمید احمدٌ حسن الخصال

کریمٌ راحمٌ برٌّ رؤفٌ — شریفٌ شافعٌ هادِ الضلال

علی اصحابه تسلیم عبدٍ — ذلیلٍ خاضع ذی الابتذال

صدوق صادق صدیق صدقٍ — ابوبکر امام الحق وال
والی

ابوحفص هو الفاروق حقاً — وذا مستنطق من ذی الجلال

وذوالنورین عثمان ابن عفان — اشد الحیٰ اعبد باللیال
حی

ورابعهم علیٌ زوج زهرا — ولی المومنین اعلی الکمال

هو الهادی هو الداعی هو الساقی — وذا شیخ الشیوخ بلا احتمال

هو الغرم الهمام لاهل زهد
لہ الخرقة بلا وهم الزوال

مناجات باری تبارک و تعالیٰ

اے خداوندے کہ از جودش جہانی را وجود ای خداوندے کہ از بودش ہمہ عالم بہ بود

اے خداوندے کہ او را شد ظہور از بود ما بود ما موجود شد از بود و از نابود بود

ای خداوندے کہ او ذرات عالم را محیط عالم و آدم ہم از وے یافتہ یکبیک شہود

ای خداوندے کہ آدم شد مثال ذات تو چوں محمد خود بر آمد دو دخوش از چوب عود

ای خداوندے کہ خود را خود بخود نظارہ کرد شخص او مرات شد نشبت در گفت و شنود

ای خداوندے کہ جودت نیست جز عین وجود عین تو در عین احمد خویشتن را وا نمود

ای خداوندے کہ غیرے راز عبرت بر گرفت از ہمہ رسم و خیال و وہم او را بر زدود

ای خداوندے کہ عین ما بعین العین عیاں است ای ابو الفتح او بیا مد عین ما را در ربود

ای منزہ ذات تو از مثل و از امثال ما

دی مبرا وصف تو از گفت ترسا و یہود

فی مناقب حضرت شیخ نصیر الدین محمد قدس اللہ سرہ العزیز

دل و جانم فدای آں جواں باد کہ از وی جان غمگینے شود شاد

مبارک طلعتے میموں صباحے کہ آید یار میخوردہ زدہ باد

غلام و چاکر میگوں لبے شو بشو از بندگی ای خواجہ آزاد

نشستہ بودہ ام مخمور و غمگیں رسید آں یار من ما را بفریاد

چہ بینیم ناگہاں از در در آمد بخندہ شست در بر بوسہ داد

برفت اندوہ و غم جملہ بیکبار در آمد روح و راحت گشتہ دل شاد

ہزاراں آفریں بر جان عاشق فدائے یار ساز دبود و بنیاد

اگر شنید بہ کنج خانہ در دل خیال جعد یارے ہست در یاد

وگر در خانقاہ و مسجد آید بجا آرد بسے ذکار داو راد

و مخزون

مشایخ را کنند خدمت توضع بوسد پای ہر زہاد و عباد
نخواہد جز مزید عشق و درد ے نجوید جز وصال یار نوشاد
خوشی و خرمی خواہد ہمہ کس محمد درد و غم یزداد یزداد
شد است بر سینہ صدر این مصور
نصیر الحق او را کرد ارشاد

ردیف الف

چشم او رنجور میدارد مرا لعل او مخمور میدارد مرا
جعد او کہ خانہا ویراں کند ہم بداں معمور میدارد مرا
رہنمونی وصل ہم معشوق کرد بخت بد بیں دور میدارد مرا
حسن او عالم گرفت است ہم ازل عاشق و مشہور میدارد مرا
خواہم از جور تو نالم پیش خلق عز تو مستور میدارد مرا
من نخواہم دل بہ دلبندے دہم
حسن تو مجبور میدارد مرا

در روے خوبرویاں سر نہانست پیدا در چشم مست و غلطاں عین عیانست پیدا
جام سفال و شیشہ پر کن چہ درد و صافست مقصود ماست مستی ہر دو ہمانست پیدا
در صحن باغ و بستاں در لالہ و گلستاں سرویست قد گلگوں نو بر جوانست پیدا
در حسن گلبناں بیں از جیب تا بداماں در شکل سرو قداں طرز فلانست پیدا
مردم بتا کہ دیدم زخمے نبود لیکن مژگاں و ابروانش تیر و کمانست پیدا
بسیار خواستم کہ نہاں عشق بازمے
ابو الفتح روستائی کو از زبانست پیدا

دوستاں[1] می دہند پند مرا | دشمناں طعنہا زنند مرا

پیر گشتی و عشق می بازے | احتمال از سر است چند مرا

من مخلوق عشق بازاستم | کے بود پند سودمند مرا

من کہ آزاد سرفراز ستم | زلف او گشت پای بند مرا

خان و مان دلم پریشاں شد | جعد او در بلا فگند مرا

گریہ و آہ و چیست ہر نفسے | دوستے کرد دردمند مرا

سوزش شمع رخ فروزد دل | گر بسوزند چوں سپند مرا

آتش عشق آبرویم ریخت | خاک بادا وجود بند مرا

تا بہ عشق گرم تر بکنند | چوں کبابے بر آں نہند مرا

پر و بالت مگر محمد سوخت
بیخ و بنیاد عشق کند مرا

من[2] سوختہ دل مرا جگرہا | من ریختہ تن مرا خطرہا

از دست تو اے جوان خودکام | در سینہ مرا بسے حجرہا

گشتی نہ بروز و آہ شب ہا | بدبخت رقیب بست درہا

ثابت قدمے نہ تو اے یار | بنگر بدرش فتادہ سرہا

بوسہ ز دہنش بغصہ کازید | دہنم شدہ پر از شکرہا

دارم ہوسے کہ اندکے تو | بخرامی و من کنم نظرہا

دیدم سگ و پاسباں آں کو | ورنی ہمہ شب کنم گذرہا

بہ خرام بہ بیں تو مرداں را
مانند دو دست در کمرہا

دارد[3] دل من ز من خطرہا | از جان و تنم بسے حذرہا

[1] حضرت سید محمد گیسو دراز این غزل را بتاریخ ۲۹ رمضان سنہ ... روز دوشنبہ رقم فرمودند [2] بروز پنجشنبہ پنجم ذی الحجہ سنہ ... رقم فرمودند [3] بروز دوشنبہ ششم محرم سنہ ... رقم فرمودند

باری کہ نہادہ ام بریں تن — من دانم و دل کجا دگر ہا

از کورۂ دل شرارہ برخاست — ہفت در کہ ازاں پر از سقر ہا

(ن ۳: شرر کہ)

از دیدن خوب توبہ حاشا — من دارم بہر طرف نظر ہا

بے روی کسے است آں جواں مرد — در کوئش کردہ ام بسی گذر ہا

(ن ۳: پیر عشق گشت آں جواں مرد)

وقتے بغلط بگفت ایں کیست — افروختہ مہر و سوختہ جگر ہا

آں جعد و سریں کہ دید بایستاد — پر حسرت و دست در کمر ہا

(ن: استاد)

بوالفتح نہ بخت خام تر ماند — کردہ است اگرچہ بس سفر ہا

با ایں کہ خراب و زار و خستہ است — دارد دل من ازیں جگر ہا

دل بستگی است جان مارا — با خانہ گیسوے تو یارا

ہر کس بہ تعلقے گرفتار — مارا بس جعد تو سوارا

شفتالوکے دو سہ بفرما — از لعل حیات بخش مارا

مانی کہ بہی چہرہ بازانست — حیرانست ز نقش تو نگارا

(ن ۲: دانی کہ جمال)

من منکر عشق را چہ گویم — گاویست و خراست و ننگ خارا

فریاد ز دست تست ہر بار — ای استمگر کار روزگارا

سروے چو تو دلفریب و زیبا — در باغ نیست و در صحارا

از فضل خدا مراست معشوق — زو دیدم صورت خدارا

(ن ۳: زاں روئے بدیدہ ام)

زاں سرو قباپوش و مہ روی

بوالفتح عرعر است شرمسارا

لعل میگوں خراب کرد مرا — زلف شبگوں ز تاب برد مرا

غرض ما خوشی و مستی بس — نیست گر صاف دہ تو دُرد مرا

ہر کسے را خدا نصیبے کرد — آفریدہ است بہر درد مرا

سہ بروز دوشنبہ نہم ذی الحجہ سنہ ۱۲۰۰ رقم فرمودند

یک کرشمه که آں بستم کرد　　از دل و جان و تن ببرد مرا

تو محمد چرا ضعیف شدی

غم آں که سرین بخورد مرا

عشق بازی سزد جوانے را　　کو ببازد به نقد جانے را

هر که از جور یار می نالد　　او ندارد ز عاشقی نشانے را

غمزه اش وعده کرد خونریزی　　آب او میدهد زبانے را

هر که خوبے ندید و عشق نباخت　　کور دل داں ندیده است جهانے را

ن: ندید جانے را

عمر گرچه هزار ساله شود　　نیست آں در حساب زمانے را

خوبرویاں فراغ در خلوت　　مست در بر گرفته جوانے را

اے محمد تو عشق بازنه

من نه بینم درم سرود نے فغانے را

ما ئیم اسیر تو نگارا　　دریاب ز لطف خویش ما را

مگذار بدرد و غم بمیریم　　مسپار بدست هجر ما را

یعنی که روا بود بشرمن　　از هجر و جفا کشی گدارا

رنجورم ازاں دو چشم بیمار　　اکنوں زکه جو بیم شفارا

عمر ار چه دراز یافتیم من　　زاں جعد نشد خلاص ما را

بوالفتح غمی است زو چه پرسی　　یاری نه کند کسے وفارا

تو منکر عشق را چه گوئی

خاریست و خریست و سنگ خارا

ن: پرسی

ن: گاویست

نشان ده خانه خمار ما را　　به از صد مخزن اسرار ما را

ن: نشان خانه

مبارکباد اے جمع خرابات　　شهود و ذوق من مستی شما را

تو خالی ذوق و مستی را چه گوئی	ستوری یا خری یا سنگ خارا
توئی سلطان شہر خوبرویاں	ولیکن ہیچ نه نوازی گدا را
شما را جنت الفردوس ماوی	منم خود مستعد درد و بلا را

محمد مرد عشقش جز تو کس نیست
که نوشی دمبدم جام جفا را

نمی بازند خوباں جز جفا را	نباشد عاشقاں را جز وفا را
گر از مرغے شکسته است بال شہپر	کجا باشد ہوائے آں ہوا را
کشیده دامن او از ناز میرفت	ز ہر سو مردماں گفته دعا را
اگر تو نرد عشقش را ببازی	ضرورت بر خوری از وے دغا را
کجا بر روئے او افتاد چشم	از و دیدم ہمه رنج و بلا را
مرا شاہد نمی بخشد کنارے	مرا مطرب نمی سازد نوا را
بدرد و درد ہجراں ساختم من	اگرچه وصل تو ندہد صفا را
ز درد عشق درمانے نجستم	برائے آں برفتم تا کجا را
ہمه کس یک زباں ما را بفرمود	که درد عشق را نبود دوا را
ز لطف دوستی دشنام فرمای	برآید تا ز جاں من دعا را

[ن: بلائے درد]

محمد گر بدرد و غم ببازی
ز رنج عشق یابی بس شفا را

اگر زلف تو می کند ستم را	لعل لب تو کند کرم را
از لعل تو قطرہ چکیدہ	در جوش ازاں شدند خم را
از سینه و دل گذشت یارب	برگشت ازاں سلے شکم را
واللہ که نسیم از تو غافل	بر باد رخت ز نسیم دم را

[لعل تو کند بسے کرم را]

از حاصل عشق نقد این شد | بستیم گره بدرد و غم ها
در کوچهٔ شاهدان گذر کن | می باز دران گذر درم ها
وز نی نخرد به نیم جو هم | گر هست امیر با علم ها
ابروی تو هم یکی بلاییست | هر چه زده است ور نه خم ها
میخواند مردمان دین را | نغز[ن] اند او ازان قدم ها
بردند گمان مگر که قبله است | در سجده شدند با نف و فم ها

ن نغز بدین

بو الفتح حدیث عشق بر خوان
در کار بدار هم قلم ها

ساقی بخواب آلوده ام غرقاب کن پیمانه را | شاید ز مستی گم کنم هر آشنا بیگانه را
گر بر مغی عاشق شدی بنیاد دین را کن خراب | وانگاه آبادان بکن معمورهٔ میخانه را
عاشق غزالی گشته ام شد خاطرم وحشی صفت | اکنون نمانده است چاره مسکن کنم ویرانه را
یارب چه چیز است آن عدو دعوی خدائی میکند | در خانه مسجد ساخته است در کعبه بتخانه را
شبها منم با محرمی گویم حدیث زلف تو | شبها بپایان میرسد پایان نشد افسانه را
در خواب دیدم گوئیا جعد تو بر خود می کشم | بودم پریشان خاطری باشد چنین دیوانه را
مرغ هوا اندر قفس افتاده بی دانه | بی دانه کافتاده بی مغز دان آن دانه را
ای صدر پایش[ن] گیر تا سر جعد را شانه کند | شاید[ن] خلاصی میدهد بیچارهٔ بت خانه را

ن بالش
ن شاید خلاصی هم دهد بیچاره پروانه را

بو الفتح میسوزی[ن] همی از غیرت شمع رخان
کان شاهدان ماهرو سوزند هر پروانه را

ن میسوزد

ذو فنونی ذو شکالی دل ربا | برد جان از تن چو که از کهربا
آن یکی شاهی قباپوش و کلاه[ن] | با وجودم کرد پیراهن دوتا
آمده[ن] هم جان خدمتی آورده ام | او دهد دشنام جای مرحبا

ن کله دار
ن آمدم

ای اجل یک لمحۂ صبرے بکن — تا بہ بنیم روئے آں فضلِ خدا
بت پرستے مشرکے ہمچوں منے — کیست مطلق گہ مقید لا و لا
شادباش اے مجلسِ روحانیاں — گرتماشایش شدم سرمست سا
مرداں سے مے را پیالہ می کشند — من ببوئے گشتہ ام مست و فنا
خوب را دیدن نداند ہر کسے — اہلِ دل را شد محمد مقتدا

پیشوائے عشق بازاں نہاں
عشق بازے کہنہ ور اختفا

مادرم عشق باز زاد مرا — شیر اندوہ و درد داد مرا
منکہ پروردۂ بلا و غمم — ہم برآں خاطراست شاد مرا
اوستاد معلم مشفق — سبق تسلیم یاد داد مرا
دوستانم یکے بگویندم — مادرم از پئے چہ زاد مرا
لاجرم خاطرے شکستہ شوم — شیشۂ مے ز دست فتاد مرا

دل بوالفتح ہم برین آسود
راضیم ہرچہ دوست داد مرا

اے عکسِ رخت بردہ فروغ قمر ما — افگندہ لب لعلِ تو خونِ جگر ما
رشکِ لبِ تو آرزوئے جان و دلِ ماست — درج دہنت حقۂ لعل و گہر ما
سرگشتہ کنی دل ز خمِ زلفِ پریشاں — چوں سرو رواں گر گذری از نظر ما
پروانہ صفت جاں بدہم خرم و خنداں — آں شب کہ تو چوں شمع درآئی ز بر ما
روشن شود ت سوز دلِ عاشقِ مسکیں — روزیکہ بہ عشقِ تو نہ باشد اثر ما
غافل مشو از سوزِ دلِ سوختہ یارب — اندیشہ کن از نالۂ زار سحر ما
یاد آوری از دیدۂ گریاں محمد — گر باشدت اے دوست گذارے بسر ما

ردیف ب

هر کسی را در ازل شد قسمت رنج و طرب — نام من عاشق نهاد و دردمندے شد لقب
عالمے را استعاذه باشد از رنج و بلا — عاشقاں را خود نباشد جز ہمیں قسمت طلب
سرو را مارا سرفرازی ہمچو طوبی شد بلند — راست وعده نیست لیکن خلق نازد بے سبب
آرزوے داشتم در سر که عمرے یک دو بار — بوسه از ذوق مستی یک دو گانے ہم بلب
لاف احیا و اماتت چشم و لعلش میکنند — مرداں گویند آمنا و بے من زر عجب
عشق آمد نکتهٔ توحید را تعلیم کرد — من ہم از تعلیم او کردم ہمه ہستی سلب
(حاشیه: ہستی طلب)

ای محمد ہر بلائے کز رہش آمد ترا
گردمے از تو بر آید رفتی از شرط ادب

اے خدایا خانهٔ خوباں خراب — زانکه بنیادم ز ادا دند آب
خوش بود خمرے که باشد پر خمار — مستی لعل لبش باشد شراب
خواستم گر از لبانت بوسه — یک دو ذوقی را بزن فرما جواب
(حاشیه: بوسے)
بر لبش بردم گماں آب لیک — چوں قریب او شدم دیدم سراب
لعل میگوں تاۓ که ہم اعجوبه ایست — ہم شراب و ہم حریف و ہم کباب
(حاشیه: لعل میگوں ہست که اعجوبه ایست / لعل میگونش زبس اعجوبه ایست)
بی تو از زنده بمانم یک نفس — می سزد بر ما کنی گر صد عتاب
ز آتش ہجراں تو من سوختم — سوختم بس سوختم رفتم ز تاب
(حاشیه: ز تاب)
بر سرین وحسب تو دستے زدم — مرداں را شد گراں بلکه عجاب
وعدهٔ کشتن که دینه کرده — گفته اند الخیر ای جاں می شتاب
(حاشیه: کرده)
لعل با آب دہن آمیخته است — شکرے حل گشته است اندر گلاب
ای محمد عشق را مداح باش — مدح او میگو به ہر فصلے و باب

زخوباں ہرچہ می آید ہمہ خوب | جفا و جور ایشاں محض مطلوب
سرشت شاں ہم از حسن و نمک است | ہمہ ہنجار ایشاں است مرغوب
وفائے کن بوعدہ یا خلافے | کہ از محبوب باشد جملہ محبوب
نظر بر چشم مستت فرض عین است | از و اغماض باشد اکبر الحوب
اشارت بوسہ شد آنگہ چہ ناز است | کریماں نازکے دارند موہوب
تو کان رحمتی خوش وقت واصل | تو عین مہر و مہ بیچارہ محجوب
مبارکباد مجنوں را کہ لیلیٰ | زعقل و ہوش او را کرد مسلوب
خوش آں مرغے کہ در دام تو افتاد | بطبعم درد و غم گشت است مرغوب
بدست خویش کشتن وعدہ کردی
محمد را جز ایں خود چیست مطلوب

چشم پیالہ ایست کز و میچکد شراب | لعل تو نقل ماست لباں تنک کباب
ما بوسہ خواستیم تو دو شے ہمی زنی | ایں بہتر ک نباشد مارا دگر جواب
تو خندہ دُر ناب زنی نغمہ سازرا | آہنگ کردہ کہ کنی جان ما خراب
برگور ما چو بگذری اے دوست ناگہاں | یک خندہ بزن کہ برستم من از عذاب
لعل تو شہد خالص وصل تو عین مے | جعد تو مشک و عنبر و خوئے تو چوں گلاب
مسکین عشق را نی چو کاندر راں | تا دلبرمی بہ بیند رویت مکن شتاب
از غمزہ اش بپرس کہ خونی است یا نہ او | وانگہ بہ چشم خویش بہ بیں و بکن عتاب
ترسم کہ خلق باز پریشاں شود چو من | بیروں میا زخانہ بدادہ بجعد تاب
بو الفتح را مگوی بجز درد مند ہیچ
الحق کہ نیست بہتر ازینش دگر خطاب

(marginal notes: مسلوب ن ؛ مرا ن ؛ دلبر ن)

ردیف تا

بار گرت بر در خمار نیست　　　رو که ترا رحمت حق یار نیست

بار اگر بر در خمار نیست　　　خانه خراب است به پنجار نیست

مرد نه تا همه دل خون نه　　　مرد صفا نیست که خونخوار نیست

هر که نه مے خورد نه مستی چشید　　　مرد خدا محرم اسرار نیست

هر که شبے با مه روتے نخفت　　　رو تنیش عالم انوار نیست

شهر مگو منزل ویرانه گو
چونکه درو خانهٔ خمار نیست

مرا این هر دو دیده جو بهار است　　　مگر سرو کنار جوی بار است

بیک غمزه دو صد بے دل بجان شد　　　پس آنگه تیر نیست این ذوالفقار است

ز شکل جعد او پرسی چگونه است　　　یکے دام و کمند حلقه دار است

خیال لعل او سرمست کرده است　　　چه باده است آنکه قطره مست کار است

چو عشق آمد بدل خود رفت عصمت　　　ملامت دردمندی شرط کار است

جمال و جلوهٔ عاشق نه بیند　　　که در کوی جوانے سنگسار است

بحق الحق ابوالفتح آنچه گوید
محمد همچو احمد حق گذار است

چو کار عاشقاں رسم دوتا نیست　　　بلائے سخت بس خوف خدا نیست

اگر یکتا شوی با عشق و باده　　　دوتائی شد همه یک تن نمانیست

امید وصل و ترس هجر بر خاست　　　یکے شد با من و مائی کجا نیست

بزن دستے یکے تحفه بر آور　　　بکن رقصے نوائے خود نمانیست

ن شهر یکی منزل ویران بود

ن تیر نه

ن یار

ن به بند

ن یکی شد با یکی تا کی کجاست

ترا بیگانگان مقصود و مرضی　　گناه آشنایان آشنائیست
صباح الخیر روئے مہر افروز　　مسار الخیر جعد شب نمائیست
ترا در سر ہوائے بادشاہی　　مرا ہم افتخار من گدائیست
وضوئے عاشقان از آب خون است　　بتے را سجدہ و دعوی خدائیست

محمد عاشقی بیہودہ کارے است
و لے آفت درین عالم دوتائیست

این فصل بہار بوستان است　　این گاہ نوای بلبلان است
ہنگام کنار و بوسہ اینست　　ایام وصال دلبران است
این دور شراب وقت ساقی است　　این روز حضور دوستان است
ای مرغ ز جفت خویش یاد آر　　این شرط نشان آشنان است
گر یک نفسے شود میسر　　با یار عزیز عمر آن است
ور در سر آن نفس بر آید　　جان و دل و تن مگو زیان است
از ساقی سادہ لعل میگون　　یک بوسہ حیات جاودان است
یک بوسہ اگر شود اشارت　　از لعل لبش بہای جہان است
بو الفتح شدی تو پیر لیکن　　میل تو سوئے بتان ہمان است
این شیفتگی ہنوز برجاست　　این نعرہ و سوز ہیجنان است
گفتی شدہ ام صبور ہیہات　　ہم جان و سر تو کاین گمان است

این شیوہ تست بیوفائی
بو الفتح اسیر جاودان است

اے محمد عاشقی کار تو نیست　　زانکہ درد و رنج و غم بار تو نیست
کیست کو عاشق نشد بر روے تو　　وانکسے در کوے تو خوار تو نیست

رسم ما حفظ وفا داری بود | جز همین جور و جفا کار تو نیست

بر جبین جان هر بیدل به بین | باشدی هم داغ افکار تو نیست

ح باشد این

آن رقیب بدگهر گوید مرا | باز گرد از در برو بار تو نیست

ای محمد آه و ناله از کجاست

درد مندی هیچکس یار تو نیست

در دیده بجای خواب آب است | دیده پی دیدنش شتاب است

گر نیست شراب و ذوق مستی | نزد دل من جهان خراب است

معشوق بچشم جا نبیند | بر عاشق بیدل این عذاب است

گر ترک مراد فن خطا شد | بازوش قوی همین صواب است

گلگون مرا ز چشم غرق شد | آن قطره که میچکید گلاب است

دشنام ده و بزن قفائی | جانان بسرت ترا ثواب است

بوالفتح تراست نام عاشق

هم سید مبتلا خطاب است

قدح ساقی چو مالامال کردست | بسوی من ز لطف اقبال کردست

سوار مست من در یک قلاچی | چو من موران دو صد پامال کردست

ز دور او میرسد تیغی کشیده | دل و جان پیشش استقبال کردست

بشارت میدهد طایر بخونم | که ریزد یار نیکو فال کردست

خطاب عشق شد او را مسلم | که بذل نفس و جاه و مال کردست

خیال لعل او در وهم کس نیست | زبان عاقلان را لال کردست

پریشان کرده زلفین خود دید | محمد را لقب ابدال کردست

جمیل من جمال الله رویش | جمال او حدیث اجمال کردست

رُخش سُرخ و سپید است ابلارا
که ایں شیوہ چندیں سال کرد است

ابوالفتحا ترا نامے بلند است
مگر سروے ترا پامال کرد است

مرا ناجاں بود در تن محال است
که گویم جز توے را ہم جمال است

اگر ساقی تو خواہی بود مارا
بدہ بادا کہ مے خوردن حلال است

دگر بارے بدست خویش ہیداؤ
ترا تقوی دریں صورت وبال است

نباشد عشقبازی را نشانے
مگر کہ ترک جاہ و بذل مال است

نخواہم پردہ بر روئے تو ہرگز
حیا نت لیک از عین الکمال است

بتا با طول عمر و عشق بازی
کمال اندر کمال اندر کمال است

ترا ہر روز بر سرے توقف است
مرا ہر دم نزد ل ارتحال است

بر دے خوب دیدن اعتبار یست
بزلف یار بستن کاروباریست

نظر بر روے خوباں نیست نہی
سخن در بوسہ و جز یک کناریست

قد و بالاے او سرو درست است
سریں وجعد بر کُشتہ ماریست

ہوا در نفس عاشق حاشں للہ
بلائے او خیال وصل یاریست

درون شیشہ رنگ آمیزی نیست
مگر بر لوح دل نقش نگاریست

جہاں در ذوق مستی و تمتع
دل مسکیں گرفتار نگاریست

مسلماناں مرا فریاد فریاد
ازاں بدخوے خود بین شہسواریست

تو می نازی جمال و جاہ و خوبی
مرا در فقر و خواری افتخاریست

محمد پیر شد در عشق بازی
کہ او را عشق بازی اختیاریست

عشق بازی خطر که بر جان است | عشق بازی تمام ایمان است
سر من زیر پای یار من است | جان من خاک راه جانان است
یار ما را دگر مشابه نیست | روی او عین روی احسان است
رخ حسن
مردمان دیده اندر چشم | با صره گشته عین انسان است
قد او بس بلند چند دراز | وصف او را نه حد امکان است

ای محمد ترا مبارک باد
دل و جان و تن تو جانان است

مبارک فرقتی باشد که بعد از وی وصالی هست | چه پر لذت وصال است آنکه بعد از وی وصالی هست
نداری آگه از حالم چه دانی درد و سوز من | ز صاحب حال او داند که او را نیز حالی هست
چه لذت دارد آن حلوا که خوانند آشتی خواره | خوشی دل را خورند یاران که بی وهم ملالی هست
آشتی
مرا گوئی بیا بر من وے بگذار خود خود را | اطاعت را نهم گردن ولی شرطی محالی هست
مرنج از من نگارینا که بی از زحمت سودن | ز لعل شکرین تو یکی بوسه سوالی هست
اشارت بوسه کردم چه افتد در دهان تو | نگارا خوب می‌گوی و لے ما را خیالی هست
ز تنگی دهان تو که شکر بار می نامند | نشانی من نمی بینم و لیکن قیل و قالی هست
مرا بردار فرمودی مراد شنام ها دادی | میان عاشقان تو مرا جز جانی هست
آخر کمالی هست

مسلم دعوی عشقت نباشد جز محمد را
که ترک جاه خود کرده الی هم نزلی هست

آن یار یار نیست که از وی فگار نیست | آن باده باده نیست که دردی خمار نیست
هر تیر غمزه کز طرف چشم او کشود | جانی عزیز نیست که او را شکار نیست
افتاد تا تعلق با جعبه او مرا | همواره جان پریشان دل را قرار نیست
اندر نگین چرا گریه زهر چیست | آن را که دوست دارم او در کنار نیست

بوالفتح را چه پرسی حالش چگونه گشته — جز درد مند مسکین زار و نزار نیست
او پیر گشت و دهر جفا ها بسے نمود — امروز جز بکاسے و آسے بکار نیست

بسیار دل طپیده و سهم هر طرف دوید
حاصل بجز نگاپو و درد و فگار نیست

شهر نباشد که درو خانهٔ خمار نیست — گبر نباشد که برش رشتهٔ زنار نیست
باده نه نوشد مگر آن سوختهٔ دردمند — بد من مخمور نباشد که جگر خوار نیست
هیئت اگر علم بدستار و تکبر کشد — ذیلش و دستار کو حریف آن زنار نیست
درد که درمان نمود سوز بسازد کشد — بهتر و خوشتر بود کو رخ اغیار نیست
دل که درو چاشنی سوز دل افروز نیست — نیست دل وا و گل است و خرم دار نیست
من همه شب خفته ام یار مرا در کنار — فارغی از وے و یار در غم بیزار نیست
خواجهٔ بوالفتح را گو که سلام علیک — نو مه آسوده کمبت زحمت بیدار نیست
صبح قیامت دمید نفخ بصور آمده — صبح کجا نفخ کرد در بر جز یار نیست

سید گیسو دراز شد سخن تو بلند
کو نه کن چون کسے محرم اسرار نیست

شراب لعل بین شیرین شرابیست — لبانش بین عجب نمکین کبابیست
چه جائے طعنه عاشق مبتلا را — که بے خویشے و سرمستے خرابیست
سواے بوسه کردم او بزد دو دستش — چه بس مرغوب و شیرین تر جوابیست
چو ترک غمزه تیرے بر خطا کرد — بزد بر دل خطائے با صوابیست
زبانش را بجوشیدم لعابش — شکر دانے حلاے یا گلابیست

چو حرف عشق خواندم گشت مرقوم
محمد را کتاب عشق بابیست

طلسد دیم هر طرف دید

گر سوخت

بدستار تکبر

ذیلش و دستار کو جز نور نار نیست

خرم نیست

نو

معشوقهٔ من ز نسل آدم نیست — حوریست پریست یا خود آنهم نیست

روح القدس است رح روحیست — نور متمثل است مجسم نیست

در وصف چگونگی و چونی — جز نقطه سر اسم اعظم نیست

خال و لب او شب است و روز است — دیدی شب و روز را فراهم نیست

شادی ز پس غم است و غم از پس او — هر یک ز دگر جدا و باهم نیست

ما را همه غم است و شادی نیست — او را همه خرمی است غم نیست

هاں بوالفتح شاد باش و خرم

معشوقهٔ من ز نسل آدم نیست

کمند[۱] جعد او دام هوائیست — دو گوشه ابروان کنج بلائیست

رخ تابانش شمع شهر افروز — لب خندانش چون میخانه جائیست

کنار غرق دریائے محبت — نشسته درد و غم چون آشنائیست

چه پندم میدهی ای خواجه زاهد — بروے خوب ما را ابتلائیست

نظر کردن بخوبان دین سعدیست — محمد اهل دل را مقتدائیست

اگر سعدیست مے چشم بازے

سفیر الله محمد رہ نمائیست

امروز[۲] ماه من بطریقے در آمده است — گوئی که آفتاب ز مشرق بر آمده است

سلطان خوبرویان و سالار دلبران — حسن و فریب و نمک چاکر آمده است

از صحبتش میسر صبرے نمی شود — آئنده نازنین است خلقش سر آمده است

خوب از کسے نه بیند خوش نغمه نشنود — از مادر ازل همه کور و کر آمده است

هجران کسے نخواهد ناگه گر افتدش — با درد سوز بودن مشکل تر آمده است

انکار درد عشق و محبت کسے نه کرد — الا که زاده بود کسے از خر آمده است

۱ - بروز دوشنبه بست و هفتم ذی قعده سنه [illegible] فرموده شد

۲ - بروز دوشنبه نهم ذی الحجه سنه [illegible] در نقلم در آوردند

یاران عشق باز یکی تحفه بشنوید ‌ ‌ ‌ سیمین تنی به نقره و زر در بر آمده است
اسرار درد عشق ابوالفتح را بپرس ‌ ‌ ‌ کو کهنه در منداست عاشق سر آمده است

مرغ دلم بدام محبت اسیر شد
باز او هوا نگیر در فتنه بر آمده است

شراب عشق را لعل تو پیمانست ‌ ‌ ‌ به هر که پر دهی سرمست و حیرانست
سر زلفت که دام صید دلهاست ‌ ‌ ‌ جهان سرگشته دیوانه پریشانست
لب لعل و سیه خالی بر آن لب ‌ ‌ ‌ درین صورت جمال کفر و ایمانست
تو در عیش و خوشی احسنت انصاف ‌ ‌ ‌ مرا گوئی که در دت جای درمانست
ترا با من همین عکس و عداوت ‌ ‌ ‌ مرا دل هر نفس ای یار خواهانست
بلای من درین پیری دگر نیست ‌ ‌ ‌ مگر که دل گرفتار جوانانست

محمد بر سر شد عیش همین است
همین با کود کان در گوی و چوگانست

گر داده حق ترا فراغ است ‌ ‌ ‌ امروز هوای گشت باغ است
جز دلبر دیا حکایت او ‌ ‌ ‌ وهم است و خیال و هزل و لاغ است
وه دیدن سوی روی اغیار ‌ ‌ ‌ بر سینه بار سنگ و داغ است
جز بر در تو سری ندارم ‌ ‌ ‌ بر کرسی و عرش هم دماغ است
مرغ دل من بدام شخصی است ‌ ‌ ‌ طاوس به نسبتش کلاغ است
هم سرو بلند پا ثمال است ‌ ‌ ‌ هم کبک بدان خرام زاغ است

بو الفتح به نقد وقت خوش باش
گر داده حق ترا فراغ است

کف پایت ملای با جلالت ‌ ‌ ‌ لب لعلت شراب بی ملالت

سه - بروز یکشنبه بست و سوم ذی الحجه سنه ۲ سفر مودند
ع - " جمعه دوازدهم محرم سنه ۳ مرقم فرمودند

حکایت امرد شاب احسن الوجه — نباشد جز وجودت را مثالت
جهان تا بود خوبان نیز بودند — نبوده است ہیچ خوبے بر کمالت
نباشد سرو زان حسن رفتار — نباشد قامتے بر اعتدالت
سبے حور و پری دیوانهٔ تو — سبے انس و ملک ہم در خیالت
دمے بے تو حیاتے حاش للّٰه — زمانے بے تو بودن وه خجالت
ترا علمے که روے یار نه نمود — مخواں علمش که ہست عین جہالت

شبے با ماه روے خوش غنودم
محمد بوده ام در ذوق و حالت

مرا با عشق بازی عشق بازیست — نه با ہجراں و وصلت کارسازیست
جمالش عشق ما را مبتلا کرد — چه باشد وصل ہجراں این چه بازیست
اگر با درد درماں ہست کارے — حقیقت داں که ایں عشق مجازیست
ز عاشق گریه و عجز و تاسف — ز معشوقه تکبر سرفرازیست
فدائے یک نظر ہر دو جہاں باد — بر آں غمزه که غمازی نمازیست
کنار و بوسه عاشق را ہوس نیست — و گر ہست عشق نیست ایں پر گداز نیست
لب تو با لبم آلوده گر شد — نگارا نیست غم جانم نمازیست
حدیث عشق عاقل را چه نسبت — چه عقل بو علی و فخر رازیست

محمد عشق کل پاکبازاں است
محمد عشق بازی بے نیازیست

میگوں لب مرا صفا نیست — آں یار عزیز را وفا نیست
گر تیغ زند حلال او راست — ور دم بزنم مرا روا نیست
ای ترک ز غمزه تیر بر کش — سینه هدف است ترا خطا نیست

سه حضرت اکبر حسینی ایں غزل را در جوامع الکلم در ملفوظ روز سه شنبه بست و پنجم ربیع الاول سنه ۸۰۳ھ شریک کردند۔

عشق آمد و عقل رخت بربست — درد آمد و طایر ہوا نیست
فریاد ازاں جوان خود کام — میگویدن نیک را جزا نیست
من عاشق و مبتلاے اویم — ہر چند ازو بجز جفا نیست
تو وعدہ بکن خلاف میباز — کایں وعدہ بجز براے ما نیست
آں بہ کہ سیر ہن وجود دربر — در عالم دوستی دوتا نیست
بوالفتح اگر تو عشق بازی
در نزد حریف جز دغا نیست

میگوے کہ نیک

لب میگون او پیمانۂ ماست — شکال جعد بند یخانۂ ماست
شکستہ خاطرے دارم خرابے — کنوز غیب در ویرانۂ ماست
خیال زلف در شبہاے تاریک — بہ تنہائی سر افسانۂ ماست
سر افرازی چہ می بازی بریں جعد — فراہم زلف تو از شانۂ ماست
نباشد سرو را ہرگز گل و بار — مے با بار و گل در خانۂ ماست
اگر عشاق را دانی نواۓ — کمال نغمہ در فرغانۂ ماست
بہر جا کہ لطیف و خوب طبع است
محمد عاشق و دیوانۂ ماست

دل و دیں در خیال آن جوانے است — کز و تاراج شد ہر جا کہ جانے است
زگردش چشم او ایں دیدہ آمد — کہ ہر لحظہ شفاۓ ناتوانے است
درون خانۂ خمار بنشیں — کہ از اندوہ و غم دار الامانے است
اگرچہ غمزہ اش ترکیست خونریز — لب میگونش را شیریں زبانے است
کراز ہرہ کہ رویت نیز بیند — کہ مژگاں ناوک اندا بروکمانے است
ہلال ابرواں دیدم بشامے — کہ قرص بدر نزدش نیم نانے است

یقین زاں ہر دو لب بر ہم نہادہ — شدہ بے شک گمانے در گمانست
لب و دنداں وآں رخسارۂ او — گواہی میدہد کز حق نشانے است
محمد پند دہ بو الفتح خود را — خدارا در نہاں پیدا جہانے است
عجب دارم ازیں مردم کہ گویند — کہ در چشم بتاں سر نہانے است
بحق الحق دیدم آشکارا
کہ مردم چشم من عین فلانے است

مرا با ایں جہاں کارے نماندہ است — خراب است شہر خمارے نماندہ است
ہمہ عالم گرفتہ است درد و اندوہ — جوانے مست و میخوارے نماندہ است
ازیں وحشت کہ رہ جانم گرفتست — دلم را مونس دیارے نماندہ است
نہ بینی خوبرویاں را وفائے — بجز یارے جفاکارے نماندہ است
درخت خوش وے از بیخ افتاد — دریں گلبن بجز خارے نماندہ است
نمی کارند جز خار مغیلاں — بجز خار خشک بارے نماندہ است
نہ بینی شادئی در دف و در چنگ — رباب شکستہ را تارے نماندہ است
جہانے خفتہ اندر خواب غفلت — دے ہشیار و بیدارے نماندہ است
دکان دعوت وارشاد بربند — ضرورت شد خریدارے نماندہ است
بجز وضع و دروغ و افترا نیست — بلے دنیا و دین وارے نماندہ است
دریں ظلمت سرا روشن چنیں شدہ — محمد ہیچ رہ کارے نماندہ است
ابو الفتح ازیں عالم سفر کن — دمیدہ است صبح اسحارے نماندہ است
الا گیسو دراز اطول و عرضے
جہاں را ماندہ است آرے نماندہ است

دہان تنگ او رانے کشادہ است — کہ ہر لفظے شکر پارے فتادہ است

ن گرفتہ درد
ن۲ شکستہ
ن۳ دیستے

بسے پیرِ فلک را بود تولید | زگیتی چوں تو فرزندے نزادہ است
شکال جعد او مشکل بلائے | کہ پائے دل کسے زو کم کشادہ است
خوشم از دل ترا کیں دوست دارد | خوشم از چشم کو عین وداد است
زبانِ من چہ بس شیریں زبانیست | ہمیشہ نام تو در گفت و یاد است
بگو دشنام یا فرما شنائے | کہ عاشق را ازیں خوش اعتیاد است
پناہِ گُہ مہرِنی چوں نگیرم | کہ تکیہ او ست بروے اعتماد است
بہ نخلِ سرو قدے راستم من | بلند است او کہ باوے اتحاد است
ابوالفتحا تو نرد عشق می باز | بگرداں مہرہ بر تو اعتقاد است

محمد راز تو سنے آرزوے
مگر بینی کہ سر بر در نہادہ است

مارا نظرے براں جواں است | کو چشمِ دل است و عین جان است
لعل لب او دمے مکیدم | از آبِ حیات خوش نشان است
شیریں سخنے است آن جوان را | گوئی شکر یست پر دہان است
از شہد و شکر کہ بادہ سازند | از لعل لبش ہمیں چکاں است

فلطیدن چشم او نظر کن
مخمورے مست و ناتوان است

ہر کرا جانش نیست جانان نیست | ہر کہ بادہ نخورد مستاں نیست
عشق بازی چہ خوب و خوش کاریست | لیکن ای یار سہل و آساں نیست
عشق بر خال و خد مذہب و دین آست | ہر کرا عشق نیست ایماں نیست
در نیابد حریم عشق کسے | آنکہ بیروں ز خویش و خویشاں نیست
گو کہ تن را سپرد پر چوگاں | جز کہ مشتاق زخم چوگاں نیست

ن ل: ترا ہمی دوست دارد

س ر: خط

نیکوان رحمت خدا هستند ‌‌ باب رحمت کشاده دربان نیست

لعل او خُم سلسبیلی وان ‌‌ بر سبیل است فلان و مهمان نیست

نیست کس را بدان سبیل سبیل ‌‌ آنکه او پست نیست و بیجان نیست

برهمن وش به پیش جان آرم ‌‌ حاکمم دوست را چو فرمان نیست

این سرین ملبند و جعد دراز ‌‌ جزکه مار سیاه و کهسان نیست

جعد او بر سرین چو ابدای است ‌‌ طور را بر شده پریشان نیست

درد بر درد به ترا همه درد ‌‌ هیچ گونه امید درمان نیست

گرچه پیری ز عشق توبه مکن ‌‌ منکر عشق جزکه نادان نیست

ای خوشا مرد آنکه گردی کرد ‌‌ آخر الامر ازان پشیمان نیست

آنکه بی منقبش توان آسود ‌‌ جز همین روی خوب خوبان نیست

ای محمد بدرد عشق بمیر
وصل احباب کار آسان نیست

بی درد و سوز عشق ترا اعتبار نیست ‌‌ آنرا که درد نیست خود او در شمار نیست

با درد و سوز هست دلم را مؤانست ‌‌ بی مونس عزیز دلم را قرار نیست

از لذت وصال نصیبی اگر رسید ‌‌ رنج بدان لذیذ و می بی نگار نیست

مرد قمار باز که جان و جهان بباخت ‌‌ بازنده اوست جز بزبان افتخار نیست

کشمیر و یا چگل که بخوبان نشان دهند ‌‌ جائیکه زاد تست مثالش دیار نیست

تا چند همچو سرو کسی سرفرازئی ‌‌ دانم که شاخ این شجرت زیر بار نیست

گر بوسه دهی ز جمالت چه کم شود ‌‌ بخل مکن که حسن و نمک پائیدار نیست

بر حسن خویش بیش منازای جوان من ‌‌ حسن و شباب را بخدا اعتبار نیست

در وصف جعد او چه زبان را کنم دراز ‌‌ زیرا حدیث زلف ترا اختصار نیست

ن خ: آنکه او پست نیست بیجان نیست

ن خ: سیاه ثعبان

ن خ: خوبرویان

ن خ: جز که بدان

بوالفسنح پیر گشتی و شرمے نمی کنی
جز بہ عشق روے خوب ترا ہیچ کار نیست

سرو را ہر بار سر افراز چیست — چنگ را این ساز و این آواز چیست
گر بخواہم بوسۂ از تو بده — بر خیال وہم چندین ناز چیست
این جہان را سر بسر دیدم نگون — سفرۂ بی مائده ہست در باز چیست
گر ز مہری و وفا بوسے زدی — خوب کردی وانگہے این کار چیست
جز خدا گر نیست دیگر را وجود — ہرچہ باشد استتار راز چیست
عشق گر عین وجود با بود — عاشق و معشوق را انباز چیست
گر ترا با یار خود شد اتحاد — آن توئی و این منی را راز چیست

لب بلب سے دم تنک تر بس بہک
قل محمد لا یجوز و جاز چیست

ہر کہ آمد دید چشمت مست رفت — ہر کہ دید آن مست را از دست رفت
دل کہ بت رویان ز من بر بودہ اند — بر مثال ناوکے از شست رفت
ہر کجا سروے بہ بستانی برست — پیش بالایت چو آمد پست رفت
دل مرا صید دو گیسویش شدہ است — مرغ جانم از قفس بر جست و رفت

شب خیال لعل او آمد روان
ہرچہ جز تو بود از دل شست رفت

دولت عشق را زوالے نیست — وصل معشوق را ملالے نیست
عشق را شبہ و با نظیر مدان — عشق را صورت و مثالے نیست
عشق ہم خویش خویشن را زادست — پدر و مادر و عم و خالے نیست
عشق را درۃ الیتیمے دان — صدف و بحر در خلالے نیست

عشق را عیب عین علتی نیست | عشق را بادوئی و بابی نیست
عشق را مامور زامری نبود | عشق را حرمتی جلالی نیست
از لبش بوسهٔ بنخواهم من | وه چه خواهم که جز خیالی نیست
هر دو لب حلقهٔ و خطِ وسط | قاب قوسین جز این مثالی نیست
آنکه از خویشتن بدر شده است | دعوی وصل از و محالی نیست
منم آن عاشقی که بی غرضم | جز یکی بوسه ام سوالی نیست
حاصل عشق هست بیهاستی | طلبِ عاشقان وصالی نیست
عشق از وصل و هجر بیرون است | عشق را فصل و اتصالی نیست
عشق مرغی است از قفس برون | جز که او صورت و شکالی نیست
آب اندر سحاب ژاله بست | صورت فعل و انفعالی نیست

ای محمد سخن ز عشق مگوی
عشق در رسم قیل و قالی نیست

مرد معنی از جهانی دیگر است | گوهر لعلش ز کانِ دیگر است
زاولِ شکرانه سر دارم به عشق | تا نگوئی کین فلانی دیگر است
یار ما را روی چون ماه تمام | بر رخ زیباش شانی دیگر است
چند گویم کار سر بازیست عشق | عشق بازان را نشانی دیگر است
عشق حاصل نیست از تعلیم کس | این سخن را هم بیانی دیگر است
بر سر هر کنگر زلفش سریست | چون همی بینم جوانی دیگر است
کی توان گشتن بگرد زلف و روی | زانکه شانرا پاسبانی دیگر است
آنکه در راهِ یقین سر سوده اند | هر سری صاحبقرانی دیگر است
کشتگانِ غمزهٔ معشوق را | هر زمان از لطف جانی دیگر است

۱ ن ب عشق مامور
۲ ن ب هر دو لب حلقه ایست خطِ وسط
۳ ن ب قوسین راجزین

عالمے را دل بشد از غمزۂ ———— این چنین تیر از کمانے دیگر است

باگروہے شد محمد خوب دید
کاں عزیزاں را نشانے دیگر است

این ناز و کرشمہ ات کہ آموخت ———— صد پارہ دے شدہ کہ اندوخت

من سوختہ ام ز مہر شمعے ———— این آتش غم دگر کہ افروخت

تن چوں نے خشک شد ز ہجراں ———— دل ز آتش درد خویشتن سوخت

تن چوب کہ خشک شد
ز ہجراں

لیلے نہ خرد بہ نیم جو ہم ———— مجنون دو جہاں اگرچہ بفروخت

با حسن و نمک بداست مخلوق ———— آں شیوہ و شکل را کہ اندوخت

این دو کش زدن بناز و غمزہ ———— لب خندہ کردنت کہ آموخت

جانے کہ ز عشق باز باشد
بوالفتح گلے است یا کہ کیموخت

شراب عشق در میخانہ نیست ———— کہ او را جامے و پیمانہ نیست

بود جائے یکے حبدے دراز ے ———— کہ او را عاشق دیوانہ نیست

سرود عشق را چوں قول عشاق ———— نوائے نیست ہم فرغانہ نیست

بر

در یغ آید کہ خوبے شستہ باز ا ———— چرا مرغ دلم را دانہ نیست

ضرورت میشوم رسوا بہر سو ———— جز ایں چارہ و مگر بہانہ نیست

باانہ و

بود شمعے کہ در عالم برافروخت ———— کہ بہر سوختن پروانہ نیست

زہے حبدے کہ دارد شہسوارم ———— کز اں افسانہ خالی خانہ نیست

دو سہ قطرہ ز لعل او چکیدہ است ———— خمے نہ بود کز و نیشانہ نیست

مرا دیدہ شدہ زاں چشم غلطاں ———— کز و در ہر طرف مستانہ نیست

کسے از جور یار خویش نالہ ———— مگر حیز نیست غم مردانہ نیست

محمد تاب آن گیسو ندارد
که تار موے او را شانہ نیست

ماییم خرابی و خرابات ماییم شراب و یار و طامات
خوش نشسته شرابها بنوشیم لا فیهم زبیک و گز ترات (لا سفی ۳)
صد تقویٰ و زهد را فروشیم یک جرعه خوریم از خمو خمات
نوشیم چو مدام بادۂ گرم لابد که بلا فسم از کرامات
در حالت بے خودی و مستی گوییم اگرچه صد ولالات
جز وصف لبت هر آنچه باشد از هر د هنے که هست خرفات
جز قامت او که چون الف نیست قد دیگر نیست عین الایات
دستے بمیان او نهادیم جز بے بمیان نه بود هیهات
دیدم که گلستان و گلخن پس گلخنیان شدند سادات
بر خواجه مے فروش رفتم گفتم قدحے بسوئے ما ہات
خندیده سخن گفت با من دستار فروش و این دریغات
آن مسجدے نیست در گشاده تا ائی تو بجمس اوقات
این شاهد مے بنام خویش است می بایدت باخت اختیارات
تقویٰ و صلاح و کفر و ایمان یکجانه شوند خالق ولات
بو الفتح محمدی تو آخر
بر شاهد ان او سلام و صلوات (تو ۳)

یکدم بیا در برنشین از دل ثنا ها خواستست بهر مزید حسن تو از جان دعا ها خاستست
زان چشم مست او نگر غلطیده مردم هر طرف وان غمزه را بنگر کزو هر سو بلا ها خاستست
ای شمع رخسار خوش ترا کز تو جهان روشن شده وے لعل میگونش چو گل از تو صفا ها خاستست

انگور بستانش بہ مے با لب حکایت میکند — ہر دم بہم آمیختہ از سر ہواہا خواستست

تو مہرہ بازی میکنی دانم مقامی بیشہ — اکنون نماندہ معتمد از تو دعاہا خواستست

سر در کنار را و بنہ با آنکہ چنگے میزند — تا گوشمالی را زند از من نواہا خاستست

(حاشیہ: مقام / نماند)

بوالفتح گر عاشق شدی بسوز اکنون دمبدم
از سینۂ عاشق ہمیں درد و بلاہا خاستست

قربان آں کمانم کو عین ابروان است — سرگشتۂ آں لبانم کو صاف مے چکان است

چشمش چہ شوخ دیدہ است ہر لحظہ ہر طرف — مردم خراب کردہ است و فتنۂ جہان است

من گلبنے نہ دیدم بے رنج زخم خارے — کبکے چنیں نہ باشد سروے مگر روان است

سیلاب چشم عاشق غرقاب آب طوفاں — کوہ سرین جودی آنجا قرار جان است

مینوش بادہ ہر دم بر سینۂ شاہد شاں — زندیق و ملحدے شو دنیا ہمہ چناں است

جز این دگر نہ دارم حاصل ازیں جہان من — ایماں میان سینہ جاناں میان جان است

در دل مرا خیالے لب بر لبش نہادم
بوالفتح را بپرسی گوید ہماں گمان است

مست و خراب نیم شب سینہ کشاں در آمدست — جامہ بر کشادہ تر خوے چکاں بر آمدست

سرو ببار آمدہ است سیب و انار بار او — ہر کہ بدید در روش از تہ پا سر آمدست

بر سر کہ سرین او دار وے دلبری طلب — مہر گیا دراں زمیں ہر طرفے بر آمدست

ہر کہ نہ دید وے او ہیچ ندید در نہاں — ہر کہ نیافت عشق او کورے و ہم کرا آمدست

طعن چہ میکنی فلاں سید دردمند نیست — ہر چہ بگوییم بگو کیں سخنم در آمد است

عشق ببازی و ہوا جمع نمی شود بتا — ہر کہ ہوا طلب کند کور خرے بر آمدست

گر تو محمد حسینی منکر عشق ما مشو
مرد کہ عشق باز نیست بندہ بدست خر آمدہ

(حاشیہ: او بنانہ خر آمدست)

جامے کشیدہ ایم کہ گاہے صفا نداشت | یارے گزیدہ ایم کہ وقتے وفا نداشت
تر ریشے درون سینہ و دل کمینہ پرشدہ است (ودل [illegible] شدہ است) | دردے برآمدہ است کہ یکدم دوا نداشت
ای زاہدا مگو کہ تو از خوب چشم بند | تکلیف لایطاق خدا ہم روا نداشت
از جور یار گر تو بنالی روا نبود | معشوقہ نبود کہ جور و جفا نداشت
خوش باش ای عزیز کہ از درد و غم منال | این عالم فناست وقتے بقا نداشت
از تکیہ سر نیست کہ کوہے است قایم | جز این دگر وجودے پیش التجا نداشت
بیچارہ لولی کہ سر و پاش برہنہ است | وقتے کلاہ بر سر و در بر قبا نداشت

بوالفتح را خطاست تمنائے وصل شاہ
بیچارہ مفلسے کہ جز این ابتلا نداشت

عاشقان را شراب بیہودہ است | عاشق از لعل یار آلودہ است
ہر کہ جان را بدست یار سپرد | فارغے بے نیاز و آسودہ است
از پئے وصل یار ہر چہ کشید | صدق و یا کذب جملہ محمودہ است
ہر کہ عاشق نشد قبول نیافت | مردک خوار و زار و آلودہ است
جور محبوب و طاعت عشاق | دین دیرینہ رسم معہودہ است
ترک من مست نقل می جوید | ہم جگر نیست پیش موجودہ است

ای محمد تو ملحدے شدہ
روے امرد ترا چو معبودہ است

عالم حسن را بقائے نیست | شاہد شوق را وفائے نیست
طالب وصل مرد بے شرم است | کہ از و تلخ تر گدائے نیست
درد آشام را چہ لذت و ذوق | جام فخار را صفائے نیست
زاہد پیر ہست بے تدبیر | کودک طفل را رہائے نیست

شخص طاؤس وجان روبہ را — جز وجود دگر بلائے نیست

چنگ لشکستہ را رباب مساز — مطرب کہنہ را نوائے نیست

ہر کہ ناپختہ سوخت خام بماند — بار دیگر ورا پزائے نیست

آئینہ گشت ہمچو تیغائے — مصقلہ ضائع است جلائے نیست

پارسائی و عاشقی ہیہات — عاشقی جز کہ نزاز خوائی نیست

ہر کہ با درد ساخت و زار بمرد — درد او را دگر دوائے نیست

زینہاراں تو نرد عشق مباز — شیوۂ آں بجز دغائے نیست

شارب خمر را خمار بلاست — جز خموشی دگر دوائے نیست

گر بمیری بدرد عشق بمیر — مرغ جاں را جز این ہوائے نیست

اے محمد ترا خدائے ہست

جز خدایم دگر خدائے نیست

ہر کہ با خوباں بدخو آشناست — غرق در دریائے رنج و ابتلاست

سرو من من راست میگویم ترا — مبتلائے غمزہ و عین بلاست

بیدے گر نالد از تشنگی دل — دار معذورش کہ دردش را دواست

پاکبازانے کہ می بازند عشق — در جمال حق نظر دارند راست

حلیہ سبوح و قدوس است عشق — من کجا و عشق بازی از کجاست

دوش میگفتند مستے می گریست — گاہ مستی را ہمی بینم بقاست

عشق را گر صورت و معنی بدے — صورت او آدم و معنی حواست

ای ابوالفتح محمد عشق باز — جملہ محبوب اند عاشق را لقاست

در مندے گر کند فریاد و شور

قول الا من ظلم گوید رواست

شراب عشق را پیمانہ نیست | حدیث درد را افسانہ نیست
عجب باشد اگر شمعے برافروخت | کہ گرد او یکے پروانہ نیست
ز شہر خویشتن واز یار دورم | خراب از خاطرم ویرانہ نیست
کسے کو قدِ موزونِ ترا دید | عجب باشد کہ او دیوانہ نیست
عجب جامے است ایں لعلِ لب تو | کہ بے او ہیچ خم خمخانہ نیست
سرائے خوبرویانم گذر شد | تعالی اللہ چو تو ہمخانہ نیست

محمد درد مینوشی مخور غم
دریں مقتل چو تو مردانہ نیست

میان جان من جز تو دگر نیست | زہے ذوقے کہ کس را زیں خبر نیست
بجز عارف کہ بیند روئے خوباں | چہ بیند آنکہ را نور بصر نیست
عجائب خلوتے دارم میسر | من و آن یار ہست و کس دگر نیست
حدیث قد دجعد آں جوان مرد | چہ گویم قصہ او مختصر نیست
گرا و در بر ترا بارے نہ بخشد | ترا مردن بجز کہ پیش در نیست
بترک مست من گفتم کہ تعلست | بجز دل ہیچ شئے ما حضر نیست
نباشد عاشقاں را ہیچ محرم | کہ تن را از وصال دل خبر نیست
نصیحت گوئے ناداں را چہ گویم | کہ مولانا بجز کہ کور و کر نیست

محمد عاشقی و پارسائی
محال است حاش للہ او بشر نیست

ہر کہ دل را بزلفِ یار نہ بست | از بد و نیک ہر دو کون نرست
ہر کہ از لعل یار جامے خورد | ہر نفسے ہمچو من بود سرمست
ہر کہ بندِ شکال جعدے شد | گرہ عقد عقل را بہ گسست

از سرِ صدق ہر کہ زد قدمے — دست از آفات رنج و فتنہ بہ بست
گشت در باغ و گلبنے کردم — چوں تو سروے دراں طرف کم رست

ہر کہ جاں را بہ عشق جانان داد
ہمچو بوالفتح با فراغ نشست

ردیف حا

نظر بر نیکواں نیک است ممدوح — نباشد منکرش جز زشت و مقبوح
اماں نے میدہد لعلِ لب او — مرا کہ غمزہ اش کردہ است مجروح
بشوخی بر لبت دستے نزد ستم — نبودہ است جز گمان و وہم ممسوح — نباشد
تو اے زاہد مگو عشاق را پند — کہ بد دین می شود آں شخص منصوح
چرا مجنوں خوشانست فارغ از غم — مگر لیلی عروسی گشت منکوح
غریقِ عشق را باکے نباشد — ز طوفانِ بلا و فتنۂ نوح
مرا روح القدس داد است پندے — کہ شو با قلب و قالب جملگی روح
جمالِ ماہ و مہر حسن تو را — بہ پیش بت رخِ من جملہ مقبوح

محمد را رہ راحت بہ بستند
درِ درد و بلا کردند مفتوح

ردیف دال

مرا سود از زلفش کرد ایں سود — کہ جان و دین و دل شد نیست و نابود — سوداے زلفش
مرا از حاصلِ عشقش چہ پرسی — کہ جز درد و بلا و غم نیفزود
زہے لعلے کہ آں سرمست دارد — دو صد جرعہ ز ہر یک لعل بیمود

گوئیا
دو چشمش گوئی عین پیاله است | که مردم سرخوش است و دل بیاسود
خیال شمع رخسارے جگر سوخت | چو پروانه بر آورد از دلم دود
گدائے بر در شاه جهانگیر | گدائی کرد و سلطاں صدقه فرمود
قفائے چند بادشنام بسیار | گدا را عزت و دولت بیالود
سرین و جعد او دیدم بلا شد | کمر بشکست و عقلم نیز فرسود
دو چشمش دیده شد مردم بحیرت | بشوخی هر کجا جانے است بربود
دارم بلا
محمد یار وعده کشتنم کرد | بکن یک منتے بار ابتلا زود
محمد عشق بازی پاکبازی ست
که هر که جان و دل درباخت آسود

میگوں لباں صفا ندارند | شیریں سخناں وفا ندارند
از دل شدگان چه باز پرسی | دردے دارند دوا ندارند
در سینه بجز خیال معشوق | چیزے دگر روا ندارند
معشوق اگرچه داد دشنام | جز مدح وثنا دعا ندارند
در پنجۂ زلف او اسیر اند | امید شدن رها ندارند
جاں را تو فدائے خاک پاکن | ایں سنگدلاں رضا ندارند
پروردۂ عشق خویشتن را
جز منتظر بلا ندارند

دو چشم ناتوان او مرا رنجور میدارد | دو لعل مے چکان او مرا مخمور میدارد
دو گیسوئے دراز او که کرده است خانها ویراں | مرا دیوانه میسازد پریشاں دور میدارد
دو کوهان سرین او گراں سرمایۂ ذوق است | شکسته خاطر خسته بداں مسرور میدارد
می بیں
قد و رفتار او بنگر لب و رخسار او بنگر | خرابی دل ما را بداں معمور میدارد

نمی خواہم دل خود را کہ گردد مبتلائے کس — ولیکن نرگس مستش مرا مخمور میدارد
ندارد آگہی از دل ملامت گوے بیحاصل — ولیکن مردم عاقل مرا معذور میدارد

محمد خوب می بینی نہانی عشق میبازی
مگر کہ جاہِ شیخ تو ترا بر زور میدارد

جادہ شیخی

سرو استادہ ماند چو رفتار تو دید — طوطی خموش گشت چو گفتار تو شنید
وان خط مشک وام کہ شد گرد در روی — ردکش مگر کہ سبزۂ تر گرد گل دمید

خام

جعدش کہے گذاشت نشست بر سر — مارے سیاہ ہست کہ بر کوہ سر کشید

کمر

نور صفاے عارض آں مہ کہ لحظ کرد — صبحے بہ صدق و صادق روشن چو روز دید
شمع رخے چو دوش صفائی خود نمود — پروانہ وار گرد سرش جان من پرید
لعل لبش بہ بیں کہ چہ مدہوش میکند — از مے فروش پرس کہ مے از لبش چکید
بیمار بودہ ام صنما کشتۂ فراق — عیسی صفت خیال تو روحے بدل دمید
ایمان و کفر سر دو گہے یکقدم شوند — ما را ز لعل و خال تو اکنوں خبر رسید

بو الفتح وار ہر کہ شد او عاشق بتے
صد گونہ رنج و محنت و درد و بلا بدید

کشید

نسیم صبح گل را تازہ جاں داد — عروس در در را روبند بکشاد
بہار آمد جہاں را تازہ تر کرد — زنگینی گو کسے فرزند نو زاد
سلام اللہ علیک ای خواجہ خمار — بہار آمد رواج کار برداد
گرو کانے بذیل مطربان است — نوید وصل بر شاہد فرستاد
رفیقاں را ہمی آگاہی کن — شراب و شاہد و ساقی شد آباد
بیا پے کردہ پیمان پر بیا شام — ز بہر ذوق مستی را کن ایجاد
بوصل دلبرے بسپار جاں را — نگہ کن تا شوی از خویش آزاد

چنان آسوده و فارغ همی زی | مثال کهنه پیرے خورده الحاد
کجا کارش کشد و الله اعلم | نشد بارے به نقد وقت دلشاد
همه رنج و بلا و محنت و غم | نصیب ما شده است ای خواجه فریاد

خبر به دوستانِ ما رسانید
محمد پیر شد و العشق یزداد

محمد عشق می بازی خوشت باش | بذوق درد می سازی خوشت باد
ترا از کودکی عاشق شده است نام | خطاب سوز بر سازی خوشت باد
مراد ر عاشقی نامِ بلند است | تو خود سرو سرافرازی خوشت باد
مرا در درد و غم لا سفی تمام است | تو بر حسن و نمک نازی خوشت باد
اگر از اهلِ دل هستی نظر باز | و گر با خوب هم رازی خوشت باد
شبے و ماه روئے و کنج خلوت | یکے از دیگرے رازی خوشت باد
میسر گر شود بوسه سبک تر | نهی دندان و لب گازی خوشت باد
جهان را روشنی از جبهه تست | بماه و مهر انبازی خوشت باد
شکار تو همه شیرانِ خونخوار | بترک غمزه می نازی خوشت باد
توی سرمست یارِ تو در آغوش | چه راحت ها که پردازی خوشت باد

نهادی وصل و هجران را بیک سو
بنقد وقت میسازی خوشت باد

آنانکه بجام عشق مستند | بیهوش ز باده الستند
گه در ورع و نماز کوشند | گه باده خورند و بت پرستند
بر لوح وجود هر چه دیدند | جز نقش نگار پاک شستند
از کرسی و عرش در گذشتند | در غرفه لامکان نشستند

شده تمام

از رد و قبول ننگ دارند از ہجر و وصال دست شستند
دیباچهٔ دفتر وجود اند عنوان ازل ابد شدستند
از کن فیکون رستگانند
آیند و روند خویش ہستند

فروغ شمع را پروانه باید سلاسل حیدرا دیوانه باید
حریف مجلس ما ساده بهتر ندیم و شاہد شنگانه باید
نوید شنبم گر گرد معشوق مبارک باد ایں شکرانه باید
مرا بر وجه خوباں ده براتے تو صاحب دفتری پروانه باید
چگونه مدمن می مست گردد
محمد ملک او میخانه باید

سجودے پیش تربت رو نشاید نهادن سر به پیش یار باید
زپس انداز چوں حیدو سرینے سوی المحبوب آنچه پیش آید
بیا تا یکدمے ذوقے برانیم نمیدانیم فردا تا چه زاید
شکال حیدرا محکم چه بندی ہمی ترسی در فتنه گشاید
اگر عاشق شدی ای خاجه عاقل ہزاراں درد و غم محنت فزاید
خنک شامے و بس روشن صباحے که سرخوش مست یار از در درآید
نظر بازی محمد اہل دل راست
دلے دارای که تا خوبی رباید

بحمدالله امیدما برآمد صباحی مست یار از در درآمد
به بسته در کشاده بند یکتا برغبت با فراغت در بر آمد
قدم آنجا بسر شدا ےبت من سراسر آرزوها در سر آمد

[2] پشت
[2] اگر تو عاشقی
[3] باید

چو می پرستی مرا بت می پرستی — بت من بت گران را بت گر آمد

ابوالفتح ال عشق چوں رسید
مرا معشوق من عاشق تر آمد

چو درد عشق درمانے ندارد — مزید شوق پایانے ندارد
تو منکر عشق را اسے مفرما — کہ ایں گمراہ ایمانے ندارد
ندانند طعم شراب وذوق مستی — مغ و ترسا کہ پیمانے ندارد
پریشاں کرد جعد و سر سینے — پس افتادہ است سامانے ندارد
بہا یدداد دل با دادہ دل را — کہ بے جانیت جانانے ندارد
بود زیبا زپیرایہ معطل — چو صاحب حسن احسانے ندارد
اگر چشمے نہ بیند مردم خوب — بہ بیں کاں دیدہ انسانے ندارد
چگونہ چشم بربندم ز خوباں — کہ باب القلب دربانے ندارد
محمد میکند دعوی محبت — بریں گفتار برہانے ندارد

ابوالفتح بغیر بذل وایثار
وصال یار امکانے ندارد

ہر کہ از درد من خبر دارد — دست بر سینہ یا کمر دارد
آہ من ہر کہ در سحر شنود — تا دم صبح چشم تر دارد
شوخی[1] چشم و فتنہ باز رود — ہر کہ در کوئے او گذر دارد
ہمچو من مبتلا شود یکبار — ہر کہ بر روئے او نظر دارد
ترک غمزہ اگر کشاید تیر — سینہ را اہل دل سپر دارد
کبک رفتار اگر[2] بلند پری — مرغ دل را پریدہ پر دارد
جعد او با سریں چو می[3] بازد — مار بر گنج کشیدہ سر دارد

روز ... پنجم ذی قعدہ سنہ ... مرتب قلم شد

[1] نسخہ: شوخی چشم ... با زر وا
[2] نسخہ: از
[3] نسخہ: ...

ای ابوالفتح عشق ناشناس
مرد عاشق کجا خبر دارد

دیدگان[1] را شراب خواهم کرد — جگر و دل کباب خواهم کرد
ترک خود میهمان بخواهم خواند — غذی جان شراب خواهم کرد
دست بر جعد او نخواهم زد — خانمان را خراب خواهم کرد
لب او با زبان همی جوشم — شکری در گلاب خواهم کرد
ناصبوری خیال ذوق برد — نام او لعل ناب خواهم کرد
نفس را گر دریغ آید جان — نفس را اغتصاب خواهم کرد

خون دل را ز دیده خواهم ریخت
ناخنت را خضاب خواهم کرد

تا که[2] با ماست جان ما بوجود — یار از ما نمی شود خوشنود
من ز اندوه و درد و غم نالم — یار از لطف خود همی فرمود
تو کجا و وصال او نه کجا — هم بر این درد شاد باید بود
وصل را از خیال بیرون بر — هر که با درد ساخت او آسود
راه وصلش دراز بی پایانست — مانده شد هر که راه را پیمود
با تو نقد است درد همواره — نقد بهتر ز وعدهٔ بخلود

ای محمد نمونه بهتان یار
هست اندوه درد و غم موجود

بر دل[3] را چو جان ترسا زاد — همچو را کند عشق از مذهب
همه جا عدل راست انصافی — نیست در شرع عشق جز بیداد
لعل شیرین بکام خسرو ده — که شیرین را سپرد بفرهاد

[1] این غزل را بروز دوشنبه بستم ذی قعده سنه ۱۳۰۲ه بقلم آوردند [2] این غزل را نیز بروز دوشنبه بستم ذی قعده سنه ۱۳۰۲ه رقم فرمودند [3] این غزل را بروز پنجشنبه بستم ذی الحجه سنه ۱۳۰۲ه افاده فرمودند

مرغ دردام عشق اگر افتاد — زین قفس می نگردد او آزاد
هست[ت] امید راست خواهشش — هر که تیرش بخورد او افتاد
هر چه او را شود مزید جمال — درد و اندوه من همی یزداد
ذوق دشنام یار برد از من — راحت ذکر و لذت اوراد

ای محمد بجز تو کیست دگر
بندهٔ[ت] وقت باش از همه آزاد

ت: هست امید راست و خواهشش
ت: بنده وقت از جهان آزاد

نمیدانم[۱] که آن بدخو بدین مسکین چها بازد — سوار مست می آید سمند حسن میتازد
غبار از سینه می خیزد دو خال درد میسوزد — مگر آن شهسوار من بمیدان گوی میبازد
همه عالم نظر دارد بجاه و مال خود خرم — چه عیب است گر جوان من بحسن خویشتن نازد
تعالی الله نگارینا[ن] چنان موزون و زیبائی — ندانم[ن] جز خدای من چنین نقشی دگر سازد
لب لعل و سیه خالی حبش با روم یکجا شد — زهی مسکین دل بیدل دو لشکر یکطرف تازد

اجازت بوسه گر یابد محمد عاشق بیدل
همه معذور میدارش ز مستی گر لبش گازد

ن: نگارا
ن: ندانم

ترا[۲] از حال من آگه نباشد — سبیل درد را هم ره نباشد
کسی[ن] را گر هدایت عشق کرده است — همی گمره طریدالله نباشد
بباید خود رود بی موجب عشق — ولی در عاشقی گمره نباشد
بجان و دل اگر حملی کند یار — حریق سوز غم را نه نباشد
جفای یار بر چشم و سر ماست — ز جور یار ناله ره نباشد
بدین شکل و در دستش سروی ندیدم — چنین حسن و نمک در مه نباشد
چه کو دارد ز نخندان تو ما را — بر آن غوری بابل چه نباشد
بر عاشق هر چه از معشوق آید — بجز تخ تخ بجز خه خه نباشد

ن: کورا

[۱] سید اکبر حسینی این غزل را در ملفوظ جوامع الکلم، روز شنبه بست و پنجم ربیع الاول سنه ۸۰۲ مندرج کردند
[۲] ایضاً ایضاً

اگر طوفان آتش سر بر آرد   بتاب او تنے چوں کہ نباشد

محمد نیستی مردان عشقش

دوائے درد تو جز وہ نباشد

امروز آں نگار حجابے دگر نمود   عارض زدہ است وہمہ پردہ ز رخ گشود

یک خندۂ کشادہ جہاں را حیات داد   یک چشمکے بہ بست جہاں را نمک فزود

رخسار گلبن است لبش شکرے نمود   اے اہل دل بگوے تو بر مصطفیٰ درود

سوز فراق شمع رخے جان و دل بسوخت   پروانہ وش بر آرد آتش ز سینہ دود

ہر جا کہ ہست اہل دلے مبتلائے او   ہر جا کہ خوبروے او را کند سجود

خال رخش کہ دید کہ از دین خود نگشت   ترسا شود مسلمان مسلم شود جہود

یک بوسہ کہ یافت از آں لعل مے چکاں   مستانہ گشت ہر دم در رقص و در سرود

گر اہل ہند بیند ترک خطا ختن را   از دین بت پرستی توبہ کنند ہنود

از قامتش چہ پرسی سرویست راست او   جعد و سرین چہ گویم ماسے بکوہ جود

یک چشمکے نہانی بوالفتح را بہ بخشش

بے کوری رقیباں علی رغم آں حسود

مرا باہ روئے یارے بود   شبے ہم تا بگر شب کاری بود

از و ناز و کرشمہ سر فرازی است   ز من بیچارہ عجز و زاری بود

نباشد بر درش عزت کسی را   مرا بارے دراں کو خواری بود

اگر درباں نہادہ پیش من چوب   ولیکن با سگش خرخاری بود

بیک بوسہ دو جامی پر بہ پیمود   حریف و شاہد و میخواری بود

اگرچہ غمزہ تیرے بر جگر زد   ز لطف لعل او دلداری بود

محمد نیک ژولیدہ خماریست   مگر با مہ رخے بیداری بود

ــه حضرت سید اکبر حسینی ایں غزل را در ملفوظ (جوامع الکلم) روز شنبہ بست و پنجم ربیع الاول سنہ ۸۰۳ درج کردند

در درد عشق

حدیثِ عشقِ من افسانه شد　　مثالِ سوزِ من پروانه شد

هر آن کو دید زلفِ پاکشا ترا　　سر او گشت و هم دیوانه شد

عجب قهرے که دارد عشق یارب　　یکایک آشنا بیگانه شد

فلان زاهد لبِ میگون او دید　　شراب درد را پیمانه شد

شبے جعدش بخفیه برکشیدم　　عجائب قصه در هر خانه شد

چنان رنجور از دستِ تن من　　که بهر درد و غم نشانه شد

محمد از حالِ او چه پرسی
ضعیفے ناتوان غم خانه شد

گر یار مرا کنار آید　　در وقتِ خزان بهار آید

گر ناز و کرشمه بنازم　　او عجز کند کنار آید

بر بسته درو کشاده سینه　　هر خنده بوسه بار آید

مستے بمراد نارسیده　　اندر بر هوشیار آید

او خواهد و من نخواهم او را　　من عاشق و او بکار آید

بیوشم

کار بسته میانه دو مردم　　کز سیو می همه فگار آید

یارے که بکار کار ناید
آن یار بگو چه کار آید

ماییم بیک خیال خورسند　　ماییم به بند یار دربند

صد شکر خدائے آسمان را　　ما را که درین خیال افگند

نتوانم بے جوان خود زیست　　اے خواجه مده مرا چنین پند

اے زاهد پند گوے اسکت　　نتوانم دل ز یار بر کند

بگذار که روے خوب بینم　　ذوقے بکنیم روز کے چند

بیهوده مخور غم جهان را | روزے دو سه خوش بباش و بخند
در عشق اگرچه درد هجرانست | صد ذوق و خوشی در وست آگند

بوالفتح بگوے کای محمد
مائیم بیک خیال خورسند

مسلمانان مرا فریاد فریاد | نکرده است آن مرا گاہے دلم شاد — آں
همه کس در خوشی و ذوق و مستی | مرا مادر براے درد و غم زاد
ز تو جور و ستم تسلیم از من | قضا را این چنین تقدیر افتاد
زمن از لذت دشنام خوبان | پریشان شد همه تسبیح و اوراد
مرا از آتش هجران امید است | که سوزد خاک سازد تا برد باد
غبارے او فتد شاید بران در | بدین دولت بگردم از غم آزاد
چنان از سقف چشمم میچکد آب | همی ترسم فرود افتد ز بنیاد

صفاک الله ز درد و محنت و غم
سلام الله محمد راست یزداد

جور و جفا و یاری با یار یار باد | درد و عنا و سوزش و غم برقرار باد
آن سرو قد ما را وان مو دراز ما را | عمرے بروز و سال و مه بیشمار باد
آنکس که رنج دارد و رنجور خواهدم | شادی بروزگارش و قوت بکار باد
مائیم و درد عشق که با وصل نیست کار | وصلش هوس نداریم و غم برقرار باد
شادی بروزگار جوانان عشق باز | گر وصل هست رنج و گرنه بکار باد
دو چشم آهوان را غمزه است تیز | ما را بسوز و درد و غمت افتخار باد
هر دو برے که در پس آن کوے میرود | در کوے عاشقانش همی سنگسار باد
او را همیشه عزت و با سرکشی غنا | ما را همیشه بر در او افتقار باد

بروز پنجشنبه بستم ذی الحجه سنه … بقلم آوردند

بوالفتح را چه پرسی ز اندوه و درد و غم — پرورده همین است همیشش استوار باد

آن وعدهٔ وصال که کردی وفا بکن

جان و دل محمد در انتظار باد

دل و جانم فدای آن جوان باد — کز و جان و جهانی گشته دلشاد

خرابی های ما زان لعل میگونست — خرابی ما شود زین باده آباد

ندارم رنجشی از زید و از عمرو — مرا از دست خود فریاد فریاد

من آن بنده نیم کز بندگیت — بتحریر تو خواهم گشت آزاد

من از تو رو بدیگر کس نیارم — تو خواهی جور کن خواهی بده داد

ترا حسن و نمک هر روز افزون — مرا اندوه و غم یزداد یزداد

محمد باشدی زین غم دهی هم

مگر که وارهم زین محنت آباد

جعد موزون بدام ما بکنید — لعل میگون بکام ما بکنید

گر لبی بوسه زند بر لبی — بوسه را بنام من بکنید

ای جوانان چو باده بخش کنید — فضلهٔ زان بکام من بکنید

چشم آهو که کرد شیر شکار — حیله سازید رام من بکنید

وعدهٔ وصل کرد چاشت گهی — چاشت را زود شام من بکنید

نامهٔ گر بسوی‌اش بفرستید — بر سر نامه نام من بکنید

بهر دیدن هلال ابرو را — تا توان دید نام من بکنید

ای جوان پیر را بکن رحمت — ذوق مستی مدام من بکنید

شاهدی را کنیز کم سازید — می فروشی غلام من بکنید

تا زید مست غوش محمد تو — لعل میگون بکام من بکنید

درختِ عشق بے گل بار نبود — ثمر تلخ است گل بے خار نبود

بوقت کار گر یاری نہ کردہ است — تر آں یار ہرگز یار نبود

شبے گر مہ رخے در بر نغلطد — بجز ذوق و خوشی در کار نبود

عجب کارے اگر عشقے ببازی — پس انگہ درد و غم انکار نبود

انکار

کسے کو عاشق است فارغ نباشد

خوشی شستہ محمد وار نبود

مرا زلفِ تو ہر بارے دہد بند — کہ ہم در بند شاداں باد و خورسند

دہم دشنام مارا گو ثنائے — زنم چندے قفا تو خوشترے خند

پیند / پابند / باشں

بدستِ خویش اگر تیغے برآنی — بفرق تو شود بردست اسپند

برانم

من از غم بودہ ام ساحل گرفتہ — بباید عشق در غرقاب افگند

دل من مبتلائے آں جوانے است — کہ سرو راست رفتار است گزیند

جوان است

محمد پیر گشتی توبہ کن — تر آنا کے حبہ بازی و تا چند

چہ گویم با تو من اے مرد ناداں — ندارم من دل و جاں آرزومند

مگر کہ گاہ مردں آیدم خصم — بصورت امردے خوبے خداوند

کشیدہ آستیں بالا بخصمی — کمر بندے ز زر کردہ کمر بند

زہے جاں کندن شیریں در آنحال — چنیں جاوید دولت بر کہ بخشند

اگر جاں را بدست او سپارم — زہے عاشق کہ من باشم خردمند

مرا در گور مونس نیست جز وے

کہ از وے جملہ غمہا شد پراگند

دل استاد من ہر چہ مرا از لطف فرماید — بداں گیرمش در بر کہ ہر چہ از دوست می آید

چنیں حسنے کہ تو داری نمک چندیں کہ است — ہمہ عالم فدا سازی بحق الحق ترا شاید

بحمد اللہ چنانستی ہمہ کس در ثنائے تست | وگرنادر رود جسمے کہ خوباں این صنعت باید
وگر عاشق کہ از گاہے بیار دناز بازی | ندانی کو ز نو سیرت زفرط عشق گر زاید
ملامت گوے بیجا صل ندید است حسن وزیب تو | زبان آلودہ تر دار د بد انکہ ژاژ میخاید
بہر ساعت کہ می بینم مزید ابتلا باشد | بلاے در دو غم لا بد بہر روزے دگر آید

محمد مرد عقلستی چرا دیوانۂ عشقے
کہ ترک جان ودل گفتن مرا خواجہ بفرماید

دل از سوداے زلف یار نا سود | ازیں سودا ندیدہ ہیچ کس سود
زبانش را خوش آنکو سود بگرفت | مگر آں شخص ازیں سودا بیاسود
نظر بر چشم خوباں فرض عین است | کہ روشن می نماید عکس مقصود
ز ہیبت عشق ازدو زرخ مداں کم | بر آرد از دمار عاشقاں دود
پناہ سایۂ سروے نشینم | کہ سدرہ ہست ہمہ آں ظل ممدود
ترا گر حسن ہر روز است افزوں | مرا ایں درد و غم اندوہ افزود
ز وصل او زمانے بر نخوردیم | ولیکن درد او ہمواره موجود
محمد عشق بازی شیوۂ تست | شود ہاں عاقبت کار تو محمود

نود گشتہ است عمرت اے ابو الفتح
رسیدہ بانود در حکم مقصود

یار من شہر گیں است چہ تواں کرد | کودکے نازنین است چہ تواں کرد
طلب وصل زو میسر نیست | دلبرے پر ز کین است چہ تواں کرد
او نداند کرشمہ کردن لیک | خلقش ایں چنیں است چہ تواں کرد
بوسہ چوں بخواہم از لب او | غمزہ اش در کمیں است چہ تواں کرد
چشم انساں رخ چہ گونہ بربندم | دیدنش عین دین است چہ تواں کرد

اگر عاشق کہ از گاہے بیار دناز بازی
ہیبت
نابود
خلق او

پند گویا ز پند خود باز آئے　　بے رخش دل حزین است چہ تواں کرد

نقش او بر جبین جان و جہاں　　ہمچو خاتم نگین است چہ تواں کرد

عالمے از جمال او برخورد　　خواجہ شیطان لعین است چہ تواں کرد

از پئے کہ سرین و جعد دراز

میرما واسپین است چہ تواں کرد

خوبرویاں اگرچہ بسیار اند　　شیوہ و شکلہا بسے دارند

ہر کسے شد اسیر ہر شکلے　　ہر یکے در خیال و پندارند

آنکہ عاشق جمال مطلق شد　　از تعین شخصے بیزارند

جز یکے در میاں نمی بیند　　واں یکے در یکے یکے دارند

خال و رخسار او قرین دہند　　کفر و ایماں ہمارہ درکار اند

دیدۂ اہل درد و غم زدگاں　　ہمچوں ابر بہار می بارند

اے محمد تو عشق بازنۂ

عاشقاں ہر نفس گرفتارند

ہر کہ در بحر عشق غرق افتاد　　گوہر شب فروز دستش داد

نام مجنوں بلند لیلے کرد　　حسن لیلے رواج مجنوں داد

خوب را اے خدائے خوار مکن　　شاید سے مفلسے رسد بمراد

در فغانم ز دست آں خود کلم　　می کند ظلم و می نہ بخشد داد

عشق آمد مرا ز دولت او　　محنت و درد و سوز و غم بزداد

می کشم جور و می خورم اندوہ　　پیش ہر کس نمی کنم فریاد

با چنیں روئے خوب و خلق دگر　　مادر دہر کودکے کم زاد

نیست جائے کہ نیست از و خوشنود　　نیست آں تن کہ نیست از وے دلشاد

ن شخصی

بیقین دہند نسخ فریب دہند

اے محمد زکن مکن بگذر
یار را بندہ باش خواہ آزاد

شراب عشق را خفیہ بنوشند — متاع زہد را پنہاں فروشند
زمانے خوش بوقت خویش باشند — برائے دی و فردا ہرچہ کوشند
چرا ہجرے بوقت خود نگردند — چرا چوں چشمہ کوہے بجوشند
زہے ذوقے خوب مستی ہائے وقت — کہ مے با یار نوشند و خروشند
برائے یک نظر بر روئے خوباں — بسے پستان محنت را بدوشند
دلا بر خواست حق میدہ رضائے — کہ بر راندہ قلم بیہودہ کوشند

محمد یک نفس آرام وانجام
کہ پستان عقیمہ را ندوشند

خداوندا خداوندا بدہ داد — مرا از دست من فریاد فریاد
جہاں جملہ بکام ما عجب نیست — ہمیشہ درد و غم یزد اد یزداد
خیال جعد او بس گنج شیں را — پریشان میکند از کار و او راد
دلم تا شد اسیر آں دو گیسو — ز بند بندگی شد پاک و آزاد
زدم دستے بسودم نار پستان — ازیں راحت دلم با سینہ بکشاد
تعالی اللہ کہ عشق سرو قداں — بگویم راستی بو الفتح یزداد

ہمہ عالم بذوق و خورمی خوش
محمد ما درت از بہر غم زاد

کش بر بن قرار آں دل نماند کش سرا من و قرار بود — گوئی ہمیشہ غمزدہ روزگار بود
لب بر لبش زدم کہ از اں برخورم مگر — آنجا ہمہ خیالے و دو سے بکار بود
از حاصل محبت و عشقش چہ پرسیم — درد و بلا و محنت و رنج و فگار بود

زہے ذوق خوش مستی

خیال جعد او بس [illegible] خدا خداوندان [illegible]

در بوستان عشرت خود کرده ام گذر — میوه گلے نبود ہمہ خار خار بود
بودم بیک شراب کہ یک بوسہ لبت — مست و خراب کرد ترا خود خمار بود
تیغے کہ دوش بر سر من بر زدی ز خشم — کاں سر زتن برفتہ درین انتظار بود
عمرے کہ بر در تو ابوالفتح خوار زیست
باﷲ کہ سروری و ہمہ افتخار بود

شمع رخسارے مرا پروانہ کرد — لعل میگونے مرا مستانہ کرد
جو راو بشنید ہر کہ در زماں — دفترے بنوشت خوش افسانہ کرد
اے کہ می پرسی چرا دیوانہ — زلفِ خود را گو چرا دیوانہ کرد
آشنائی با فلاں کس کم کنی — کاشنا را او زخود بیگانہ کرد
من سرود حجلہ میگفتم شبے — آں عروس مست من فرغانہ کرد
کیست کو جانہا پریشان می برد — یار دانم زلفِ خود را شانہ کرد
من نخوردستم عرق نے آب جو
ای محمد لعل او مستانہ کرد

محمد عشق را ہنجار باید — طریق جادہ بس ہموار باید
بروں شد را بہ بیندد دروں ہم — گریز گاہ را درو ار باید
اگرچہ خوبرویاں نیک خوبند — جفا و ناز ہم در کار باید
ازاں لب بوسہ گر شد اشارت — ازیں سو کار بے افگار باید
مرا شیریں زبانی از کجا شد — لب معشوق شکربار باید
محمد عشق بازی شرط کار است
ولیکن عشق را ہنجار باید

ح
بہ بیند حول
دروں ہم

جز جعد تو اے جواں دلبند — در خانہ دل بلا کہ افگند

شمع رخ من همواره می سوزد   جان و دل من فدات که اسپند

هر شام مراست گریه و رنج   تو صبح صفت کشاده می خند

آن جعد و سرین است کوه و مار است [۲ سرینت]   مارے است سیه بکوه الوند

این مردن من ز عشق تا کے   وین ناز و کرشمهٔ تو تا چند

با ذیل تو دل چنان به بستم   چون خرقهٔ صوفیان به پیوند

تو عیب بتان چنین مبینی   گر زشت مزاج تنگ چشم اند

حسن و نمکے که در تو افزود   سوزِ دلِ من بکرد صد چند

بو الفتح سخن ز لعل کم گو

بنزاد آنچه هست در آوند

حُسن تو اے نگار مرا عشقباز کرد   شکلِ تو اے سوار مرا ترکتاز کرد

اے هر که دید قبلهٔ ابروے آن جوان   از قبله باز گشت بستش نماز کرد

آن قدِ همچو سرو رخ لالهٔ وام تو [۲ فام]   از کشت و باغ هر دو مرا بے نیاز کرد

وی باده خورده هست و پریشان همی گذشت [۳ گرچشم]   دنبال او نمودم و او احتراز کرد

الطاف دوست عام ولیکن مرا خصوص [۴ الوشق را]

دشنام چند داد ز خلق امتیاز کرد

اگر یار ما هستی خردمند   مده دیوانه و سرمست را پند

مرا در گریه و اندوه میدار   تو با بیگانگان خوش باش می خند

ز من آسوده تر دیگر نباشد   که هستم من بدرد و رنج خورسند

شکال جعد تو بندیست محکم   که در هر پیچه اش چندیست در بند

کمند جعد تو دامے دراز است   بهر حلقه دو صد شهباز افگند

جفا و ناز تو این گریهٔ من   نظاره کن میان روز کے چند

نہ من مانم نہ تو نے ناز و گریہ | بماند جز کہ بو از عود و اسپند
شدم پیر کہن در عشق بازی | مرا توبہ نمی بخشد خداوند
اگرچہ آشنائے بحر عشقیم | ندیدم عشق را اندازہ آوند
سرم در گرد پائے مادرے باد | کہ زاد او چوں تو زیبا روے فرزند
چو مرغ وحدت اینجا کرد پرواز | مکن کن را بیکبارہ پراگند

یکے کفرے دگر بنگر نہانی
محمد با بتاں خوش ہست و خورسند

کہ دید آں چشم تو وانگہ بہ غلطید | کہ زود ستے بجعدش پنج پیچید
کرا با جعد تو افتد سروکار | ہمارہ چوں سیہ مارے نہ گردید
کہ زد بوسے بہ لعل تو نشد مست | شدہ دیوانہ در میخانہ گردید
گدائے بر سر کویت گذر کرد | کہ از ہر دو جہاں یکبارہ برید
حریف من شبے سرمست آمد | سرے بر زانوام بنہاد و غلطید
بگفت و بخت من بیدار بودہ است | چگویم تا چہا چشم دلم دید
شدم در باغ و باغی خفتہ بودہ است | چگویم تا چہ گلہا جان من چید
ہمہ دیدم صفا و روشنائی | مگر نورے ز روے یار دزدید
محمد را بپرس از عشق بازی | کہ او از جد خود احمد بپرسید

بگفت ای کودک شایستۂ من
زہے کارے کہ آں فرزند بگزید

آں جواں من جواں ارجمند | من یکے محتاج و مسکیں دردمند
من کیم تا لاف یاری اش زنم | ای ہزاراں بر رخش چوں من سپند
رسم رسوایاں مرا خوش آمدہ است | نیکناما زاہدا بر ما بخند

ن: عمقش
ن: او دارد
ن: کہ جعدش سر بپیچید

کیست کو بر پائے سروے پست گشت — تا کرا باشد چنیں بختے بلند
ذل و خواری کس نکردہ است اختیار — بر درت تقدیر حق مارا فگند
عشق بازی اختیار من نبود — ہر کجا خواہند سر خود نہند
(ہر کرا خواہند بر سر می نہند)
ما بہ پیش کس فرو ناریم سر — لیک جعدِ تو مرا شد پائے بند
ہر کہ عاشق می شود دیوانہ ایست — تو بزنجیر سر زلفش بہ بند
(است)

سید بو الفتح یا وہ مے رود
گرد آور زان وجدم چوں کمند

گرچہ ہستم سرفرازے ارجمند — بندہ گشتم من ترا اے دل پسند
(سرفراز و ارجمند)
دوستی سرو قد گلعذار — گلبن عیش مرا از بیخ کند
من اسیر و مبتلائے ماندہ ام — نیک خواہانم چہ می گویند پند
پیر مردے عاشق نیکو دکے است — بالضرورت گشتہ است او ریش خند
مردماں خود جان خود در باختند — بر رخ خود برقع بیداری تو چند
از خیال خال زلف و روئے تست — صوفیاں کاندر سماعے می جہند

اے محمد گر تو عاشق گشتہ
ہمچو من دیوانہ باش و ہم لوند

آتشِ عشق و محبت در دلے کافروختند — جان و تن با سینہ و دل ہمچو کاہے سوختند
در بر ہر کس قبائے و کلاہے بر سر است — زندہ و درد و بلا را بہر ما ہم دوختند
اوستاد عشق و پیر درد از مہر و کرم — صبر بر جور و جفائے دوستاں آموختند
اے خوشا مرداں جوانمردانِ راہ عشق او — از برائے درد و غم را دین و دل بفروختند

اے محمد ہمچو پروانہ بسوز از شمع رخ
آتشِ عشق و محبت در دلت افروختند

بیچارہ دلے کہ مبتلا شد | تو تش ہمہ محنت و بلا شد
اے ہر چہ کہ بود ناسزایش | عشق آمد و ناسزا سزا شد
عاشق نہ بود بہ شرع ماخوذ | عشق آمد و ناروا روا شد
ایں آتش عشق سوخت جملہ | یارب ہمہ خیر و شر کجا شد
اے ہر چہ کہ بود در دو تاریک | عشق آمد و روشن و صفا شد
ما جملہ جہاں بیک پیالہ | وادیم کہ درد را دوا شد
یارب کہ چہ دارد آں عشق | بیگانہ کہ بود آشنا شد
مرغے کہ صبور بود و زاہد | عشق آمد و مرغ در ہوا شد
عشق آمد و رفت ہر چہ با ماست | کاں غم و محنت و بلا شد
اے یار بیا کہ من برفتم | جان و دل و دیں ہمہ ترا شد
اے ہر کہ نباخت عشق بازی | او زادہ نہ مادرش چرا شد
تا لذتِ دردِ عشق گیرد | بر زینت خمر ابتلا شد

گر دار زبان خود محمد
کایں قصہ حریم کبریا شد

شرابے خورد و خوبے خوب تر شد | ہر آنکو دید او را بے خبر شد
ز شوخی چشمِ مستان است غلطاں | رخش چوں لالۂ تر تازہ تر شد
خراماں میرود سینہ کشیدہ | ہر آنکو دید دستش در کمر شد
سیہ خطے کہ گرد رو بر آمد | تو گوئی سبزہ گرد غنچہ بر شد
دگر ہم نسبتے کردم تو بشنو | تو گوئی کلفہ بر روئے قمر شد
ہر آنکو قبلۂ ابروے او دید | ورا محراب بر سمت دگر شد
گر از لعلش چکید یک قطرۂ مے | جہانے مست گانہ بے خبر شد

هر آں تیرے کہ زاں غمزہ کشاید | جگر نیشانہ سینہ چوں سپر شد
جمال تو دگر حسنے نمودہ
محمد را غزل وزن دگر شد

زچشم مست تو عین الیقین شد | کہ ہر کہ دیدہ اش بے عقل و دیں شد
ہزاراں آفریں با دا بریں دل | کہ با درد و غم تو ہمنشیں شد
اگر لطفے کند لعل لب او | چرا غمزہ ترا کبری و کیں شد

ردو ۳
بیراز کبری

زبوے جعد و جیب و دامن او | چمن با مشک و عنبر شر مگیں شد
سلام اللہ ای ساقی غمہا | بدہ پر پر کہ قسم ما ہمیں شد
من از سودائے ایں خود سود کردم | زیان جان و جاہ و مال و دیں شد
محمد از کہ شد رنجور و لاغر
غمم شاد بست و رنج من ہمیں شد

دل عاشق اسیر یار باید | تنش آزردہ و افگار باید
لبش خشک و دو چشمش تر ببینی | برنگ زعفراں رخسار باید
باہ سرد و سینہ گرم یابی | تنش لاغر نزار و زار باید
غذائے او نباشد نان و آبے | بخوردن خون دل در کار باید
ہوائے گلستاں او را نباشد | خوشی و گشت او در خار باید
دلش غمگین و سینہ پارہ پارہ | تنش رنجور و پر آزار باید
بیاید تا کشد او جام مستی | برائے درد و غم ہشیار باید
ہمارہ عاشقاں صائم بمانند | بخرمائے لبست افطار باید
محمد عاشقاں گمراہ باشند
برائے گمرہی سرکار باید

تعالی اللہ چنیں بر من خدا کرد — کہ محبوب مرا از من جدا کرد

چگویم ہر کہ نالم از کہ پرسم — نہ ہم گردن کہ این جملہ خدا کرد

مسلماناں مرا فریاد فریاد — خرینے ہم بدرد من دوا کرد

کہ مرضیم

شبے با ماہ روے بودہ آم خوش — طلوع صبح ما را در بکا کرد

خوش غنودم

فراق آں کلہ پوش قبا دار — قمیص ہستی ما را دو تا کرد

قبا پوش وکلہ دار

ز درد و غم نبود دستم شعورے — وے آں نظرۃ الاولے بلا کرد

ہوائے وصل تو مارا سبک ساخت — لطیفے ناز کے مشکل ہوا کرد

نکرد ست ہیچ کس با من وفائے — مگر کہ درد و غم با من وفا کرد

ز درد و غم محمد بر خوری تو
بہ برخورداریت مادر دعا کرد

آں چشم مست او کہ دلم را خراب کرد — تن را نزار ساخت جگر را کباب کرد

چشمش نگر کہ ہر طرفے لحظ می کند — غلطید نفس بہ بیں کہ چہا ناز باب کرد

خراب

یک بوسہ با کنار از و کردم التماس — دوشے و چشمکے زد و سر در جواب کرد

از لطف خود نہاد زباں در دہان من — آوند خشک سوختہ را پر گلاب کرد

وعدہ بکشتنم کہ نمودی درنگ چیست — رحمت خدا برا او کہ بکارم شتاب کرد

تیرے کشادہ بود بسمت شکاری — بر سینہ ام خطا شد و ترکم صواب کرد

ان سے چشم روسیاہ چہ تردامن اں شوخ
بوالفتح را بیک نظرے بیں خراب کرد

قاین

یار آمد بوسہ دستم زد — شہ آمد و طبلکے کرم زد

خوش وقت کسے کہ جام عشقش — بر خورد و پیالہ دم بدم زد

سر ہر کہ بدرد و غم برافروخت — در ملکت عشق او علم زد

اے ہر کہ بدید لعل میگونش | خمارہ تمام را سلم زد
او دفتر عشق ہر نوردیست | بر ہستی و نیستی قلم زد
او قایل صدق و راست کاریست | آنکس کہ وجود بر عدم زد
معشوق بپیش او خود آید | در عشق کسے کہ یک قدم زد
از لطف یکے کنار بخشید | وانگہ لب بر لبم بہم زد
از صحن نبرد گوے او برد | خود را کہ زکمترانش کم زد
ما ہیچ حدیث را ندانیم | عشق آمد و جملہ را وکم زد

بوالفتح مست آں خیالم
دوست آمد و بوسہ ستم زد

دولت تا بر رخے چوں مہ نباشد | ز درد و سوز غم آگہ نباشد
ہمہ در میہمانی یار گردند | بوقت درد یک ہمرہ نباشد
اگر با کودکے پیرے ببازد | بریشش جز ہمہ قہقہہ نباشد
پس از دیرے وصال یار یابند | ز بس لذت بجز خرخہ نباشد
گزیند گر بکار ما جدائی | بجز اندوہ و درد وہ نباشد
جہانے این چنین بے عاشقے نیست | عروسے این چنین بے شہ نباشد
ہزاراں آفریں بر صانع تو | چنیں صورت بدر و زہ نباشد
ہوائے خود اگر مرغے پریدے | ببام آں مہ من رہ نباشد
اگر بوسے ز لعل او بخواہیم | از وجز غمزہ و جز نہ نباشد
دے کافتند فرو کوے زنخدانش | بوسعت عیش آں خود چہ نباشد

محمد عشق بازے نیستی تو
ترا از درد و غم آگہ نباشد

از لبا ۳
دلم ۳

منت خدای راکه مرا عشق باز کرد | از دل قرار برد تنم را گداز کرد
چشمش که فتنه باز دو غمزه که خون خورد | جعدش که دل رباید و قصه دراز کرد
هر کس که دید قبلهٔ ابروی آن نگار | محراب را گذاشت و بهانسو نماز کرد
هر کس لب خراب ترا جام باده کرد | سر سینه راکشید بسی سرفراز کرد
تو عشق را دان که کم از دیو پر پیست | بر هر که شد مسلط گمراه ساز کرد
ای خواجه مقام که از جان و سر بخیز | کار قمار باز بحق پاکباز کرد
هر محنت و جفا و ستم بر تو میرسد | در بوسه بدانی او زخم کاز کرد

بو الفتح عشق بازی و انکه گمان زند
او عشق باز نیست از واحتراز کرد

منت خدای را که مرا عاشق آفرید | بهر غمان دگریه و اندوه برگزید
شبها گذشت روی عنود و ندید چشم | گوئی که آشنائی زین آشنا پرید
هر یک برای چیزی حق آفریده است | ما را برای محنت و درد و غم آفرید
دلال شوق عشق چو بازار گرم یافت | جان و دلم بداد و دلاش بها خرید
تیری که ترک عشق بسمت دلم کشاد | دل عزو بی نمود که جان را سپر کشید
بلبل بباغ نغمه زد و از درد گل گریست | از آب چشم بلبل گل هر طرف دمید
در سر اگر ندارد بر چشم رسم عشق | ابروی را بگو که چرا تیر تو خمید
بر در فتاده کشته معلوم نیست قاتل | منکر چه می شوی تو که بر لعل تو چکید

بو الفتح شیخ کهنه و این تحفه تر بهین
بر شوخ کودکی که برغبت شده نوید

ما را حیات بی تو میسر نمی شود | جز نقش تو بسینه مصور نمی شود
تقدیر خواست چون تو مثالی دگر کند | آخر به فکر دیده میسر نمی شود

سن هر کس که آن خراب

مرید

چیزے بانتہائے کمالات خود رسید | بروے مزید نقصان دیگر نمی شود
حق التحقیق است کہ اللہ قادر است | نقصان عقل ماست مقرر نمی شود
بے نور آفتاب و بے روشنی چراغ | ایں کلبۂ ظلام منور نمی شود
ایمان و کفر ہر دو نزایند زلال | طاعت گناہ ہر دو برابر نمی شود

مارا دلے کہ بود بدلبر سپردہ ایم
نساج را نسیج مکرر نمی شود

ولہ

مرا با جعد تو کارے چو افتاد | دل و جان و تنم قربان تو باد
خیال وصل تو با د صبا ہم | مرا خوش کردہ بیدار ند بر باد
پریشاں کرد گیسوے تو دل را | بغارت برد ہر از کار و او راد
سر پا و قد تو طوبی است و بستان است | کہ در نشیند بجز ابدال و اوتاد
دل من بردہ و کردہ داغماز و افکار | مسلمانان مرا فریاد فریاد
نہال قد او یا رب بلائے ست | مرا برکند او از بیخ و بنیاد
بخندائے زاہد و شیخ و مذکر | مرا با رسم رسوایاں خوش افتاد

ترا ہست عشق بازی رسم معتاد
محمد تو ہمیں خواہ از خدا داد

ولہ

دل و جانم فدائے آں جواں باد | کز و ہر جانبے شور است و فریاد
یکے گوید کہ دل آں دوست من برد | دگر گوید کہ جانم داد بر باد
چہ نالم پیش تو از ظلم و جورش | چہ گویم گر ستم کاریست و بیداد
چہ بنائی جفا ہر لحظہ زاں چشم | نہادی خانۂ بیداد بنیاد

بدست بیوفائے ام گرفتار
ابو الفتحا مرا فریاد فریاد

بے نیازی نازبازی میکند | تو نیازی جاں گدازی میکند
جملہ دینہا را بیغما می برد | لشکری ترک و تازی میکند
سرو را پامال می سازد بباغ | بر گلستاں سرفرازی میکند
عشق او بر جان مسکینم بباخت | باکبوتر بازبازی میکند
لعل بخلے میکند یک بوسہ را | دل بہ وہمش کارسازی میکند
عاشقے کو حجد او را میکشد | دست بر مارے درازی میکند

اے محمد مرد عشق او نہ
بی نیازی نازبازی میکند

دردے کہ دوا پذیر باشد | دل بوسے و بجاں گزیر باشد
(دلجوئے بجاں گزیر باشد)
جانے کہ ز عشق مبتلا شد | او روشن دل بصیر باشد
چشمے کہ ز خوب باز بستہ است | بینا نبود ضریر باشد
یک لحظہ نظر ز خوب روئے | اندک نہ بود کثیر باشد
از دیدن چپ و راست غم نیست | محبوب چو در ضمیر باشد
مجنوں نہ کند نظر بخوبے | لیلیش چو بے نظیر باشد
او سخرۂ کودکاں بد خوست | گر عاشق مرد پیر باشد
از گشتن پایمال غم نیست | گر سرو ریست دستگیر باشد
شاہے و شہنشہے است آں دل | کو حجۂ ترا اسیر باشد
بر دوست کشی چہ زہرہ داری | گر حجۂ پاسے گیر باشد

بوالفتح تو خوار آں درستی
ایں خوار و سے امیر باشد

ہر کرا در عشق قوت شود | نفی ہستیش باثبوت شود

دشنش [ن]

زلف او را مثال افعی داں — ہر کہ دل بستے زندیموت شود
گر گشاید زباں لب شیریں — افصح الناس در سکوت شود
بیت و شعرے کہ ذکر جعد درا نسبت — خانہ اش افضل البیوت شود
کہ سر ناہر آنکہ در پیش تست — پیشگی سنگسار کوت شود
مہر و مہ را نظیر و فرقے نیست — ور بود در روشنی روت شود

اے محمد ز وصل و ہجر رہد
ہر کرا درد عشق قوت شود

عشق باز اشراب باید خورد — مست و مدہوش مے بباید مرد
گر بخواہی ہمارہ باشی مست — لب خود بر لبش بباید برد
نیست مقصود بادہ جز مستی — خواہ صافی بنوش و خواہی درد
غیرت کبریا بر آید گر — چہ نبی و ولی بزرگ چہ خورد
عاشقاں را بدہ محمد پند — کہ شب و روز بادہ باید خورد

اے نظر باز اہل دل کہ توئی
میر بوالفتح گوز میداں برد

عاشقے کو شراب بر نخورد — خویشتن را بدست می سپرد
پردہ کبریای عزت را — زور مستی وے فرو بدرد
عاشقے صادقے است و نادر — کز پے یار خود ز خود ببرد
عاقبت خیر بادہ نوش ہمانست — مست و بیہوش در خمار امرد

مدہوش در خمارہ مرد [ن]

ہمت تو ترا روا دارد — کہ دہد دین و آں جہان بخرد
طائر ہمت تو تیز پر ست — ہم از اں در درآورد بپرد
اے محمد بلند ہمت باش — عشق را قوت کرد تا بخورد

بلبلے باش گلبناں را بجے

نے خرے کا خرے فتادہ چرد

گر یار رہ صفا گذیرد | درد دل ما دوا پذیرد
آنکس کہ شہید عشق گردد | زاندوہ و درد و غم نمیرد
سرحلقۂ پیشواے رنداست | آنکو پس جعد یار گیرد

بوالفتح امید ہا برآید

گر یار رہ صفا گذیرد

حسن رخ تو جمال افزود | جان و دل و دیں تمام آسود
یک لحظہ بچشمکے کہ دیدی | جاں را برسید عین مقصود
سرمست خراب کرد آں لب | از دور اشارتے کہ بنمود
اے وائے ہزار وائے بر تو | گر یار تو نیست از تو خوشنود
عشق آمد و رفت عیش و عشرت | صد محنت و رنج و غم بیاورد
بنیاد نہاد عشق بازی | جز درد و بلا نبود مقصود
اے عاشق خوش بکش ملامت | عشاق ہمارہ اند محسود

بوالفتح نشان عشق فرما

چگویم ز و نہ حد است و نہ محدود

ہرچہ در عاشقیت پیش آید | گرچہ نوش است و گرچہ نیش آید
بر سر سینہ و دو دیدہ بنہ | زیں سپس کم نہ بلکہ بیش آید
پیشۂ عشق ہر کہ شیوہ گرفت | درد او را بجائے کیش آید
اے جواں مرد عشق بازی نیست | عشق را شیر ہمچوں میش آید

اے محمد خدائے را بپرست

مرد عابد برون ز خویش آید

ردیف را

نے ممکن وصف و جای تقریر — آن کیست که میرود به نخچیر

از دست کمند گیسوانش — پائے دل دوستان به زنجیر

استاد معلمان بابل — پیرایهٔ دختران کشمیر

اینست بهشت که می شنودی — کز دیدن او جوان شود پیر

در باغ وجود ساده بنگر — صد گونه بهشت گشته تصویر

یارا سر ما و آستانت — رفتست برین حدیث تقدیر

سودائے بتان ز سر فرو نه — ور نه خرفے شوی تو ای پیر

خرفے

بیچاره و مبتلاست بو الفتح
تدبیرش چیست ترک تدبیر

پس جعد و سرین آن ستمگار — ادبار نمود روے اے یار

ادبار نمود ز روئے ادبار

از لعل لبش که مے چکانست — نه مست شدیم بلکه هشیار

دانستم ذوق مستی و مے — کردیم ز توبه توبه صد بار

گر هست هوائے کشتن ما — مارا بدست هجر مسپار

آهسته ترے بر آن سبکتر — تا گیرم ذوق در دل بسیار

من سر به نهم تو تیغ میراں — لیکن به هزار ناز و انکار

این راندن تیغ ذوق راندن — میخواهم از خدائے جبار

هر دو ابدی شنو محمد — با محنت و درد و غم گرفتار

شنو

تو هر چه کنی بدیده و سر — دارم دلکے همی وفادار

سه بروند دوشنبه نهم ذی الحجه سنه ... مر برائے کتابت دادند

این عالم پر ز خوبرویان است
الحق که به پیش تست اقرار

شاد باش اے عاشق دیدار یار   فارغ از نابود و بود روزگار

غرقه در رو یار مستی و خوشی است   آنکه او میگوں لبے دارد کنار

ہر که با خوباں نشست است خاست آیت   از سر زہد و صلاح و رسم و عار

جعد او دیدم رسیده بر سرین   وہم بردم بکہی بر رفتہ مار

ہر چه از یارے رسد خوشتر بود   گرچه باشد محنت و درد و فگار

جرعهٔ یابم اگر از جام عشق   جان و دین و دل کنم بروی نثار

اے که پندم میدہی از یار دل را باز آر   باز می آرم و لے بے یار دل آید چه کار

ہر که با خوباں نشیند خیره از جان و جہاں
عاشق و دیوانه گردد گم کند صبر و قرار

بامداداں چوں نباشد دیدن رخسار یار   مژدهٔ شادی نماند تازگیٔ روئے یار

گلبناں را بر فزاید دلبراں را حسن و ناز   عاشقاں را وصل باشد بیدلاں را غمگسار

تو نظر بر خوب داری قد و قامت بنگری   من نه بینم در میاں جز حسن و صنع کردگار

آں سرین و آں کمر آں جعد تو دانی که چیست   آں یکے کوہ است و دوم کاه و سیوم ہست مار

قدسی گر صورت بازی نمود ست مر ترا   شاید ت سازی تو او را حاصل آں روزگار [حاشیه: بازی نمودے / گر ترا]

گر تو دنیا می پرستی عاشق موئے نهٔ   ہاں بگو استغفر الله ای محمد از دو کار

پاک باز و پاک باش و پاک ماں و پاک دار
نیست اندر ہر دو عالم جز یکے اندر شمار

آمد گہے آنکه یار با یار   گیرند کنار و بوسه در کار

پس دیر آمده ز دوری   زاں سینه بسینه سود اسرار

له حضرت سید اکبر حسینی این غزل را در جوامع الکلم در ملفوظ روز شنبه ...م صفر سنه ۸۰۳ ... و نیز در ملفوظ روز سه شنبه بست و پنجم ماه ربیع الاول سنه ۸۰۳ ... رقم فرموده اند

صدر راحت زان دو بوسه فزود — گیرم که زکار بود نه آزار

از سرو براستی بگویم — چوبی است دراز بی گل و بار

از قامت یار من چه پرسی — پربار گلی است خالی از خار

سروی است ولی چو ماه روشن — ماهی است ولی بسی نمک دار

عشق آمد و غم برابر آمد — بربست فراغ رخت را بار

بوالفتح مپرس از محمد

مسکین وی پر غمی گرفتار

مائیم بدرد دل گرفتار — مائیم اسیر آن جفاکار

مائیم بوهم لعل مفتون — مائیم و خیال خال آن یار

سودا زدگان زلف اویم — حیران شدگان آن ستمگار

مائیم سلیم و دل شکسته — زخمی بزدست آن سیه مار

افسوس چه کنم اثر ندارد — مارنی بگزید عشق ای یار

ما هم به هوس به برگرفتیم — بر شکل دو زلف یار زنار

می نوشد و می فروشد آن ست

بوالفتح محمد است می خوار

آن جوان راست قد کژ رفتار — جگر و دل بخورده چون کفتار

آن جوان که سرین است هر که بدو — رو کند او نماید استد بار

غمزه اش ترکی است خونریزی — لعل او هست ساقی خون خوار

گشته ام من اسیر زلف یکی — سخت استوار بر جفا و فگار

حیله او خانها خراب کند — سینها را همی گزد آن مار

پدرش تا کدام بدبختی است — مادرش تا که هست آن بدکار

[2] گاز بود آزار
[3] بکار بود آزار
[3] مارا
[3] دو جعد
[2] صبور

کردبوالفتح بس گناه عظیم

یک نظر شد بلائے دہر بار

ترا حسن و نمک بازیب بسیار ‌ کرشمہ نازہم ہستند درکار

ترا جعدے سرافراز ست سرکش ‌ خرابے کز روے سختے سیہ مار

بہ بیں ہر دم کہ چشمم چونہ غلطانست ‌ نباشد ایں چنیں شخصے وفادار

بیک چشمک دو عالم را ببازد ‌ مگر غمزہ کہ ترکے ہست خوں خوار

نہ بُد در ملک بالا ہیچ سروے ‌ خراماں رہ روے چوں کبک رفتار

سرزلفش عقیل عاقلاں را ‌ بجولانی شدہ ہرسو گرفتار

اگر خندہ زند لب را کشاید ‌ شود پیدا چو دندان گہربار

دہاں بستہ شود ہر قافلے را ‌ مثال گنگ باشد گاہ گفتار

کسے کو خال و خد تو بدیدست ‌ بدانست کفر و ایمان است درکار

کدام است او کہ با من عشق سازد ‌ کر آں دل کہ خواہد وصل آں یار

ردائے کبریائی در برمن ‌ ازار بے نیازی کردہ اظہار

شنیدی ایں غمِ آنرا برآمد

برآں کوہ سرس افتاد چوں خوار

ہم زانکہ برآمد
غمم راچوں آمد
برآں عہد شب

بدام جعد آں شب کرد ہر کار ‌ مبادا شکل من دیگر گرفتار

چہ شیریں بازی است ایں عشق بازی ‌ نباشد گرد رد تلخی گفتار

ہمہ شب با جوانے مست خفتہ ‌ کنار و بوسہ ہم بود درکار

زہے ذوق و خوشی و روح راحت ‌ زہے مستی خمارش نے نہ افکار

وقار و وقر باشد بس بلندے ‌ ترا گر گہ سر بینے کردہ سنگسار

ببازی عشق و دردی نوشتے ‌ تو خود را در جہانِ انس شمار

منم تنها و تنها باد زلفش — سرے نیست گویم با که اسرار

گرفتاری ما آزادی ماست — ترا من بنده گشتم ز احرار

ترا سودائے جعدے گر سر افتاد — ازاں حلقه بروں شد سخت دشوار

مپرس از من محمد چونی تو
گرفتارم گرفتارم گرفتار

درختے دیده ام سروے . . . — که بارش بسته بادام و انار

زہے حسنے که دارد آں جوانمرد — دل و ناز و کرشمه بسته بسیار

سیه خالیست بر لعل لب او — حبش با روم شد زاده بیکبار

ز خوباں ہر چه می آید ہمه خوب — دریغا نیست کس زیشاں وفادار

بہار آمد جہاں را تازه تر کرد — بجائے گل به بسته در دلم خار

محمد را ز حال او چه پرسی
گرفتارم گفتارم گرفتار

من ندارم ہیچ دلبندے مگر گیسوے یار — من نجویم ہیچ دلجوے مگر لعل نگار

من ندارم ہیچ دلجوے مگر گیسواں شمع رخ — من ندارم جز پناه بیکسی و شرمسار

عشق پیچاں کهنه شود او را دوائے کم بود — ہر زمانے میفزاید محنت و درد و نگار

صد ہزاراں عزت و دولت بود جاں را — گر بمیرم بر درش آزرده و خوار و نزار

گر بدست خویش خون من بریزی دوستا — ور تو فرمائی بود ہم کار و بار و بار کار

زہد را طعنه مکن رو خوب را کن لحظه — تا بدانی روز افتاده چه دارد روزگار

اے محمد بارہا من گفته ام من بارہا
زنہار از عشق بازی زنہار زنہار

ندیدم ہمچو تو یارے ستمگار — نیابی ہمچو من دیگر گرفتار

من ندارم ہیچ
دلسوزے مگر آں شمع
رخ
عشق کہنه چوں

سه اس غزل صرف در دیوان نمبر (۳) یافته شد آخر الفاظ مصرعه اول مطلع را کرم خورده

ندیده چشم تو الا که غلطید — بر آں مردم که کرده لحظه یکبار
چرا شد مبتلا جان و دل من — ترا حسن و نمک گر هست بسیار
نهادم سر چو بر در رحمتے کن — بنه بر فرق من کف پاے یکبار
لب میگون او مے خوارۂ بت — که جام عشق از وے گشت برکار
محمد جان و دل را تو سپر ساز — که ترک غمزه تیرے میکند بار
مثال قاب قوسین است لعلت — میانش حلقه کرده خط پرکار

ابوالفتحا بگو بس کن محمد
زباں گرد آر از اظہار اسرار

دل بدل آرام ده جاں بجاناں سپار — خانه یغما بنه رو بخرابات آر
یک قدحے پر بنوش لذت مستی بگیر — تا بشناسی که چیست مقصد و مقصود کار
خانه طاعات را نیک مرفع مکن — کشلک نزهات ها سخت مشید برآر
زاویه زور را زاهد تزویز باش — زاهد و عابد بگرد همچو یکے زار و خوار

گرچه محمد شدی مثل حسین و حسن
دل بدل آرام ده جاں بجانے سپار

دل بخرابات خرابی سپار — بر سر خم خوش بنشیں برقرار
شاه خرابات نگردی به صدق — تا نشوی بر در خمار خوار
جامهٔ تقوے بیکے جام خر — باز تو دستار گرو نه قدحے دست آر
حاصل دنیا بجوے هم نخر — باده بخور وقت به مستی گذار

بوالفتح ترا نیست جز ایں شیوه
خمر خوری غم مخوری از خمار

غنیمت دار خود را اے برادر — دمے با روے زیبا خوش برآور

خیال وہم را در گوشہ نہ | بنقد وقت خوش باش اے برادر
دمے چند اے پسر داری شمردہ | بمستی و خوشی آں را بسر بر
ترا باید کہ غلطی در بر دوست | وگرنہ او فتادہ باش بردر
بساط نرد را برپیچ و گرد آر | کہ دکان رفت سیم است و نے زر
اگر سر را ببازی خود حریف است | سرت باز زمی دارد برابر
قد موزوں او نخلے است سروے | لب میگون او شہد نیست شکر

محمد چوں ندیدی غیر حق را
بکن تحریمہ گو اللہ اکبر

ہر کرا با جعد او فتادہ کار | ہمچو من دیوانہ گشت و بیقرار
ہر کرا ادبار و اقبال است بکار | رست از افکار و از رنج و فگار
گر ز جور یار نالیدن رواست | معنی فاصبر چہ شد اے شرمسار
با جوان من شبے خوش بودہ ام | بوسہ بود و یکدو کاری باکنار
او ہمی از ناز می نالید زار | عشق من افزوں ترے شد پایدار
گلبن جانم ہمیں شد تازہ تر | بوستاں را تازگی دادہ بہار
لعل میگونش مرا یک جرعہ داد | مست گشتم لیک مستے ہوشیار
مدمن خمرم و لیکن ہست مست | مست ہستم لیک مرد ہوشیار

شاد باش اے سید بوالفتح ما
عشق می باز و لیکن با وقار

ہست در سر را ہوس بسیار | میرے در حضور حضرت یار
یار اگر وقت کار یار نشد | نیست اندر حقیقت او خود یار
ہر چہ خواہی بکن تو بر سر من | کردہ ام من بہ بندگیت اقرار

بکار
یادگار

سالها شد که عشق می بازم | نیست حاصل مگر که درد و فگار
عشق آمد و جود رخت به بست | هیچ نگذاشت جز که ناله و زار
بر دل تان اگر غمی نبود | بر دل بندگان خویش گمار
کنم از عشق یار توبه ولیک | زلف بی جانش نیست بر هنجار
فهم و عقل و علم که باقی است باعشق | هست اعجوبه دگر این کار
عاشقی گر وصال در یابد | درد و غم در دلش بود بسیار

ای **ابوالفتح** هر که عشق باخت
از همه کارها شد او بیکار

ندیدم این چنین یاری ستمگار | ندیدم این چنین خوبی دل آزار
برین شکل و شمائل خلف دهر | نزاید مادری کودک دگربار
همه بیگانگی با آشنایان | همی از دوستان همواره آزار
ندارند دوستان از وی نصیبی | مگر درد و بلا و رنج و افگار
بلائی من به بینید ای عزیزان | دل و جانم شده او را گرفتار
ببرده جان و دل منکر شده زان | کجا گیرد کسی کین گرد این کار
ندارم پای گیری دست آویز | بماندم من اسیر آن ستمگار
چه گویم تا چه فتنه شوخ دیده ست | مرا بوسه دهد چشمک بر اغیار
نباشد این چنین سروی بباغی | چنین موزون و زیبا کبک رفتار
ندانم تا چه افسون خواند بر من | همه شب این دو چشم مست بیدار
محمد دست او فریاد فریاد | گرفتارم گرفتارم گرفتار
مرا همواره عجز و گریه زاری | ترا ناز و کرشمه هست در کار

ابوالفتحا چه می نالی ز جورش

ن ۲ و ۳ بگوید که کجا کرد این کار
ن ۲ و ۳ پا گریزد
ن ۳ ندانم

کنوں ہاں بس کنی گفتار و کردا

ہر کرا با جعد او افتاد کار — رفت از خود شد خراب و بیقرار

حالت دشوار ما را بنگرید — تا چہ پیچید ست ما را روزگار

لعل او میگوں است دہن در سقیم — نقل گازی ہست زاں لب نگار

شاد باش آں شراب لعل او — مست می ساز دو مرا بی آزخمار

وصف آں لعل و دہاں او شنو — لعل او میگون و دہن شکر نثار

در پس کوہ و سرینے ہر کہ رفت — مدبرے است او مدبرے پس نگسار

قد موزوں شکل زیبا رو چو مہ — رخ چو لالہ لب چو پستہ گل عذار

چشم خنداں جبہہ تاباں تر ز خور — ای محمد تو زباں را گرد آر

آں حریفے نیست کو در وصف تست

تو نہ کانجا ترا باشد شمار

اگر معشوقہ خسپید ست در بر — تمنا ہا ہمہ گردد میسر

زہے جاہ و جمال و سر فرازی — کہ گر میرم نہادہ بر درش سر

مرا خواہی بخواں خواہی ز خود راں — نخواہم من کہ برگیرم سر از در

زخون من بکن صورت و صیالے — بکن شخصین را لیکیا مصور

قد شیریں تو از نیشکر ہست — رخت تاباں تر از بدر منور

بتا پیرایہ زیبائی از تست — جوانی ہم ز تو آراستہ تر

کرشمہ ناز تعلیم از تو گیرند — فریب شاں ز تو گشتہ مقرر

شراب بیخودی آں لعل میگوں — کز آں یک قطرہ است آں جام احمر

نبودہ در پیالہ ہیچ مستی — نبودی کز مثال بدر افسر

محمد خوب را ہم تو شناسی

نگار — از بے خمار — خسپیدست — جلال

کلام است از خدایا از پیمبر

ترا حسن و نمک حق داده بسیار　　مرا از جان و دل کرده گرفتار
دہانِ تنگ تو گوئی نمکدانست　　لب شیرین تو گوئی شکر بار
ترا قدے است چوں سرو روانے　　کند در گلستان چوں کبک رفتار
گدائے بر درت آمد بہ محتاج　　مرا تو آں گدائے خویش شمار
اگر بیند رخت آں شیخ زاہد　　فرود آید از وآں جبہ پندار
کجا آں بخت وآں دولت کہ حق داد　　کہ میرم بر درت با رنج و آزار
بیاراں گرد بستانے نگردم　　کہ کوئے تو مرا بہتر ز گلزار
مبادا بر شبے در دے کہ مارا ست　　ندارم مونسے نے یار و غمخوار
محمد را ز حال او چہ پرسی　　کہ مسکینے و رنجورے است بیکار
مرا صوم دوام است اے برادر　　بوصل یار خواہم کردن افطار
نباشد ہیچ خوبے بے جفائے　　ندیدم گلبنے بے زخمۂ خار
اگر شعرے کنم در مدح لعلش　　مجاور گردمے در کوئے خمار

ابوالفتحا ترا وزنے نباشد
مگر نظمے نویسی بہر آں یار

عشق بازی نیست بازی اے پسر　　عشق بازے ہست کارے با خطر
عشق بازی گفتہ ام اے دوستاں　　عشق بازی راست مخلوقے دگر
جان و دین و دل بباز دیک نفس　　منتے بر خود نہد یا بر جگر
سرو قدے ماہ روئے گل عذار　　سیم ساقے مہ جبینے لالہ بر
یک شبے ما ہر دو یکجا خفتہ ایم　　بود بوسے و کنارے یک دگر
ہر چہ او فرمود من دادم بدو　　من از و خشنود او خشنود تر

عاشق و معشوق نامے کرده ام　　هر دو یک شخصے است واند ذوالبصر

هر کسے را بهر کارے آفرید　　عشق بازی را بدرد یک پسر　　ن: برود بجز نفر

فارغ و بے درد بودم از کجا　　اوفتاد در جمال او نظر

ایں دو چشم یک بلائے بزرگ است　　عشقبازی نیست کارے مختصر

هر کجا کار یست بایدے همم بود　　عشق را بارے نباید کم نظر

از محمد پرس حال عاشقاں

عشق را باید جوانے کم حذر

اگر سودائے زلفے هست در سر　　غم سود و زیاں اے خواجه کم خور　　ن: زلف

چه باک از طعنه و طنز رفیقاں　　اگر معشوقهٔ خوشخوست در بر　　ن: رقیباں

بیا تا یکدگر علیشے برانیم　　درے بسته رقیبے شسته بردر

همه عالم مرا و را ساعتے باد　　که بشنید یار سیمیں تن برابر

توئی همواره در گفت و تجلی　　زروے محروم مانده کور وایں کر

زہے عیش و زہے ذوق و زہے وقت　　که گشت بالغ هم باوے میسر

محمد را فرود آری چو در گور　　زہے روح و زہے راحت سراسر

ندانی گر یکے مردار مرده است　　ن: گو

بجاناں داد جاں شد زنده از سر

مۓ انگور شد زمن مشهور　　خانه می فروش هم مذکور

شاهد از ازواج مادادیم　　جاه و جان باختیم هم از دور

عاشقاں را ملامتے مکنید　　عاشقانند در جهان معذور

خوب را بیں وے به نیک نظر　　ورنه باشی سیاه رو و بے نور

پرتو حسن یار حیراں کرد　　جن بود ست یا فرشته و حور　　ن: یا فرشته باور

غمزه اش از کمین بزد زخمے — چشم رنجور گشت دل مخمور
شاد باش آں دہان تنگ کزو — ہم بوہم گمان است دل مسرور — شادان
سرورا تو بلند ہمت شو — از چه بحسن می شوی مغرور

یا محمد ہمیں حکایت گو
باده صاف ساده منظور

سوار مست می آید کلاه کج نهاده سر — دہن تنبول پر کرده قبائے حسن اندر بر
ہر آنکو دید یکبارے بسوگندت ہمی گوید — نزاید مادر گیتی جوانے ایں چنیں دیگر
بحمد اللہ چنانستی که ہر کس در ثنائے تست — ولے افسوس می آید نداری تو وفا در سر — ہوا
لب میگون تو یارا ہمه کس یکزباں گویند — که لعلت پاک و پاکیزه چکد زو بادهٔ احمر
نمک حسنے که تو داری جہانے مبتلا تو — نداری با کسے سرخوش نخواہی ہیچ را در بر
وگر در بر میسر شد زہے دولت زہے عزت — وگرنه زینہار از تو نگیری سر زبیش آں در
ہزاراں آفریں بادا ہزاراں شاد باشیہا — که من معشوقه دارم نه شنید با کسے در بر

محمد آرزو دارد که خوانی بندهٔ خوشم
خداوندا میسر کن مرا ایں دولت اکبر

اے چشم شوخ دیدهٔ مردم تو شرم دار — در ہر طرف چه غلطی ہر لحظه مست دار
ای شیخ واے مذکر واے زاہد کہن — بہر خدائے را که زمن پند گرد آر
تضیع وقت کم کن و تشویش را مده — تو خود بوقت خود شو و ما را بما گذار
روزیکه عرض محشر آزادگاں شود — جز مرد عشق باز نیاید دریں شمار
اے طالب نجات تو دانی و ایں نجات — با آتش محبت ما راست کار و بار
ای عورت عتیقه و اے سر دیار رسا — در عشق بے نزاع بود مرا بوسه و کنار — عفیفه

تو با خوشی و عیش و فراغت بباش خوش

بو الفتح را محنت و درد و غمان سپار

من بگیرم جویباران سرو قدی در کنار | راست گوئی هست سروی در کنار جویبار
کشتنم را وعده کردی موجب تاخیر چیست | منتظر بر در فتاده مانده ام مشتاق وار
از لب میگون او گر قطره ای می چکید | عالمی سرمست گردد کس نماند هوشیار
تا سرین و جعد او دیدم پریشان گشته ام | بر سر هر کوی و بازاری و کوه و کوهسار
نگار — جان و دل ایثار کردم بلکه دین را باختم | یادگاری زان رخان ما را نماند جز نگار
تا چه خونها خورده ام از بهر آن شیرین لبان | وه زبان چرب و شیرین هم نبوده سازوار

ای ابو الفتح محمد صدر دین گیسو دراز
مختصر کن چند نالی قصهٔ خود گرد آر

هر چه از دوست آیدت بپذیر | گر دهد رنج و غم به سینه بگیر
گر ترا دوست میدارد | نیست جز این دگر ترا تدبیر
بندهٔ بندگان حضرت شو | در صف عاشقان بباش اسیر
جعد او خانها پریشان ساخت | وه که هر جانبی از وست نفیر
ای که از روی خوب بستی چشم | چشم بندی مکن خراب کرده بصیر
عشق بازی اگر هوس داری | درد و غم را بدل بساز خمیر

عشقبازی هوا پرستی نیست
عشق سلطانست بی شریک و وزیر

ردیف زا

شعاع آفتاب مهر افروز | برآمد صبح گه روشن تر از روز
فروغ شمع از پروانه پرسند | چه گوید جز مزید سوز بر سوز

سه بروز جمعه نهم ذی قعده سنه ۸۰۳ ھ رقم فرمودند

بقدر رہرو جودے جامہ دوزند | بلا و غم لباس ماست دنّ دوز
مرا زیں سرو قامت روے گلگوں | بہار تازہ ہر بار است در دوّز
بہر سینہ است دل را تیر غمزہ | چگونہ جاں رود زاں ترک فیروز
گزشتہ است دینہ فردا نا بیاید | بنقد وقت خوش می باش امروز

محمد خیرہ کردہ ست دیدۂ عقل
شعاع آفتاب مہرافروز

اگرچہ پیر فرتوتی کہن ساز | محمد با جوانے عشق می باز
کنارش گیر در بر کردہ میدار | بہشتے کردہ با حق باش ہمراز
دلا در دیدہ فیضے ہم ازاں گیر | بہ پنہانے حریفے کردہ دمساز
صفت پیری چو آہن سرد باشد | باتش عشق گرمش ساز بگداز
بدل کن صعف پیری را بقوت | جوانے باش سرمست و سرافراز
جوانے را برکن ایہا الشیخ | کشیدہ سینہ پا نہ بصد ناز
بیا سینہ بسینہ لب بلب نہ | بگیر از وے نفس چوں نفخ اعجاز
برہنہ کرد پیراہن بروکش | کنار یکدوی و بوسہ باگاز

ابوالفتح اربین است عاقبت خیر
ترا با ہشتیاں کرد ندانباز

شادی برروزگار جواناں عشق باز | فارغ ز بود نابود و از خویش بی نیاز
دل بریکے نہادہ و از دیگرے خبر | گاہے بذوق بوسہ و گاہے بدرد گاز
بت را چہ می پرستی ای شرک پلید | ابروے یار من بہ بیں و اں سمت کن نماز
عین العیان بہ بینی آں عین بی زباں | یکصورت حقیقت درپردۂ مجاز
خانہ خراب کردی بے جعد شہسوار | ای سید محمد و اسے گیسوے دراز

Marginal variants: ہر روز; نور روز; بپر; بدل وزدیدہ فیض آرجح ازاں گیر; کشیدہ سینہ او پا نہ بصد ناز; در خم گردہ ابرو

[1] در جوامع الکلم در ملفوظ روز پنجشنبہ غرہ ذی الحجہ اندراج یافت [2] در جوامع الکلم در ملفوظ روز دوشنبہ نہم ذی الحجہ ۸۰۲ھ اندراج یافت

بابوئے پریشاں در گوشہ گلستان سازد دے آں ترانہ عشاق را بسانے

سعدی نظر بپوشان یا خرقہ در میان نہ

داد دست بحقِ بندی آں پریچہ باز

در جوانی با جواناں عشق باز پس زعمرِ خویش برخور سرفراز

عمر ما در بندگیت شد بسر نیستی تو خواجۂ بندہ نواز

خوند کاراں بندگاں را پرورند نیست از تو جز ہمیں سوز و گداز

از لب تو خواستم یک بوسۂ چند شیوہ چند مکر و چند ناز

سرو ہم در حسن و زیبائی سرشت پیش حسن قدِ تو چوبے دراز

گوشۂ ابروئے تو چوں قبلہ ایست شک ہمیں افتد از انم در نماز

پندِ تو در دل ندارد چوں اثر اے مذکر چند خائے ژاژ باز

عشق بازی بر محمد فرض شد

فرض عین است بالحقیقت نے مجاز

ناز نینا بعنبر و عفت و ناز ہست بسیار را کرشمۂ و ناز

ہفت زیب و فریب بیشترک پاک و پاکیزہ باز سرافراز

سر قدرا بلند ہمت باش مو درا زادرد در یچہ فراز

از ازل تا ابد نہاں میاں پردۂ بر جمالِ خود انداز

گر تو راضی شدی بیک نظرے عزت و رفع گشت آں اعزاز

خوبرویا تو خود پرستی کن خود بخود باز ہم بخویش بساز

ایں سیہ روئے چشم اگر بیند سوئے تو من کنم ازو اغماض

ور بہ گرد دلیر و شوخ شود باشد او ہر طرف نظر انداز

من نخواہم کہ کس ترا بیند

نسخہ: بنک

نسخہ: جوانے

نسخہ: سرو ہم از حسن زیبائی سر است

نسخہ: ہست زیبا و فریب بیشترک

ای ابوالفتح ہسم بخود پرداز

ردیف شین

تو شمع حسن را پروانہ می باش
لب میگونش را پیمانہ می باش

کمند جعد او بر حلقہ دامے است
میان حلقہ اش تو دانہ می باش

بہ پیش سرو قدش پست میگرد
شکال گیسویش را شانہ می باش

ترا ساقی اگر جامے نہ بخشد
شراب عشق را میخانہ می باش

وصالش گر دریغے دارد از تو
حدیث درد را افسانہ می باش

پریشان کرد زلفش سروران را
فراہم گشتہ تو در خانہ می باش

ترا گر کہ سر بینے پیشتر انداخت
تو سنگین دل شو و بیگانہ می باش

چرا سوزی محمد از فراقش
تو شمع حسن را پروانہ می باش

ابوالفتح انہ مستانہ سرخوش
لب میگونش را پیمانہ می باش

گر بنوشی شراب صاف نوش
ور بپوشی لباس صوف بپوش

گر بخندی بذوق وصل بخند
ور بگری بدرد ہجر خروش

زہد و تقوی بہ ہیچ نفروشد
گر فروشی برائے بادہ فروش

ہمچو دریا شو و قرار بگیر
ور بہ شوری چو چشمہ کوہ بجوش

ذوق مستی اگر تو یافتہ
رو سبوے شراب گیر بدوش

بادہ نوشی بہر سر بازار
مست غلطان شدہ و رو ئی از ہوش

اے محمد رہا کن این زدیر
آشکارا شراب صاف بنوش

برتو

خواجه حسن دهمکر را ای محمد بنده باش | سینه و سر سرو یا بر درش افگنده باش
گر براند از درت آن شاه من بسیار بار | وانگردی زینهار آن بازباز آینده باش
تیر ترک غمزه اش گرچه خطائے میکند | آن همه بدبختی خود را بدل شرمنده باش
زلفش ار تاریک کرد دست جان دو بن و دل ترا | تو بوقت خویشتن روشن تر و تابنده باش
جعد را گر او کشاید خط آزادی دهد | تو ازان خانه برون نائی همین رسنده باش
مردمان بر درد و رنج تو اگر گریه کنند | قهقهه زن هر زمانے تو خوشی در خنده باش
گر بدرد عشق میری کن مبارکباد خویش | همچو ادریس همه زنده و پاینده باش
در تو سرے هست مد نون لیک مکنون از تو هست | تا که ظاهر بر تو گردد صحن دل کاونده باش
نیک خواهے گر نصیحت میکند از کار عشق | بازنائی اے برادر عشق را بازنده باش
جاهل و عامی مشو بر حسن نوخطان بہ بین | خط و کتبه دست آرد عالمے خواننده باش
باده نوش و خوش بزی و عیش میبر ان دمیدم | در جهان ست درد و اندوه تو بیا فرخنده باش

(حاشیه: تا / امده)
(حاشیه: درجهان کو درد و اندوه تو دل خنده باش)

اے ابوالفتح محمد ملتفی خودکامی است
تو چو درویشی درویشان ازو بخشنده باش

کهنه پیرا شراب کهنه بنوش | نو برے را در آر در آغوش
گر بخواهی مدام باشی مست | لعل میگونش را بلطف بجوش
ساعتے تیز و هوشیار مباش | نقد اگر نیست صوف و خرقه فروش
باده را آن قدر بباید خورد | تا شوی همچو من برون از هوش

اے محمد مدام باده بنوش
باش پیوسته با خود و خاموش

ردیف میم

تن خاکی من اینجا دلم در مرکز جانم   دلم در مرکز جانست و جاں آنجا کہ جانانم

تن و جان و دلم گم شد نہ اعجوبہ شدہ کارے   کسے بیجاں سخن گوید من آں گویاے بیجانم

اگر زاہد شدی یارا لباس پشم در پوشم   دگر زنا بربندی ہمی دیں را بگردانم   تسوی

اگر در خانقہ آی منم آں پیر دیں پرور   وگر در میکدہ باشی غلام می فروشانم

اگر در کعبہ بنشینی مجاور کعبہ من باشم   وگر در بتکدہ آی من آں قسیس رہبانم

اگر در مدرسہ داری جدل گفت و شنید ہم   نکات علم پردازم خلافے را بدر شانم

سخن در منطق ار گوئی مرا آنجا کلامے ہست   کہ فخر رازی و طوسی شود شاگرد دربانم

منم واضع اصول دیں محمد کیست و بو یوسف   سخن در شافعی کم کن کہ من استاد نعمانم   واضع

اگر تو بدعتے داری خلاف سنتے سازی   جمال الدین محمد را ز سر تعلیم نسیس رانم   حیدر

اگر در اختر انسی منم استاد چیرہ دست   چہ سازد ہا کہ من سازم چہ صورت ہا فراخوانم

اگر در ساز موسیقی نوائے نغمہ آری   من آنکہ میر بولی ام صدی با دف و سکہ بانم

منم سر طائفہ اینک مرا نامے و بانگے ہست   ترانہ صورت و بانگے ہم غزل با قول و غانم

حالرخندی

اگر تو چاکری چیندسے نہم بردوش خود غاشیہ
وگر تو میر سلطانی من آں سلطان سلطانم

بیا تا یکدمے فارغ نشینم   گلے چندی ازیں گلزار چینم

چہ دانم تا چہ فردا پیش آید   بیا تا روی یکدیگر بہ بینم

شود ہم خاک راہ یار گردیم   بود ہم در تہ پایش زمینم

ترا ما کمترین حبشی غلامیم   اگر میر خطا یا شاہ چینم

سخن از خال و لعل او چہ گویم   شبے تاریک و بس تاریک بختم

کجا بینیم روے یار محرم   کہ سایم بر کف پایش جبینم

چہ دانی تا چہ لذت دارد اے یار   حکایت دوستان ہم نشینم

محمد گر نہ مرد درد عشق ام
بداں کہ کودکے طفلِ حزینم

تبا ما گشت گلذارے گزیدیم | گلے چندے ازیں گلزار چیدیم
نوائے بلبلاں در گوش کردیم | ہوائے گلبناں در خویش دیدیم
نشانے یافتیم از بوئے آں جیب | نہانی سرّ از سروے شنیدیم
جوان ماست سروے کبک رفتار | کہ بیخ دوستی در دل کشیدیم
نشان عطر از بویش نسیم است | مثال جیب گل داماں دریدیم

خرامے کرد سرو ما بہ گلزار
جمال گلبناں پامال دیدیم

جز راہ خرابات دگر کوئے ندانیم | ما مرکب ہمت بجز آں سوئے نرانیم
ما دامن الحمد و تحیات نگیریم | ما کعبۂ آفاق عمارت نکنانیم
جز نقطۂ تلبیس دگر نقش نبینیم | جز نکتۂ طامات دگر حرف نخوانیم
جز کاسۂ پر خمر دگر دست نگیریم | جز شاہد پر شیوہ دگر پیش نشانیم
جز نرد لباسات دگر مہرہ نبازیم | در خانہ ششدر نہ کہ شہباز جوانیم

مارا تو محمد چہ شناسی و چہ دانی
آخر ز کجائیم و چہ چیزیم و کیانیم

ما عاشق و مبتلائے یاریم | دیوانۂ زلف آں نگاریم
گر میریم نہ ایم در عدادے | خود را ز نگار در شماریم
با کلبۂ زند را بسوزیم | میگون لبے چو یار داریم
می باز دہید با تمیزش | زنہار ازاں سیاہ ماریم
در باغ وفا چو گل فروزیم | در کشت وفا جوے بکاریم

با ہر دو جہاں چہ کار داریم

وجود تو گل فروزیم

گر از سر جان خود بخیزیم — گیریم لبش هوس برآریم

صد عزت و دولت است ما را — افتاده که پیش در تو خواریم

تا صید کمند جعد اویم — فتراک بر لب بستهٔ نگاریم

در مجلس دوستان گلستیم — بر سینهٔ دشمن تو خاریم

ما نامهٔ نام و ننگ شستیم

رسوا و فضیح و شرمساریم

در روی تو آن جمال دیدم — در صنع خدا کمال دیدم

ابروی ترا سجود آرم — چون قبلهٔ اهل حال دیدم

الکن سخنم و بی زبانم — در وصف لب تو لال دیدم

یک روز بگشت باغ رفتم — بر قد تو یک نهال دیدم

ترکیب وجود آن جوان مرد — بر نقطهٔ اعتدال دیدم

گویند بسرو و نخل ماند — من طوبی را مثال دیدم

گر حکم کند بجان ابوالفتح

از جان و دل امتثال دیدم

پیش از دیده جمال یار دیدم — رخ زیبای آن دلدار دیدم

شبی با ماه روی خوش غنودم — دو چشم بخت خود بیدار دیدم

خوشی و خرمی افزود دولت — غم و اندوه را در بار دیدم

بزیر سایهٔ سروی نشستم — نهال آسودگی پربار دیدم

بساط کامرانی را گزیدم — دگر تو با لقاں را خوار دیدم

(حاشیه: اگر تو بالقاں بعیار دیدم)

بهر بابی در فرحت کشاده — درون خانه خمار دیدم

محمد دیر باز از یار دوری

۱؎ بروز جمعه ۳ر شوال سنه ۸۰۲ھ مرقوم فرموده ۲؎ بروز دوشنبه بست و هفتم ذیقعده سنه ۸۰۲ھ مرقوم فرموده‌اند

۳؎ این مصرعه در هر سه نسخهای منقول عنها و نسخه جوامع الکلم مشکوک نوشته شده است

دیار یار را دیار دیدم

گر[1] با سر زلف تو نسازم چه کنم — ور با غم و سوز تو نسازم چه کنم

از یار اگر بلا رسد می شاید — چون بوسه زنم اگر نگازم چه کنم

در بسته اگر بناز و بازی شینم — گر دست در آن سونه فرازم چه کنم

گر دست رسد که سر نهم در ته پات — اکنون نه که خود بخود فرازم چه کنم

آن سرو توئی که سبزه آرد بار — کو سرو بگو که من درازم چه کنم

گر گوید خواجه کان فلان بندهٔ ماست — آنگه چه سزد بگو که در گدازم چه کنم

محمود اگر نمی خرد بندهٔ خود — ای خواجه اگرچه من ایازم چه کنم

گفتم بغلط بری نمیگذارد خود
شرمنده شدم همی گدازم چه کنم

شبی[2] با ماه روئے خوش غنودم — همه شب در کنار و بوسه بودم

لبی با لب بهم چسپیده مانده — همین سینه بسینه یار سودم

چه لذت داشت آن دشنام داد آن — که گاه اعتناق از وی شنودم

دو افتادی میان ما گذشته — مرا می گفت بد من می ستودم

در آن حالت محمد را به پرسند — مغم ترسا و یا مسلم جهودم

منم او او من و من در میان نه — بحکم او وقت در رقص و سرودم

محمد چه گرازان می خرامی
شبی با ماه روی خوش غنودم

عشقبازی نیست در علم و تعلم — عشقبازی نیست در بحث و تکلم

عشقبازی نیست در چون و چرا — عشقبازی نیست در رسم و ترسم

عشقبازی نیست در فر و وقارے — عشقبازی نیست در جاه و تعظم

باز
سخت
او داد

ابوالغنا
گرازان

[1] صحبت بیست و هشتم ذی الحجه سنه ... روز ... شنبه هژدهم ربیع الاول سنه ...

عشقبازی نیست در فقر و غنائے
عشقبازی نیست در مال و تنعم
عشقبازی نیست در جور و جفائے
عشقبازی نیست در رنج و الم
عشقبازی نیست اندر روح و راحت
عشقبازی نیست در ظلم و تظلم
عشقبازی را نمیدانی که چیست
عشقبازی را محمد گشته اعلم

بیا تا یکدگر آسوده باشیم
بسے سینہ بسینہ سوده باشیم
دو سہ بوسہ بیک باگازکے زنم
شال شکر و پالوده باشیم
اگر ما دلبرے در بر نگیریم
چرا زنده چنیں بیہوده باشیم
بیکدیگر گذاریم از سر ذوق
یکے گردیم تا خود بوده باشیم
نزاہت قدس و پاکی بر ہمہ شد
ہماں ساعت کہ ما آلوده باشیم
بقید زہد و تقوی اگر ہمانیم
سخن از لعل او شنوده باشیم
محمد باده با ساده بنوشیم
بیا تا یکدگر آسوده باشیم

بیا ای دوست تا فارغ نشینم
زمانے روئے یکدیگر ببینم
چہ دانی تا چہ فردا پیش آید
ازیں گلزار گل یا خار بینم
مغانم از جہاں دیدار احباب
ازیں عالم ہمیں توشہ گزینم
بہ نقد وقت یکدم خوش نشینم
براے ماندہ ہر چہ خزینم
بسے یاراں کہ پیش از ما رسیدند
کہ ما زیں ماندگاں وا پسینم
مسافر تیز رو رای شتابد
وے با کمروان کمترینم
محمد را غنیمت دار بوالفتح
کہ روزے چند با تو ہمنشینم

ماندہ

ما پیر و ضعیف و ناتوانیم | با زلفِ بتان نمی توانیم
پنجه فگنیم دست درازیم | وز عشق هوای بوسه رانیم
گر لعلِ لبت ز لطف بخشد | یک بوسه دو روز مست مانیم
یک روز شمار این جهان کن | در روز دوم بهشت مانیم
این عالم کاروان سرا است | تا ظن نبری مقیم مانیم
یک روز ز غم چو فرد آئیم | وان روز دیگر خوشی برانیم

بو الفتح غنیمت است محمد
تا روز کے چند میهمانیم

امروز نے

ترا چشمی بشکل عین با دام | ترا بینی چو خوشه سیم خام
ترا جعد و کمر یکجا ست باہم | عجب مارے که شد با مور ہم کام
ترا قامت چو نخل نیشکر راست | ترا عارض مثالِ نقرهٔ خام
ترا این سینه گوئی صحن باغ است | دران افتاده یابی سیب هر کام
خد و خال تو یکجا کفر و ایمان است | مده مر عاقلان را سخت الزام
سرین او مثالِ کوه لبنان است | که گشته است ملجای هر خاص و هر عام
بلی ابدال را آنجا نظرهاست | گرفته است قطب هم آن سوے حرام
نباشد عارفے را خود مفرے | همانجا یافته دل را برآرام
لبِ تو شوخی کرد ستِ زبانی | مثالِ قاب قوسین است آن جام
قدِ زیبا درختِ موسوی دان | که میگوید انا الله همچو اصنام
تو سِرِ خویشتن خود فاش کردی | ندا دادی وے بر خاص و بر عام
مرا در خم سے کردند غرقه | چگونه من نه گردم مست و بدنام

محمد را نماند ایجبا مجالے

زبان حق کہ کرد است بندہ انکام

از فضل خدا امیدوارم	آید مہ من شبے کنارم
بے تو نفسے کہ زندہ مانم	جاناں بخدا کہ شرمسارم
چوں من تو صد ہزار داری	من جز تو کسے دگر ندارم
واللہ کہ مرا ہزار فخر است	افتادہ کہ بہ در تو خوارم
جز ناز و کرشمہ نیست کارت	جز زاری و عجز نیست کارم
سوگند غبار آستانت	گر جز تو دگر کسے است یارم
صد فضل بود دو صد بزرگی	خود را کہ غلام تو شمارم
شد در سر من کہ جعد او را	تاریک شبے بدست آرم
از ناز و کرشمہ او بگوید	من اسم کنندہ بوسہ بازم

بو الفتح بخط بندگی بایست

خود را شناس قدر یارم

ہمہ شب گرد کوئے یار گردم	شدہ بر آستانش خوار گردم
ز دیدن خوب توبہ کردہ بودم	ترا دیدم ز توبہ توبہ کردم
مرا مقصود جز مستی دگر نیست	تو خواہی ساقی نخش خواہ دردم
بگفتی خواہمت کشتن ہلا زود	ز ذوق انتظار آں بمردم
کنوں از کن مکن فارغ شدستم	بدست یار جان و دل سپردم
مرا از لذت دشنام خوباں	بغارت می شود تسبیح و وردم

مدامم مست در ذوق اے محمد

کہ از انگور آں لب می فشردم

جاہ و جمال و مال و جوانی و ننگ و نام	با ناز و با کرشمہ و با شکل احترام

ت ت تر کلام

باصد هزار عزت و باصد هزار ناز | بادی مجال نیست که هر کس کند سلام
رو رو که مفلسی و گدائی فضیحتی | شوخی ترا نشاید کردن درین مقام
دنبال وصل او چه دهی عمر را بباد | خود را مسوز در هوس این خیال خام
ور او کسیل هر نفسی در خیال آر | بروی بگو سلام و از آن سو بجو پیام
آنکس که از جمال و محبت نظاره کرد | از غیب وصل و هجر نمود هست اعتصام

بوالفتح قصه های محبان همی نوشت
در قصه محمد بنوشت والسلام

درد تا درمان شود جان را بجانان بسپرم | پس من از خود بیرون شده حسن رخش را بنگرم
او کند ناز و کرشمه من ستم در بر کشم | در پیرهن آید حجاب آن پیرهن را در درم
گر مرا دشنام گوید من کنم مدح و ثنا | گر مرا از خانه راند باشدی سر بر درم
گر مرا تو بنده خوانی ور نگوئی آن ماست | جان بشادی خوش سپارم واز دو عالم برترم
من بجمع خاطرم زیرا پریشان تو ام | تا که خوارم بر در تو پادشاهم سرورم
گرچه هستم مفلسی اما چو من دارم ترا | من ز قارون ترغنی ام نی ز دینار و درم

ای محمد پیر گشتی از جوانان توبه کن
نیست خود نزدیک من یک طاعتی زین بهترم

عاشقان بدنام و رسوا خوبرویان نیک نام | دلبران مرغ هوا و بیدلان افتاده دام
کرده تمام عجز و زاری و خرابی پیشه عاشق بود | شیوه ناز و کرشمه حسن را کرده است تمام
پیش قد قامت تو هر کجا سرویست پست | هر کجا خوبی بود حسن ترا باشد غلام
نیست در دل جز خیال خد و خال آنجوان | نیست در سینه بجز وهم و گمان خام خام
من ترا خود بنده ام چاکر شدن معنی چه داشت | آرزو دارم که بینم روی تو یارا مدام
جعد سرکش را بدیدی خانها کرده خراب | شکل رفتارش نگه کن سرو آمد در خرام

هر که خوبان را نه بیند کور دارد چشم دل | وان دگر احمق نه بیند حل گوید یا حرام
خوبرویان از جمال الله نشانے میدهند | ابر را گر ژاله خوانی نیست فرقے جز بنام

عشقبازی نیست آن بازی که مهره نرد باز

کز نرد مهره باز

هر که غلطاند بغلطد چون محمد والسلام

عمر عزیز شد تمام هیچ هوس نشد بکام | صاف نماند در دهم آه شکسته گشت جام
مرغ هوا هوا برفت باز نه او فتاده دام | در دو فانی کند کار مگر شود تمام
عشق نقاب رخ گرفت وصل نمی کند سلام | شاهد اگر کنیزه شد باده فروش شد غلام
عیش و خوشی هماره هست مستی و ذوق شد مدام | هر که لب و دهانش دید بست زبانش از کلام
وی هوس که پخته شد سوخته مانده ایم خام | هر که پے درد و غم نشد هست نانے بے ادام

عشق بر درد و غم نشد هست چو نان بے ادام

من بکنم سلام و مدح او ندهد مرا جواب

خوار و نزار و زار بین بوالفتح تو والسلام

بعیش خوش اگر زیم بسختی گرچه من میرم | معاذ الله که این دل را من از دلدار بر گیرم
اگر زیم بر بسته و گر میرم به پیش در | بزیر پا نهم این سر حسن العاقبت میرم بجبر
لب و گفتار آن خنده فرو بسته زبان من | من اندر عشق بازیها اگرچه کهنه پیرم
بفرماترک را غمزه خدنگے را کند سازاو | شکارے بسته پا دیدی من آن وامانده نخچیرم پر سازد
نشد دیگر هوس پخته بماندم سوخته خامے | بزن آتش برین سینه همین ماندست تدبیرم

ابوالفتحا چه پنداری رود از خاطرت مهرش

بزیم مبتلا زیم بمیرم مبتلا میرم

ما هست نه ایم نیست هستیم | کافر نه ولیک بت پرستیم
گیریم که توبها شکستیم | در دین یگانگی در ستیم
از عشق نشان منید هد کس | هر چند که هر طرف بجستیم

در هر طرفے شتاب رفتیم — هرگز بفراغ دل نشستیم
از بهر کمند جعد پیچاں — ما دام وجود خود شکستیم
او را همه ناز بے نیازی — ما دست ز خویشتن بشستیم
گر یاد نه کرد لطف یارے — پیغام بدست گر فرستیم
یک بوسه آں نگار فرمود — گازے بزدیم و خود بجستیم

در راه فنا قدم سپاریم
بوالفتح بگو که نیست هستیم

ما عاشق و مبتلاے یاریم — با هر دو جهاں چه کار داریم
بے یار اگر دهند جنت — آں را بجوے نمی شماریم
گر سرزنشے کنند ما را — سر از قدم تو بر نداریم
گر یک نظرے فتد بر آں رو — یک لحظه طرف دگر نیاریم
دو چشم من است چو ابر باراں — از روے بتاں چو نوبهاریم
یکبار اگر به لطف بیند — یکبار چه صد هزار باریم
خود را بره گذر چو ادنے — خاکی شده تن بدو سپاریم
اے مرغ تو عاشق هوای — ما ایم و هواے آں نگاریم
ایں خود نه بس است جاه و عزت — پیش در تو فتاده خواریم
دیدم لب آں نگار میگونش — همواره بنوشش در خماریم
ما پیر شدیم و مو سپیدیم — اے واے که ما سیاه کاریم
گر اند در خویش باز راند — ما هیچ درے دگر نداریم

بوالفتح صفت آه و زاریم
زیرا چه سگے گناه گاریم

گم کرده هر آنچه هست مائیم — هیچیم که هیچ را نشائیم
بر ما نظرے که ما غریبیم — بنما کرمے که ما گدائیم
از هر دو جهاں یکے نداریم — ما مفلس و مانده بے نوائیم
ما را تو بگو سے غائبانه — ما خود ز کجا و خود کرائیم
از هر دو قدم بروں فتاده — نی آں خدائے و مصطفائیم
جز درد بدست خود نداریم — فارغ ز طبیب و از دوائیم
مرغیم نه آشیان و چینه — همواره پریدن هوائیم
بو الفتح قرار نیست ما را — آواره چه ابتر و فدائیم
از دشمن و دوست فارغانیم — ما را چه بقا که در فنائیم
هرگز بحساب در نگنجیم — گاهے بشمار در نه آئیم
رنجور و شیم و زار مانده — ما را چه دوا که عین دائیم
اے فضل خدا تو رحمتے کن — بر ما چه بلا که خود بلائیم

اے خواجه چه لازمی تو ما را
لا را هر چه پرسیم که لائیم

ن ۲ و ۳ از هر چه بپرسیم

ن ۳ باشدم آں روزگارم

هر آں روزے که در مستی گذارم — مبارک باشد آں روزے بکارم
غم فردا و دی از دل بدر شد — بنقد وقت خوش دل می سپارم
سر افرازم بهر جا تاج دارست — که خود آں بندگانش می شمارم
مرا دانی خدا دولت چه دادست — ز زخم روزه هر روزے فگارم
زهے دولت زهے عزت که حق داد — فتاده بر در او خوار و زارم
مرا مستی و ذوق افزود امروز — مرا گفته است فلانے شرمسارم
ندارم من از و خواهش دگر چیز — تمنا هست بوسے با کنارم

گرفته میروم پس کو سرسینے ضرورت گشته هر سو نگسارم
زہے وقتے برانم من بباز آ بدستے جام و دستے زلف یارم
چو دیدم ابروانش عین قبله بسمت او نمازے میگذارم
چو من دیگر نیابی عشق بازے که من در عشقبازی مرد کارم

دریں میداں محمد راست جولاں
که شهبازے و پیکے شہسوارم

وصف لب او دگر چه گوئیم من عاشق مبتلاے اویم
گردم چو ہبا ز ناز دا از سر گر من دل و تن بے بشویم
معشوقه ہمه شب است با من در بادیۂ حرم چه پوئیم
فردا که شود نشور مردم من قالب خویش را بجویم
گر بوے ترا دراں نیابم منکر شده لعنتش بگویم
من عکس نیم که عین شخصم بیرون و درون کجات جویم
بر من چه نہی گرانی جور مسکینم و بیکسم فریدیم
باریک کمر کشاده سینه ای جعد دراز نیک خویم
در ره گذر تو ناک گردم در آتش و باد و آب رویم
ایں پیرہن وجود یکتاست صد پاره شده است ایں دو تویم
من آبم و تو مداں سبوے دریا ام تو مداں که جویم
قدت که بلند راست سرو است ز اندیشۂ آں نشست سر فرویم

قرار

بوالفتح خلاص رہنموں نیست
در بند فتاده چه گویم

آں شد که قبا به بست محکم بس کژ کلهاں شدند درہم

شکالہ و دلفریب و خوش خو | میخوارہ و خوش مزاج بے غم
صبحے کہ جبین او بہ بینی | آں روز تو روشن است و خرم
لعل لب او چو برگ تنبول | دندانش چو لولوئے منظم
رفتارش سرو دیدہ استاد | طوطی شدہ پیش نطقش ابکم
عالم ہمہ مبتلائے خوبانست | بیچارہ و کمترین من ہم
بر ریش دل من از لب تو | یک بوسہ بہ از ہزار مرہم
ہم عشق بتاں و پارسائی | ہر دو نشوند جمع با ہم
بوالفتح بگوے ہیچ نے راست | بر خواں تو حدیث زید اسلم

مارا تو ز عاشقی مکن عیب
کایں کار محمد است و آدم

دلے دارم شکستہ زار مغموم | تنے دارم قوی رنجور و محموم
رفیقاں دوستاں یار او داعی | کہ رحلت عنقریب است گشتہ معموم
بدرد عشقبازی گر بمیرم | بحسن العاقبت شد کار مختوم
مرا با تو بسے افتادہ است خوباں | تو راہ خویش گیر اے شیخ مخدوم
نہ بیند کہ ہر کہ روئے خوب امروز | شود فردا ز حور العین محروم
لباں چوں حلقۂ پرکار گشتہ | کشیدہ درمیانش خط موہوم
ازیں یک دو نمودن ایہا الشیخ | بشد اسرار از تو سین بفہوم

اگر ہست نیست الا عشق بازی
دگر جملہ ابوالفتح اند معدوم

شراب بیخودی درکار کردیم | ہمہ عالم فدائے یار کردیم
ز توبہ توبہا کردیم بسیار | ز وقت ورد استغفار کردیم

ن۳ رفتار تو دبر سرو انسار

ن۳ معلوم

ن۲ بحسن عاقبت

مے صافی ندارم تا کنم غسل — تیمم بر در خمار کردیم
ز آب دیدگاں کردیم وضوے — نمازے جانب آں یار کردیم
بسے بر زاہداں سخرے نمودیم — کرامتہائے شاں را خوار کردیم
بکنج زہد خود ایشاں چہ دیدند — کہ ما رسوا بہر بازار کردیم
بزہد و پارسائی شہرہ بودیم — کنوں بیزاری و انکار کردیم
خمار از روے خوباں برگرفتیم — کشادہ پردۂ اسرار کردیم
صباحے بر در خمار شستیم — دو سہ جامے ازاں در کار کردیم
کلہ را بر سبوے مے نہادیم — بجاے سبحہ ہم زنار کردیم

محمد رخت ہستی را بہ بستیم
براق نیستی را بار کردیم

شراب عشق در پیمانہ کردیم — سپہر درد را افسانہ کردیم
کنیم آہنگ سادہ نغمۂ را — سرود خوش نوا فرغانہ کردیم
اگر بر شمع رخ پروانہ واریم — ضرورت ہر او پروانہ کردیم
ز لعلش جرعۂ گر دست افتد — مجاور بر در میخانہ کردیم
سر سوداے سر ساماں نداریم — سر زلف بتاں را شانہ کردیم
کہ تا گردیم قوت مرغ عشقش — بصحن دل فتادہ دانہ کردیم
کہ ما با آشنائی یار کردیم — ز خویشاں وز خود بیگانہ کردیم
چو ما اندر صف مرداں ستادیم — ضرورت باشدی مردانہ کردیم
چو می بازیم نرد عشقبازی — دغا را مہرۂ سر خانہ کردیم
اسیر جعد خوباں گشتۂ تو — کہ افتد در گلو دیوانہ کردیم

محمد عشق را آنجا رسانیم

بجز غم دل ۳

که در اقلیمها فرزانه گردیم

من عاشق جوانے مغ زاده شد ستم | اکنوں نماند چاره الا که مے پرستم
از هر کجا که باشد مے را بکار دارم | گه طاقیه فروشم و خرقه گرو فرستم

ن باشم

آئین عشق بازی جز اتفاق نبود | دینے که یار دارد من هم بر آنش هستم
گر یار زهد ورزد من شیخ خانقاهم | ور شسته مے فروشد آں سو سبو کشستم
رویش چو آفتابے دیدم پگاه صبحے | اکنوں شده فریضه تا مهر را پرستم
بر پشت خنگ باده در کش است ساده | شرم از کسے ندارم دیوانه خود ستم

گفتند ای محمد یار تو بیوفا هست
گفتم چنانکه هست او من مبتلاش هستم

سمیر درد و غم را ما بجوئیم | حدیث درد دل با وے بگوئیم
مگر که درد ما درماں پذیرد | مگر که حرف غم از دل بشوئیم
کمیں آمد اگر چه پیش جستیم | پس افتادیم اگر چه پیش پوئیم
چه پندم میدهید اے نیک خواهاں | که ما خود عاشق هر خوب روئیم
نظر دادند تا ما خوب بینیم | زباں دادند تا ما حق بگوئیم
چه کار آید مرا حور بهشتی | که در حسن بتاں مانده فروئیم
مرا دیوانه می خوانند خلقے | کنوں از خویشتن دستے بشوئیم

ن عاشقی یا آنکه

محمد عاشق است یا آنکه معشوق
بماندم اندریں حیرت چه گوئیم

زہے عزت که پیش یار میرم | بلے افتاده خوار و زار میرم
خیال دیگرے گر خاطر آید | ز شرع احمدی بیزار میرم
اگر گلزار گردم بر هنه پا | ضرورت هم بزخم خار میرم

اگر زخمے زند زاں غمزہ آں ترک	شہیدم گر بداں افگار میرم
کسے میر د دریں عالم بیک بار	منم کز غمزہ ات صد بار میرم
بقائے عمر بادت حبا ودانی	مرا بگذار بر در خوار میرم
خلاصی از غم و اندوہ یابم	اگر بخشد مرا مردار میرم
مگر آزاد گردم از دو عالم	اگر در بند زلف یار میرم

نہاد اصل ایماں بر دو نکتہ است

محمد ہمبر آں اقرار میرم

من آں مستم کہ با ناز و نیازم	من آں رندم کہ در صوم و نمازم
نہ آنکہ سید الفقہا ست نامم	ہمارہ در توصل در گداز م
شراب من نہ از انگور و شکر	مرا معشوق نہ لیلی ایازم
مرا یک کودکے شوخے است معشوق	نہ او جن و بشر زیں خفیہ رازم
ہمارہ میکند دعوی خدائی	ہمی گوید ز ہر کس بے نیازم
محمد احسن الصورت بخواند	منم ہر ابن عمراں سر فرازم
بشوخی گر زیم سر بر آید	فرو افگند یش بر دل بسازم
چہ باشد لیلی و مجنوں کدام است	نہ من محمود نے ترک ایازم
نہ آنکہ ابروے من قبلہ ہست	ز بہر ماست ہر صوم و نمازم
بدو زخ من فرستم خود بہ بخشم	بسوز ہجر وصلت می نوازم
نہ کہ ملاح دریا ئیست با من	نہ آنکہ بحر و برم نہ جہازم
مرا خود بر سر کوہ سراندیل	امانی بادشاہی در حجازم
مرا تحقیق شد عالم حقیقت	ہمیں معنی در آں صورت مجازم
منم آں گلبنے خوشبوے بے خار	من آں سروم کہ بر گل سر فرازم

بحر ہزج ۳

بحر ہزج ۳ مسکذارم نخ

محمد بس کند گفتار کردار
نہادم بر لبِ تیغش گازم

زمانے گرازیں ہستی برآئیم — جمالِ قدس را در خود نمائیم
دمے بر صدرِ عرشِ دل نشینیم — ورائے قدس قدوسی برآئیم
برہنہ از لباسِ حق گردیم — ردائے کبریا از بر کشائیم
پیاپے جامِ جاں پر در بنوشیم — سرودِ خود شناسی را سرائیم
ہماں ناقہ کہ ہیچو نسیم در جیب — ہماں کس را کہ ہیچ خواہیم مائیم
بہ نقدِ وقت خود سازیم امروز — برائے وعدۂ فردا چہ پائیم
محمد با حقیقت آگہی شد — سرابے داں کہ از عکسِ ہوائیم
اگر ہستیم مثلِ ژالہ ہستیم — اگر اندر گدازیم آب و مائیم
ہمہ روز و ہمہ شب نیست کارے — مگر خود را بمدحِ خود ستائیم

نباشد با کسے مانند ما را
نمیدانی گرائیم و چہ مائیم

دل از من برد یار من چہ کنم — جاںؔ بجاں رفت و خشک تن چہ کنم
من نخواہم کہ دل دہم بہ کسے — گر بیارستم بہ برد من چہ کنم
پیش کہ نالم و کنم فریاد — دل من برد او بفن چہ کنم
ہر کجا عشق رفت کرد خراب — در دلم میکند وطن چہ کنم
چونکہ از من نماند با من ہیچ — بازدوی ما و من چہ کنم
بے یکے سرو قد و لالہ عذار — گشت گلزار در چمن چہ کنم

مہ و خورشید و مشتری زہرہ
نام آں کوکبِ یمن چہ کنم

جاںؔ بجاں رفت
خشک تن چہ کنم
ع
کو باختیار برد

من امشب در کنار او غنودم　　ز فرق و تا قدم محظوظ بودم

دو سه بوسه سباک باگاز کے زدم　　بسینه سینه را هم سخت سودم

مرا از خشم او میداد دشنام　　من از بس لذت او را می ستودم

زہے ذوقے که آن دشنام او راست　　که گوئی نغمهٔ زهره شنودم

سری و سروری گشته مسلم　　که سر را بر در آں یار سودم

صباحے مطلعے میموں بر آمد　　مثال الله آمد در شهودم

ز احسن صورت و از امرد شاب　　محمد نیست الا یک وجودم

دو بیند گر محمد احمدی نیست

مغے ترسا بود یا خود جهودم

دل را بدرد و سوز بغم ما سپرده ایم　　گوے فراق عشق ازیں صحن برده ایم

از رفته توبها ست و از آینده احتراز　　از خوب احترازے و توبه نه کرده ایم

جز نقش خط یار که حرف یگانگی است　　از تختهٔ وجود سراسر سترده ایم

تا شربت بلا و محن را چشیده ایم　　با صاف و درد ساخته ممزوج خورده ایم

از غلطش و چشم تو بیمار گشته ایم　　وز غمزه هاے نرگس مست تو مرده ایم

گر ترک غمزه نهب کند شهر اهل دل　　ما خویش را یکے هم از ایشاں شمرده ایم

بو الفتح زلف اوست چو مارے سیه دراز

از جان و دل بگردش او گرد کرده ایم

شرابے ده مرا یارا که از وے بے خویشتن گردم　　مزید عشق من باشد بیفزاید غم و دردم

ز مے مستی است مقصودم که ز و صافی است یکسانم　　نماندست گر صفا بارے بده بکید و قدح دُردم

نه بودم زاهدے صالح بکنج خلوت آسوده　　نمازے بود تسبیحے نه بوده جز همیں کردم

خدارا سالها باشد بصدقِ دل پرستیدم　　قبول طاعت ایں آمد بعشق درد و غم خوردم

حدیقه بیشتر باشد مرا هم کشت زارے هست | بجز مهر گیاهے دل نمی روید درین گردم

بسویم گر زنی تیرے کنم سینه سپر گو زن | کشاده تیز تر بینم درین حرص و هوس مردم

لب لعلت جوانمردے کز مستی همی بازد | ترا چشم است خونخواره بجان و دل بیازردم

ابوالفتحا بده جانرا به پیش در نهاده سر | توانگه مرد میدانی ز میدان گوے من بردم

نود ساله شدم اکنون تو گوئی شهر ده ساله | چنان در عشق چالاکم تو گوئی کودکے خوردم

بگنج خانه خوش بودم کجا جعد ترا دیدم | پریشان گشت حال من بغارت رفت آن وردم

بگلزاران نظر کردم ندیدم چون تو سروے را
نبوده همچنین هرگز شگفته شد دل دردم

بیا تا یکدگر آسوده باشیم | ز بود خویشتن نابوده باشیم

زہے عز و زہے فخر و زہے جاه | که جبهه بر در او سوده باشیم

اگر بازیم جان را بهر جانان | چه کم آید بلے افزوده باشیم

صفائی صفوتی را در نه بینم | بهستی خویش اگر آلوده باشیم

چو خسرو گر لب شیرین ببوسیم | نبات وصل را پالوده باشیم

بر ۳۰۲

محمد چون رهیم از درد و اندوه
مگر از بود خود نابوده باشیم

من عشق ترا بجان گزیرم | من درد ترا بدل پذیرم

جز نام تو نیست بر زبانم | جز یاد تو نیست در ضمیرم

گر زیم ز بهر یار زیم | ور میرم بهر یار میرم

آن را که توئی همه جهانست | در هر دو جهان من آن امیرم

بر خاک درت چو خوار افتم | بیدل بکه نشسته بر سریرم

میدان که

من عاشق دردمند مستم

جز در رو ترا دو انگیم

بیا تا یکد گر شطرنج بازیم دغا را پیشه هر مهره سازیم
رخ آن شهسوار خود بہ بینیم بساط بیش و کم ناخود فرازیم
اگر ماندہ کسے اینجا پیادہ بفرزیں بند او را ما نوازیم
گرو کان خبر سر خود ر اند اریم بسیم و نقرہ و زر ما ننازیم
اگر یک بوسہ یا بم اجازت ز بے باکی لبش را ہم گدازیم
دلم را قبلہ ابروے تو پیوست اگر چہ سمت کعبہ در نمازیم
ہمارہ غرقہ بحر خدائیم درآں دریا چو سر راہ گدازیم
اگر نیکیم و یا زشت و بدستیم بجز یکذات را در احترازیم
اگر چہ بے ادب و اریم و بے باک حقیقت را نمودہ در مجازیم

دو سہ روزے کہ ماند از عمر باقی
محمد با لحقیقت عشق بازیم

گر ازاں یار ما کرانہ کنیم مردن خویش را بہانہ کنیم
قدم عشق را بسر ببریم نغمہ سوز را ترانہ کنیم
مے مستی و ذوق بر نوشیم لعل میگونش را چمانہ کنیم
حالت عشق را حکایت نیست حاش للہ کز اں فسانہ کنیم

گر پس جعد آں سرے گیریم
لاجرم دست شاخ شانہ کنیم

بیا تا یکد گر عیشے برانیم وجود خود ز ریم غم فشانیم
گہے عاشق گہے معشوق باشیم بنقد وقت یکدم خوش برانیم
بوقت خویش خوش باشیم امروز غم فردا و دی در گوشہ شانیم

راسن فرازیم
ن باخود

در آں شورہ چو
در یا مبکدازیم

سوز

لاجرم زلف
شاخ شانہ کنیم

غنیمت دار امروز اے برادر | که ما مانیم فردا تا نمانیم
نمانده با کسے صلحے و جنگے | که با هر دوست و دشمن دوستانیم
همه را دست مال و پایمالیم | مداں که سرورے و سرورانیم
محمد مرشدی تو ماش لله | که ما گاواں وحشی را شبانیم
مثال سرو سر را کم فرازیم | نه که با خار همچوں گلبنانیم
اگر از در براند یار ما را | نهاده سر براں در آستانیم
مصلا بر کتف تسبیح بر دست | چه می بینی مغاں را پاسبانیم
نشان عاشقاں را می شناسیم | ز آه سرد و روے زرد دانیم
بحمد الله چنانستیم یارا | که نشناسی کییم و از کیانیم
لب میگونش را یکدم بنوشیم | مگر که جاوداں سرمست مانیم
کجا دیدیم شکل جعد او را | پریشاں گشته دور از خانمانیم
ابو الفتح محمد صدر دین کو | که ما سقف بلا را نردبانیم
سرین و جعد او را تا بدیدیم | سر و سینه گرفته پس گرانیم
حدیث بحر را از غرقه پرسند | مپرس از ما که ما دور از کرانیم

فنائے ما بجز صوری نباشد
بسر نور مطلق جاودانیم

بدانکه سروراں را سرورانیم

نخے

مرا در دل نمی آید رود از سینه درد و غم | مرا از جاں نمی خیزد که تیغم نے کم و دم
که قند بے کم و بے هم دم

دلم با خود همی گوید تعالی الله محالست این | که فارغ از غم و اندوه گردم اندریں عالم
ولیکن آں قدر باشد که گرد رساں شود دردم | بنقد وقت خوش باشم بوسے و گمانے هم
ز آه سرد و صدر گرم شد معلوم من هر دم | نشان عشق باز انست لبها خشک و چشمے نم
عروس عشق بیتابانه نقاب از روے بردارد | اگر از پرده هستی بروں آئی تو هم یکدم
حسن

نه من تنها شدم عاشق بروے گندمی روی — که این رسمیست معهودے هم از حوا و از آدم

مرا دردیست درمان نے مرا رنجے است دارونے — که ریشه پخته شد در دل ندارد هیچ آن مرهم

منم تنها و رنجوری مرا از دوستان دوری — ندارم مونسے همدم ندارم دوستے محرم

محمد چند غم نوشی و تلکے درد آشامی

برد یکباره زین عالم نشین آزاده و خرم

شراب لعل او کرده خرابم — شکال جعد او برده ز تابم

سوال بوسه کردم ز لعلش — بزد دوشے و خوش گفته جوابم

قفائے زد من از روے پس بدیدم — بخشم از من شد و کرده عتابم

زبان خویش کرد او در دهانم — بجوشیدم چو شیرین شد لعابم

دهان اوست گوی پر ز شکر — لعاب او شده صرف گلابم

محمد تا که در صدرِ حیات است — کشاده بین ازین اسرار بابم

بگو رمن اگر وقتے بیائی

بسے اسرار ممزوج است ترابم

شبے خفته جمال یار دیدم — دو چشم بخت را بیدار دیدم

کنار و بوسه هم بود آرے — دگر اسرار در استار دیدم

نه من بودم نه او هر دو یکے بود — یکے اندر یکے در کار دیدم

کمند جعد او سر حلقهٔ عشق — گرفتاران دران بسیار دیدم

شبے گر جعد او افتاد بر دست — دران شب قدر بس انوار دیدم

حقیقت ظاهری پیداست روشن — شریعت را من از اسرار دیدم

صباح الخیر ماه من بر آمد — رواج عید در افطار دیدم

توجه بندگی را می بجا آر — که این ره سیرت احرار دیدم

ن
قفای زد و من
از پس بدیدم

شقوق عشقبازی در عمل شد برنگ زعفران رخسار دیدم
محمد تحفۂ بنگر کہ یک رنگ
درخت و شاخ و خار و بار دیدم

ردیف نون

از چشمۂ لاہوتیم ہر سو رواں نہرے بہ بیں
واز قطرۂ ناسوتیم در ہر طرف بحرے بہ بیں

دختر چو مادر شد مرا من مادر خود را پدر
او زا داز خود ایں پسر در ہر سرے سرے بہ بیں

در دیدۂ انسان ما صورت نہ بندد دیگرے
در عکس عین شخص ما در نور ما نورے بہ بیں

خورشید ہر روز ینہ را ہر روز دیگر مطلعے
ایں ماہتاب ہر شبے در ہر مہے بدرے بہ بیں یکشب

از غایت قرب اے پسر از ما بماندی دور تر
ما ئیم ما ہم یکدگر نزدیک را دورے بہ بیں

معشوقۂ پارینہ را امسال دیدم تازہ تر
در شکل ہر کبری من است معصود صغرائے بہ بیں

اے منکر محشر بیا بیہودہ اینجا از خا
رفتی زمانے باز آ بر نشور انشرے بہ بیں بیہودہ در از اینجا نما

طاؤس باغ حضرتم بر صورت زاغے مگر
سیمرغ قاف قدرتم بر شکل عصفورے بہ بیں

اینجا محمد احمد است با مرتضیٰ ہمدم قدم
لا بد ازل عین ابد اولیٰ بشد اخری بہ بیں

آفتاب حسن روئے ماہ من
بادشاہ خوبرویاں شاہ من

ہر کسے را ملک و مال و سروری
خاکپایش تاج و عزو جارہ من

ہر کسے دار درسے و رہبرے
سجدۂ من پیش بت ہمراہ من

تو بخواب غفلت و مست خوشی
نیست آگاہ از بکا و آہ من

چاہ بابل بہر ہر سحر متین است
کو زنخداں تو بابل چاہ من

حبدا و افسانۂ میگفت شب
کاے پریشاں کردہ گمراہ من

چونکہ با این ہمہ آشفتگی — خوش چنانکہ دارم اللہ من
نیست جائے سرکشی با زلف یار — بے نیاز است این در درگاہ من
عشق را شاہ و گدا منظور نیست
بے رضا آنجا رسد اکراہ من

لب بر لب من نہ آزموں کن — بے بادہ خراب و مست گوں کن
یک بوسہ بدہ ہزار بریاں — یک غمزہ بزن ہزار خوں کن
یک چشمک تو دو شیوہ بازد — گہ معجزہ نام و گہ فسوں کن
گر افتد اتفاق وصلت — دلالہ رقیب را بروں کن
بس سینہ بسینہ ام ہمی سائے
اوہام دوئی ز دل بروں کن

ترا حسنے است از اندازہ بیروں — مرا اندوہ و غم ہر روز افزوں
ترا در دلبرے لیلی کنیزک — منم در عاشقی استاد مجنوں
بہ پیشت جملہ خوباں در سجود اند — عیاں دیدند دانم سر بے چوں
مثال تو میان خوبرویاں — صدف اندر میانش در مکنوں
ندیدہ چشم من روئے عنود — ندانم تا کدامی خواند افسوں
ز لعل او ہمہ عالم شدہ مست — سر زلفش جہاں را کردہ مفتوں
ہوائے بوسہ را از دل بدر کن — یقیں دیدم لبش موہوم و مظنون
لب لعلش تو گوئی ساقیے ہست — پیالہ پر دہد ہر دم بہر گوں
مبارک مطلعے میموں صباحے — کہ آید بار خوردہ مے و معجوں
بنہ سر در پریشانی محمد
کہ زلف او برآشفتہ است اکنوں

بہ پیشت جملہ خوباں سجود اند
میانش
شدہ عالم ہمہ مست

ـہ این غزل را حضرت بندہ نواز بروز جمعہ ہفدہم ذی قعدہ سنہ [illegible] رقم فرمودند

حدیث[۱] عشق را بوالفتح کم کن — اگر دستے دہد اینجا قدم کن
(ابوالفتح احدیث عشق کم کن)

ز لعل شکریں لطفے بفرما — بس آن جعد را گیر و ستم کن

تو وعدہ کشتنم کردی بلا زود — و لیکن ہم بدست خود کرم کن
(زدست)

بروں آتا وجود جملہ خوباں — بیک نظارہ در کتم عدم کن

اگر مانی بدیدی چہرۂ او — کنوں توبہ ز تصویر صنم کن

ہوائی محرمی یاری نداری — محمد مونس خود درد و غم کن
(طوطی)

ہوائے ابر باران است ابوالفتح — شرابے و کبابے را بہم کن

لب او ہم شراب و ہم کباب است — تو بوسہ گاز را یکبارہ ضم کن

نگنجد عشق در تحریر و تقریر
تو کلک قال و قیل از سر قلم کن

شیریں[۲] بخسرو آب دہ فرہاد را سنگسار کن — وصلت بخاصان بخش شد ما را خصوص افگار کن

خاطر پریشاں می شود جمع آیدم لطفے بکن — گیسوے پیچیدہ را بکشاے برہنجار کن

نشنیدۂ مار سیہ دعوی قتالی میکند — بنما سر گیسوے خود افسوں گری در کار کن

بر طور موسی بودہ ام بر کوہ لبناں شستہ ام — جنباں سر حلقین را پس ہر دو زیر بار کن

خود سرو لا آں پا کجا با تو برابر ایستد — گر گل بشوخی رخ کند او را آفریں خار کن

گر حسن با احساں بود پیرایۂ زیبا شود — از ما ہمہ جرم و خطا تو رحمتی ایثار کن

تا پرتو چہرہ بری بوالفتح را سایہ فگند
(بخن / فگن)
دیوانہ شواے ساحرا بت روم را احضار کن

گر خم خمار کشاید دہن — جملہ جہاں مست شود ہمچو من

گر بت من برقع ز رخ بر کشد — ہر طرفے گیرد شور و فتن

جرعۂ بے جرعہ چہ بادہ کشی — سنگ بکف گیر و سر خم شکن

[۱] سید اکبر حسینی این غزل را در جوامع الکلم در ملفوظ روز دوشنبہ نہم ذی الحجہ سنہ ۸۰۲ھ رقم فرمودند
[۲] در جوامع الکلم در ملفوظ روز پنجشنبہ بست و ہفتم ذی الحجہ سنہ ۸۰۲ھ داخل کردہ شدہ

بادہ رود ہر طرفے ہمچو جوے | باشد دراں جاے کشادہ دہن
خانہ چوں خانۂ خمار نیست | نغمہ درو رقص درو دف بزن
بوے کجا یابم و در گلبناں | سرو کجا جویم و اندر چمن
گوہر اگر خواہی در بحر جوئے | خوب کجا باشد اندر ختن
یار کجا جویم درو ہر نیست | راز کرا گویم تنہا چو من

پیش ابو الفتح محمد بگوے
بس کند از سوز زیادہ سخن

یک جرعۂ مے بجام ماکن | یکبار بسے بکام ماکن
ساقی قدحے بدستِ مادہ | یک چشمک زن مدام ماکن
گر برگذری ببام آں شاہ | اے باد یکے سلام ماکن
آہستہ ترے بگوش برخواں | گستاخی کن پیام ماکن
اے شاہ غیب یک کرشمہ | پس سرو جہاں بکام ماکن

دشنام دہی تو چاکرا نرا
مخصوص بدیں پیام ماکن

بنامم[۲]

جواں مست من دیوانۂ من | لب میگونِ او میخانۂ من
ہمہ شب شورشے زاں شمع رخسا | نگوید ہم فلاں پروانۂ من

سوز شے[۳]

پریشاں بر چہ گردم در چمن ہا | کہ سروے ہست اندر خانۂ من
اگرچہ زندہ مانم تا قیامت | نخواہد شد تمام افسانۂ من
اگر عشاق را پردہ نوازی | سرود نگرو نند فرغانۂ من

خوش نوا[۳]

مرا با عشق باشد آشنائی | کہ شد ہر آشنا بیگانۂ من

محمد شد بروں از ہستی خود

ے اس غزل در جوامع الکلم ملفوظ روز شنبہ بست و پنجم ماہ ربیع الاول ۸۰۳ھ درج شدہ است

ضرورت شد جہاں ویرانۂ من

اگر تو عاشقی عشقے بجوئی وصل بے ہجراں — بنقد وقت خوش باشی چہ باشد درد بخرد رنا
چنیں چشمے کہ من دیدم اگر ایں مردان بینند — چو من افتند سر غلطاں و سرمستان و بیہوشاں
بحمد اللہ چناں ستی کہ خلقے در ثنای تست — صباحت با ملاحت ہم ترا حسنے است با احساں
اگر با ماہ روئے تو شبے بغنودہ دانے — چہ باشد راحت وصلت چہ چیز است محنت حرماں

توی بحر صفا یار اترا خلق و کرم لیکن
شدم تا آشنائے تو شدم غرقاب اندوہاں

یا صاحب حسن لطف و احسان — حلوائے بس لطیف ہست آں
پیش رخ و زلف آں ستمگر — کفر است کدام و چیست ایماں
ای جان جہاں و جہان جانم — مارا نفسے ز ما تو بستاں
گر عمر است با بار انار — آں سرو توی دریں گلستاں
از چشم تو بادہ وام کردند — می غلطم ہر طرف چو مستاں
بر زلف تو تا زدیم دستے — گشتیم خراب و زار و ویراں

ہر جا کہ کُبے بلند دیدم
رفت است ہوائے کہ سریناں

جبیں بر پشت پائے یار سودن — سری و سروری باشد فزودن
ہمہ شب در خیال خال و زلفے — ندیدہ چشم من روے غنودن
بدیں حسنے کہ تو ہستی بدیں زیب — بدیں صورت توانی دل ربودن
چنانچہ از تو سزد دشنامہا گو — نباید از منت الا ستودن
اگر لطفے کند یک بوسہ بخشد — شود احسان ازاں یکبار سودن
بجز وہم و خیالے ہم دگر ہست — بقیں شد نیست جز گفت و شنودن

[margin notes: درد بہ / درماں / سرور است / رفتم ہوائے / نسخہ]

محمد بارک اللہ حبیبت بہتر
جبیں بر پشت پائے یار سودن

ذوق و طرب فزاید تازہ شود جہاں — از ترک غمزۂ تو اگر باشدے اماں
ابروے تو کمانے و مژگاں چو ناوکے — ترسم ز ناوکے کہ کشاید از اں کماں
می آیدم بوہم کز اں لعل می چکاں — یکبوسہ سوال کنم یابم از نشاں
اطلاق نام عشق روا نیست بر کسے — کہ از جور یار خویش کند نالہ و فغاں

بو الفتح را بگوے کہ شرمے کند ز خلق
کای پیر چشم باز بخوباں ببیں نہاں

بشرط دوستی کردم وفا من — کہ بر درد و بلا دادم رضا من
بتاں را سجدہ کن حاشا مدہ پشت — معاذ اللہ کہ دارم ایں روا من
مرا دشنام میگوئی خوشت باد — نخواہم گفتنت الا دعا من
مرا با زلف تو کارے دراز است — مداں کوتہ کنم دست از جفا من
بگرداں مہر و را ہر چونکہ خواہی — نخواہم کرد از دستش رہا من
بخواہد از تو ہر کس آرزوے — ندارم آرزوے جز لقا من
چرا فارغ نشینم بے غم از غم — کہ یار من ہمیشہ ہست با من
ز درد تو کہ ریشے پخت در دل — نخواہم از خدا ہرگز شفا من

بہر وجہے کہ دیدم اے محمد
ندیدم در جہاں الا خدا من

ساقی قدحے شراب پر کن — زیں روے خوشتے تو تازہ تر کن
چوں سستی بادہ را چشیدی — پر کردہ سبوے بادہ سر کن
ہر منکر عشق را کہ بینے — نامش تو ستور و گاو و خر کن

از غمزه اگر کشاده تیرے | چشم و دل خویش را سپر کن
ابروے بتے اگر بدیدی | از صحنه بگرد و قبله بر کن
معذور بدار گرچه پس رفت | بر جعد و سرین او نظر کن

بوالفتح بنوش باده خوش باش
از غیر خداوے حذر کن

منم آں رفته زخویشم اللبناں اللبناں | فارغ از مذہب و کیشم اللبناں اللبناں
نه مرا صبحے و شامے نه مرا صیدے و دامے | نه مرا پخته و خامے اللبناں اللبناں
نه مرا ماہے و جاہے نه مرا باغے و بہاہے | نه مرا سرو راہے اللبناں اللبناں
نه مرا ملکے و ملکے نه مرا بحرے و فلکے | نه مرا درے و کلکے اللبناں اللبناں
نه مرا فقرے و تیسے نه امیدے و نه بیمے | نه مرا پاره گلیمے اللبناں اللبناں
نه مرا چینه و دانه نه مرا شانے و خانه | نه مرا موسے و شانه اللبناں اللبناں
نه مرا دردے و درماں نه مرا سروے و ساماں | نه مرا کفر نه ایماں اللبناں اللبناں
نه مرا ننگے و نامے نه مرا صحنے و بامے | نه مرا خواجه نه غلامے اللبناں اللبناں
نه مرا شرمے و عارے نه مرا کارے و بارے | نه عزیزم و نه خوارے اللبناں اللبناں
نه مرا ریش و نه ابرو نه مرا سبلت و نے مو | نه مرا کجکلک خوشخو اللبناں اللبناں
نه مرا فردا و دینه نه مرا سنه و شبینه | نه مرا صلحے و کینه اللبناں اللبناں
نه مرا خرقه و گلینک نه مرا کاسه و صحنک | نه مرا آنک و تلنک اللبناں اللبناں
نه مرا فوطه و لنگے نه مرا نامے و بانگے | نه مرا کیسه و دانگے اللبناں اللبناں
نه از آدم و حوا نه من از پستی و بالا | نه من اینجا و نه آنجا اللبناں اللبناں
نه مرا صافی و دردے نه مرا سبزه و وردے | نه صلاحے و نه دردے اللبناں اللبناں
نه مرا گلشن و گلخن نه مرا دوست نه دشمن | نه من با تو نه تو با من اللبناں اللبناں

نہ منم عاشق صادق نہ منم فاسق ذایق | نہ منم زاہد فایق اللبنان اللبنان

نہ منم خواجۂ واثق نہ منم بندۂ رابق | نہ منم سابق و لاحق اللبنان اللبنان

نہ مرا بود و وجودے نہ مرا جود شہودے | نہ مرا نامے و دودے اللبنان اللبنان

نہ منم شیدانہ توئی سید و شیدانہ تو از مائی و بابا | نہ ابوالفتح نہ ابوالفتحا اللبنان اللبنان

زرقے نہ مرا ذوقے و دلقے نہ مرا خرقہ و خرقے | نہ مرا وصلے و فرقے اللبنان اللبنان

نہ منم شاہ و گدائے نہ مرا فکرے و رائے | نہ مرا ہوے و ہائے اللبنان اللبنان

نہ مرا قیلے و قالے نہ مرا وقتے و حالے

نہ مرا بال و بالے اللبنان اللبنان

ای جواں گر عشق بازی جود کن | شاہد بازار را خوشنود کن

بابش بر درش گر ایستادے بایدت | ہرچہ او پائش بود موجود کن

دل بیاز و جان بباز و دین بہا | پس ز سودائے محبت سود کن

صرفۂ جان میکنی در عشق اگر | نام خویش و ہم لقب مردود کن

بر خوری از عاشقی تو آنگہے | خویشتن را نیست کن نابود کن

خویشتن را ہمچو عود تر بسوز | تا شوی خوشبوے عین دود کن

از وصال او تو آنگہ بر خوری | ہرچہ یارت تو ترا فرمود کن

اے محمد نیست نابود ار شوی

شایدت پس نام خود محمود کن

آمد بدرت غریب و مسکین | بیچارۂ دردمند و غمگیں

باہیچ کسے ندارد الفتے | بنمود ز لطف یار تسکیں

ہر جا کہ رود کسے نہ پرسد | بر ہر کہ شود کنند نفریں

رخسارہ خراش ز آب دیدہ | در سینہ ز آتش رنجہا بیں

اورا نه حریف و یار محرم | اورا نه قرین و دوست همدین
گر تیغ به فرق او برانی | او گوید شاد باش و تحسین
اورا نه حسد نه حقد با کس | پاکست دلش ز آن و ازین
وامانده و بیدلیست بیکس | اورا تو مران بخشم چندین
سهل است شکسته را شکستن | بر مرده کنی چه تیغ رنگین
تو روشن ز آفتاب و ماهی | پروا چه کنی بسوی پروین
ای ارحم الراحمین چه دانی | آمد بدرت غریب و مسکین

کن رحمی که بر درت فتاده است
بوالفتح سگی است نیک گرگین

دیوانه و عاشق شدم بر لعل آن شیرین سخن | سازم فدا بر پای او از دل همی این جان و تن
گر بوسه بر لب زدم از بی رضائی خشم چیست | کینه بکش خشمی بکن یک بوسه را تو ده بزن
با سینه ام سینه بسا لب را بنه هم بر لبم | گر تو نیابی لذتی دشنام ده سیلی بزن
خوبان همه نجمی شمر تو در میان شان قمر | در مجمع یاران ما باشی تو شمع انجمن
از تو مرا روشن شده ای آفتاب مه جبین | کز تو همه نور و خوشی و نه مهر خیز د سوختن
من دی شرابی خورده ام مانده خمارش در سرم | گر بوسه بخشی مرا آسوده گردد جان و تن
هر جا که خوبی دیده ام کو کحل بیدادی کشد | در چشم مردم را کند او بیهش و بی خویشتن

بوالفتح عاشق کهنه نو نو گزیند مه رخی
هر دم ملامتها کشد از سر که باشد مرد و زن

شکایت یار هم بر یار گفتن | چه خوش باشد نه که بر بار گفتن
اگر یاری جفای کرد با تو | نمی شاید بر اغیار گفتن
شبی با ماه روی گر بخفتی | نباید قصه این کار گفتن

حدیث قصہ مستی و مستاں — حرامت باد بر ہشیار گفتن
اگر صوفی شدی شرمت نیاید — حساب تنکہ و دینار گفتن
گلہ از جام مے و از خمارش — ترا منع است بر خمار گفتن
ابوالفتح محمد را نشاید
سخن از وصل در بازار گفتن

آں جواں ہم جان و ہم جانان من — عشق او ہم درد ہم درمان من
ظلم بر خود میکند بر یار ہم — او نہ آن خود شود نے آن من
او میان گلبناں شگفتہ گل — او میان سرکشاں سلطان من
من دراں خلوت کہ با یار خودم — نیست روح القدس خود دربان من
من بروں از خویش بودم تا یکے — شد یکے اندر یکے اثنان من
گر عیاں را با بیان جمع آورم — منتے بر من نہد منان من
اے **ابوالفتح محمد** باز آے
باز آمد نیست در امکان من

غمزہ بزن تو دل ببر منت بنہ بجان من — جان و جہانم آن تو درد و غمت از آن من
بوسہ اگر زدم چہ شد ناز و کرشمہ چیست ایں — لعل لبت ہمہ گمان ہست گمشدہ آن نشان من
ہر چہ کنی ترا سزد یفعل ما یشار توئی — قہر مکن کرم بکن زیبدت اے جوان من
کیست دلالہ و رقیب نیست دوئی چو در میاں — من تو تو من یکے عین تو شد عیان من
شخص تو در خیال من بود تو در نہاد من — نقش تو در ضمیر من نام تو بر زبان من
دیدہ شدہ بعینہ مردم چشم من توئی — نیست بجز تو دیگرے ہیچ بہ جسم و جان من
ہر کہ محمد احمد است و احمد را احد بخواں
آہ حجاب من شدہ میمے کہ درمیان من

ہرگہ

باشد کسے ز عشق مرا امید نشان   آنکو ز خویش بیخبر است باخبر ہماں

اطلاق نام عشق روا نیست بر کسے   کز جور یار خویش کند نالہ و فغاں

رفتم بگشت باغ کہ بینم مثال یار   سروے دگر کجاست چو کبک دری رواں

گویم بدید مرکہ لبش را خراب شد   ما را عجب کہ چونہ بدید است در کمان

مردم دریں ہوس کہ بمیرم بہ پیش تو   کارم بجاں رسیدہ و آخر شد توان

عاشق شکم پرست نباشد جوان من   روحانی نباشد محتاج آب و نان

چوں من خراب و نے از بجز عشق یار نیست
بوالفتح را مپرس بجز ایں دگر نشان

خوب رو یا تو کرشمہ ناز کن   عشقباز اعجز و زاری ساز کن

ساقیا یک جرعۂ در کام ریز   مطربا یک نغمۂ آغاز کن

سرو قدا باش با ہمت بلند   گلعذار اخار را انباز کن

شاہدا تو خود پرستی را بباش   غمزہ زن از سیم و زر اغماز کن

با سیم و زر انباز کن

گیرمے تو شیخ وقت و مرشدی   رل مع الاسلام کشتی باز کن

پیش کند وری بکش لقمہ بدہ   انگہے بر مردمان در باز کن

نقد را با نسیہ تو یک جا نبہ   می شود قصہ دراز ایجاز کن

بوسہ را گر او اشارت میکند   خویش را مستان بہ بازو ساز کن

نیست مقصودے و موجودے مگر   واحدٌ فی واحدٍ اعجاز کن

اے محبت پرستان کافر اند
حق پرستی را کیے ابراز کن

قد مر حسن را خراماں کن   درد و اندوہ را بدرماں مکن

جعد را شانہ زن فراہم آر   خاطر جمع را پریشان کن

آں سیہ زلف را زرخ برگیر — کفر ما را بدل بایمان کن
مشک دعوی طیب کرد دمے — جعد بکشا و بس پشیمان کن
بوسۂ التماس گر بکنم — کرم خویشتن و دچندان کن
گر تو داری بباغ دل گردی — گل وسیوہ بجیب و دامان کن
ای ابوالفتح سرّ باز بگو
زیرہ را ہم بسوے کرمان کن

جفائے یار را اے دل وفا داں — اگر دُردی دہد آں را صفا داں
اگر تیغے زند بر سر زبے لطف — اگر تو دم زنی جہل و خطا داں
اگر عاشق شود زاں لعل مستان — دراں حالت زند بوسہ روا داں
ز جور یار در دل گر خراشے است — تو در دریش را عین دوا داں
چہ پندم میدہی اے زاہد خشک — تو مارا بد بگو واں را دعا داں
محبت مایۂ رنج است و محنت
محمد حسن خوباں را بلا داں

ردیف واؤ

مرا یارے است در خاطر اگر گویم کدام است او — جہانے مبتلا گردد بلائے خاص و عام است او
زباد لعل میگونش جہانے مست می گردد — شگفت آید ہمہ کس را ندانم تا چہ جام است او
صبا از جیب و دامانش دہد بوئے بگلزاراں — صباح از تابش عارض نگہ کن مہر دام است او
پیالہ را مثل باشد دو چشم مست غلطانش — وزے مے پر بہ پیاید اگر ساقی مدام است او
زرخسار و جبین او ہزاراں مہر می تابد
قد و بالاش اگر بینی ہمی سرو تمام است او

مرا افتاده است باآں دو گیسو نہادم دین و دنیا را بیک سو
شدم از قبلۂ اسلام بیزار چو دیدم عین محراب است ابرو
اگر عاشق شدی جور و جفا کش نہ آنکہ نیکوئی باشند بد خو
مرا در دل نباشد ہیچ شخصے درآں محضر کہ نیست الا کہ یا ہو
اگر یک بوسہ خواہم سبک تن نہ بخشد آں مکار شوخ بے رو
اگر بر بوئے عاشق شد ستی بکن از خویش و از بیگانہ یک سو
ندیدہ دیدہ ام روے غنودن مگرآں چشم فتنہ کرد جادو
میان چشم و دل میرفت گفتے کہ عاشق من منم یا آنکہ تو تو

ابوالفتح از رہ انصاف گفتہ است
محمد راست میگوید کہ ہر دو

آں یاری یار و محرمی کو از صدق و صفا و مردمی کو
آں طیب و طرب نگار دربر آں مشرب و عیش و خرمی کو
مے خوردن دمبدم پیاپے آں مستی و ذوق و خرمی کو
آں وقت جماع خوبرویاں آں مجمع عشق و ہمدمی کو
آں رقص و سرود و دف و دستک واں خندہ و بلائے بہ کمی کو
آں ساقی سادہ بادہ بخشا با ناز و کرشمہ مردمی کو
آں بوسہ واں کنار و آں گاز واں رنجش و صلح درہمی کو
یاراں کہ بیکدگر درافتند آں حال مستی و درہمی کو

بوالفتح بدرد و سوز مے بر
آں یاری یار محرمی کو

عشقبازی اگر ہبازی تو کار دنیا و دیں لبازی تو

نکنہ خو نیکواں
محضر کہ الا نیست یا ہو
خندہ و برادہ
آں حال ــ

در بدر دو غمت قرارے شد | خوش بزی مرد بے نیازی تو
نہ تو در خور نہ یار در بر تو | بر چہ زی و با چہ سازی تو
رخ آں شمع را کجا بینی | گرچہ چو موم می نمی گدازی تو
نیست در عشق گر کسے انباز | فرد باشی و سر فرازی تو
مردماں را کہ میکنی پامال | قد بلندی و مو درازی تو
صوفی با صفا و صافی باش | چند برزہ بد خویش نازی تو
گر خدا را بحق شناش شدی | بر چہ ہر جا نیے گدازی تو

ای ابوالفتح خوار و زار بزی
با بدت ہر نفس گدازی تو

می بینی آنجواں خوش خو | آں قد بلند دراز گیسو
آں ماہ جبین زہرہ رخسار | با ہیچ کیے نکرد یک سو
با جملہ جہاں نفاق بازد | گوید تو منی و من ہمیں تو
چوں نیک نگہ کنی بدانی | اسرار کشیر آں دو ابرو
آں چشم کشادہ چشمکے زد | بر بست خیال سحر و جادو
آں جعد نگر کہ مار خانہ است | واں پنجۂ کفر راست بازو
آں لعل شکر کہ خوں بنوشد | واں خال کہ کافر است ہندو

بو الفتح مدارا استوارش
آں ظالم کافر است بدخو

گرچہ پیری و یا جوانی تو | عشق را بازتا توانی تو
عشق را پیشوائے خویش بساز | کم نگردی و کم نمانی تو
لعل میگوئش راکہ بوسہ زنی | وانکہ در وہم و در گمانی تو

حضرت خواجہ ایں غزل را روز یکشنبہ بست و ششم ذیقعدہ سنہ ۸۲۲ مرقوم فرمودند

عشق را نقد وقت خود می ساز — باش باقی بدار فانی تو
گر خیال لبش بدل داری — روز و شب مست و شادمانی تو
گر شوی دُرد نوش و غم آشام — ایمنی خفته در امانی تو
وانمی لحظه بخششش شد
ای محمد چه ناتوانی تو

ردیف ھا

یارا جمال شمع رخے را تو دیده — پروانه وار گرد چراغے پریده
خامی تو ہیچ دود چراغے نخورده — خوردی تو گرم و سرد جہاں را ندیده
ذوق خمار و راحت مستی گرفته — گاہے بناز آں لب میگوں مکیده
با شرط عشق را بکسے باختی گہے — ذوق وصال و درد فراقے چشیده
وقتے بپائے تو شکسته است خار ہجر — گاہے بوصل آں تن گلگوں رسیده
معشوقهٔ تو گاه بخشم از تو رفته است — وانگه بصلح آمده در بر کشیده
بوالفتح راستی که جہاں را ندیده
نی راحتے چشیدی و نے غم کشیده

منم در عشق بازی پیر گشته — ولایت درد و غم را میر گشته
نہم در سر پریشانی ضرورت — که زلفت پاکشاں زنجیر گشته
مگر جعدش بپیچد در گلویم — شدم دیوانه و تزویر گشته
وضوے عشق را بر قول عشاق — ز خون دیدگاں تقدیر گشته
جوانی عشق در پیری فراغت — تو گوئی مشک بوده شیر گشته
مرا عمرے است در خوباں گذشته — بتقویٰ و عبادت دیر گشته

بقیہ

ـه حضرت خواجہ بنده نواز ایں غزل را روز جمعه سوم شوال ۸۲۰ھ رقم فرمودند۔

نگردارند خوبان استوارم
شود وصلے بدین تدبیر گشته

کدام آن دل که دلبر بر گرفته ۔ کدام آن سر که آن سر در گرفته
خوش آن عاشق که با معشوق پیوست ۔ پس آنگه عشق را از سر گرفته
نہے دردے که درمانش تو باشی ۔ نہے یارے که کارے بر گرفته
چه کار آید نبات و انگبینش ۔ کسے کز لعل تو شکر گرفته
ترا ناز و کرشمه شد زیادت ۔ نہال عشق ما ہم بر گرفته

ببازی گفت ریزم خون او را
محمد این نکو اختر گرفته

آن ساده که ہست خواجه زاده ۔ دین و دل من بباد داده
او را ہمه روز نیست کارے ۔ جز گشتن باغ و نوش باده
آن مغبچه را ہر آنکه دیده ۔ زنار به بسته بر کشاده
این دولت ہم شود میسر ۔ من گردم خاک در فتاده
گر عاشق پارسا است زاہد ۔ او منحرف از طریق جاده
بوالفتح اگر تو عشقبازی ۔ بر بند گلوے خود قلاده
وانگاه بدست یار بسپار ۔ ہر سو که برد برد کشاده

در کعبه و در کلیسیا ہم
اخلاص و ورع بباد داده

عمر را کرده اندازه ۔ نیست از وے گذشت اندازه
عمر را بر مثال حصنے دان ۔ لیکن آن حصن را نیست در وازه
ای جوان این گمان مبر در خود ۔ ہر دلم این درخت میشود تازه

این غزل در جوامع الکلم در ملفوظ روز پنجشنبه بستم ذی الحجه سنه ۸۰۲ مرقوم شد

بلکه هر روز در زوال زوال　　　لیک رفته است قسمت اندازه

ای محمد نمود است روی

در نمود بازخواست آوازه

تو کرده زلف را شانه جهانی گشته دیوانه　　　بروی همچو شمع تو دل من او پروانه

نه چون تو دلبری باشد نه چون من عاشقی آید　　　درد [illegible] من جفای تو شده بسته آوازه

رخ تو کعبهٔ جانم خم ابروی تو [illegible]　　　[illegible] تو یار او را [illegible] میخانه

چرا با دوستان خود بلطفی بیش می نازی　　　چرا از [illegible] خود [illegible]

الا ای یار سیمین تن وجود از [illegible] پوشی　　　دل [illegible] جان [illegible] آخر [illegible]

نهان شب میخوری و روز بر سجاده بنشینی　　　محمد شیخ تزویری نه [illegible] کار مردانه

نبرد عشق بازی شوبران نرد دغا خانه

تو خامی ای پسر حالی نخوردی پخته یکدانه

نقش نگار خاتم دل را نگینه　　　لعل لب و دهانش [illegible] را نگینه

هرچند مفلسم ز نقد وصال یار　　　از درد هجر هست [illegible] سینه دفینه

زیبد که سر فرود نیارد بسروران　　　آنکه ز بندگان تو باشد کمینه

از جور و از جفاش هر دم چه [illegible]　　　کز درد سوز او [illegible] خزینه

یعنی چنین بود که گهی آن نگار من　　　ناگاه اندر دم بدر آید کشتینه

چون آشنای عشق بغرقاب افگند　　　جز درد سوز رنج ندارد سفینه

آن آه سرد هر نفسی بر هوا رود　　　ترسم اگر بر آید از سوز سینه

لعلش اگر ز لطف مرا بوسه بداد　　　آن میر غمزه بر چشم است و کینه

بو الفتح وار باش بدنبال نقد وقت

فردا ز نار حسله [illegible] بانکار دینه

دیار

زلف تو کند ستم هماره — غمزه بکند جگر دو پاره

تنگ دهنت شکر فشاند — لعل تو کند شراب خواره

پستان ترا چنان مکیدم — گوئی نبات هست دو پاره

پس کوه سرین هر آنکه رفت است — می باید کرد سنگساره

آن ماه مرا بدست ناید — پیچیده بر من این ستاره

ای جعد دراز و خورد همت — لب لعل تنک مکن دوباره

آن منکر عشق را چه گوئی — گاو است و خر است و سنگ خاره

در عشق نه اگر تو میری — باری که بباش تک سواره

بین پیرهن وجود کردم — در عشق بتان هزار پاره

گر ممکن نیست وصل خوبان — می کن تو ز دور یک نظاره

گر دست نمی رسد بجعدش — دیوانه بباش سنگساره

بو الفتح اگر وصال جوئی — چاره نه بود ز مکر و چاره

گر عشق نبازی ای محمد
تو کیستی و چه و چکاره

جوان مست من سینه کشیده — خرامان میرود گفت آنکه دیده

جهانی زو شده دیوانه هر سو — چنین صورت خداوند آفریده

تمثل کرد او از نور قدوس — مجسم نیست این صورت گزیده

اگر سروی است مانده ایستاده — وگر باغیست بر مردم دمیده

وگر پری است حاشا ساق سیمین — وگر حوری است در دنیا رسیده

خیال جعد او مستانه دارد — زهی باده کزان گونه چکیده

وگر گلبن بود خاکی نیابند — ازین خاشاک و از خاری خلیده

من

چنیں صورت مسلمانان بدانید — نہ چشمے دیدہ نے گوشے شنیدہ
اگر ابروے او خود عین قبلہ است — جہانے ہر طرف سمتش خمیدہ
ملامت عشق با زاں رُو فشاید
محمد راست ایں وصفے حمیدہ

جان را بحق سپارم با سینۂ کشادہ — مست و خراب باشم در را بلب نہادہ
حمدے خدائے گویم شکرے بجائے آرم — شد عاقبت حمیدہ باب الکرم کشادہ
گر رحمتے بباید باشد نشستہ بر در — در مرد نیست ما را بارے بدر فتادہ
بر ہاں غریب گوید سخنے غریب و نازک — می تب توائے جوانمرد اینک منم نہادہ
جنت بکار ناید حور و قصور فرزن — یک غمزۂ بباید باغ و حریف سادہ
گیسو دراز را اگر کایں قصہ مختصر کن
می باش بر در او روز و شباں ستادہ

گر زیستن بباید باشم
سے تبیتو ...
حور و قصور
جز ایں

ردیف یا

بہار آمد بگلزاراں خرامے — بروے شاہد و ساقی سلامے
بروے باغ و صحرا خوش برآئیم — بیک دو رے دو سہ پُر خوردہ جامے
دمے یاران ہمدم را خبر کن — ببر بر مطرب و میگو پیامے
کنار و بوسہ گر شد میسر — مگو آنجا حلالے یا حرامے
اگر دستے نداد آں خواجہ زادہ — بیا پس رو بہ پیشش شو غلامے
ازاں تنگ دہن زاں لعل باریک — سخن کم کن نمی گنجد کلامے
اگر در دلبری تو چیرہ دستے — منم در عشق بازی خود تمامے
محمد در خرابات و خرابی

نکو کردی بر آوردی تو نامے

نوبت عاشقی است یک چندے — باز بندیم دل به دلبندے
یار مهمان رسد چه پیش آریم — جان و دل خود شد است اسپندے
بر زبان نیست جز که نام فلان — میچکد هر چه هست در آوندے
عاشقان بت پرست و بیدین اند — گمرهان را چه میدهی پندے
زاہدے دید روے بت رویان — فاسقے بت پرست شد رندے
باغبان قامتت اگر دیدے — بیخ و بنیاد سرو بر کندے

سرورے بودے اے محمد تو
زلفش ار در بلا نیفگندے

نے جاے تحمل است و زاری — گر یار نکرد با تو یاری
مطرب غزلے که دل نوازی — ساقی قدحے که غمگساری
اے نازک و آفریده از ناز — اے قطرہ ابر نوبہاری
اے سنگدل و شوخ بدعہد — این نیست طریق دوستداری
آخر کم از آنکه باز پرسی — اے سخت کمان چه ستیاری
رسمے است قدیم این بتان را — اے دل تو مگر خبر نداری

بوالفتح اگر تو عشق بازی
مسکینی و عاجزی و خواری

بحمد الله نگارینا چنان موزون و زیبائی — که ممکن نیست جانا نے راز تو یکدم شکیبائی
خطاب لا شریک لک سزاے کبریائی ہست — توئی پیرایهٔ خوبی ز تو زیباست زیبائی
خیانت دوست میدارم که محض دوستی گشتم — دل و جانم همه عشق است منم با عشق یکتائی
بگفت دیو مردم من زبت روان نظر دارم — منش لا حول میگویم که احمق تا از می خنائی

مرا در دل نمی آید رود از سینہ عشق تو | مرا از جان نمی خیزد کہ شینم بے تو ہر جائی
کشادہ راز میگویم مرا دل بستگی با تست | من ایں عقدِ دلِ خود را نمی خواہم کہ بکشائی
ترا آراستہ صانع چنانکہ بایدت ہستی | و بے افسوس می آید بسے خودکام و خود رائی

محمد آں جوانمرد است کہ در پیری نظر بازد
تعالی اللہ ابوالفتحا خدائی را تو می شائی

مسلم نیست عشق و پارسائی | محقق نیست صدق و خود نمائی
ترا با عاشقاں نسبت نباشد | کہ تا از خویشتن بیروں نیائی
زہے کم ہمت و رسوا کہ باشی | بگفت خویش گر خود را ستائی
الا اے دلبر چابک توانے | دہی ما را ز بند غم رہائی
محمد تا توئی در بند ہستی | میسر نیست کز غم ہا برائی
حدیث عشق در گفتار نا نیست | چہ بیہودہ تو چندیں ژاژ خائی

چنیں گوئی جہاں وہم و خیال است
خیال خوش خیالِ دلربائی

آسودہ دے ستودہ جانے | با یار نشستہ یک زمانے
وز خود قدمے زنند با خود | ملکے است و گرد گر جہانے
بردار ز رخ نقاب یکبار | از عالم عشق دہ نشانے
قدس
اغماز ز روے خوب حاشا | خود را تو ز خود مکن زمانے

از خال و لبش سخن محمد
گردآر مکن دگر زبانے

سر وصل ما نداری ز کجائی و چرائی | اینجا کہ نیست جائے آواز کہ شد رہائی
کرائی
مینازو می نمائی ہر لحظہ در فزونی | فریاد از تو ما را نظارہ می ربائی

گه نازبی نیازی

گہ ناز نے نیاز ے گاہے نیاز سازی | گاہے بخشم وجنگ گاہے بغمزہ آئی
چوں وقت کار آید گوید کہ حاش للہ | با تومرا چہ نسبت باما چہ آشنائی
من آں فلاں فلانم سلطان وقت خویشم | تو کیسی کرائی زین مفلسی گدائی
سیمرغ قاف قربم از آشیان قدیم | از لامکان نہ اسیم شخصیم ہر کجائی
ہر جاکہ یار جوئی آنجا حضور یابی | اما وصال با ما حاشاک ژاژخائی
بوالفتح را نگوئی تا پرسد از محمد | اورا جواب گوید فریاد ازین جدائی

گر این سخن نشنید در جان طالبانم
من از میان بخیزم ماندہ رہ خدائی

میانہ بخیزم

اے یار عزیز می توانی | مارا ز بلائے مار ہانی
یک بوسہ ز لعل خویش بخشی | منتا نہ کنی ز غم ستانی
حاشا کہ مرا بسر آید | بے یار عزیز زندگانی
گر بر دم کہ بخلوتے نیائی | بارے اورا زدر ہزانی
اے نازک و آفریدہ از ناز | اے مایہ عیش وشادمانی
بیش وبس تو گفت کس بذ | اشکم سبک وسرین گرانی
سرو ی و تو دے چو کبک رفتار | ماہی تو کہ مہر میفشانی
با قدِ بلند تو درازی | با سینہ کشادہ تنگ دہانی
تاریکی شب ز عکس زلفت | از خندہ تست صبح ثانی
آں یار مرا ست چشم سرمست | یا خواست ز خواب ناتوانی

از بوسہ شود لب تو احساس
بوالفتح بیقین است درگمانی

اے باد نوبہاری از راہ لطف یاری | در گوش بلبلاں گو از گل خبر چہ داری

کے بازمی بیاید آں فصل تازہ رنگے | کے در کنار شیند برما برسم یاری
کے بوے گلعذارے یابم زجیب ودامان | باجدا ونہ بیچم مانم زبیقراری
آں گل کہ دینہ گم شد امروز باز یابی | امروز مست گردی فرداشوی خماری
دی رفت باز ناید فردا کہ گفت آید | برنقد وقت سازی امروز در شماری
بے ازخیال وصلے حاشا کہ عشق باشد | بے برگ رنگ وبوے چو ست کہ خان بہاری

بوالفتح را فتوحے از غیب شد نصیبے
گر یار تیغ راند سرراتو بر نیاری

مگر اوخاستہ از قعر چاہے[1] | زدستت یار زد از سینہ آہے
مگر از آشیان جفت دوری | توی قمری کہ می نالی پگاہے
چو من می باش در داشام و خونخوار | کہ من ہم زیں نمد دارم کلاہے
ترا من دوست می دارم دگر ہیچ | نکردستم جزایں دیگر گناہے
چہ بدا فتد ترا ای شاہ خوباں | اگر باشد گدائے نیک خواہے
اگر خوانی وگر رانی تو دانی | ندارم من جزایں رہ ہیچ راہے
محمد جز درش دیگر درے نیست | ندارم من جز ایں دیگر پناہے

گر آواز عارسد
زدست در رسد
صد بلاے

روم اکنوں کجا آوارہ ایدل
بکردہ موسپید وروسیاہے

دلبرے[2] نیست چوں تو یک پسرے | بیدلے نیست ہمچو من دگرے
ہر کسے روے خوب دارد دوست | اہل دل را بود دگر نظرے
نقد ما را بدل بہ نسیہ مکن | درد نقد است وصل در خطرے
قصۂ عشق احسن القصص است | فہم ایں سر کے کند بشرے
مادرش را ہمی ازل نام است | مثل عیسی ندارد او پدرے

[1] بروز جمعہ بست ونہم ذی قعدہ سنہ [illegible] رقم فرمودند [2] ایں غزل را نیز بروز جمعہ بست ونہم ذیقعدہ سنہ [illegible] رقم فرمودند

عشق در اجتہاد نعمان نیست | شافعی را نشد از و خبرے
ماہ را قامتے بلندے نیست | سرو را نے برے است نے کمرے
سرو من ماہ رو بلند بر است | دلبرے نیست ہمچو او دگرے

ای محمد بسے عزیزی تو
دلبرے نیست چوں تو یک پسرے

دلم[1] را ابتلا شد با جوانے | ز غمزہ اش ندارد کس امانے
بیک چشمک بسازد شیوہ چندان | فرو بالا کند ہر دو جہانے
لب لعلش بہ بیں خوں نوش کردہ است | جگر خوار است ہر دم دلستانے
صدف را در شکم دو سلک لولو | لب و دندانش ہستند درفشانے
دلم از دست تنہائی بجاں شد | چگویم ملکہ افتادم بجانے
غیورم من و ہرجائی است یارم | کجا جویم ندارد او مکانے
ز چشم مست او غلطید خلقے | برآمد ہر طرف از وے فغانے

محمد پیر گشتی توبہ کن
نظر بازی ز فسق آرد نشانے

جان[2] و دل من پے جوانے | در ہر خم موے او جہانے
مقتول بسے و قاتلش کم | بر لعل لبش مرا گمانے
بر لعل لبت سیاہ خالے است | از موت و حیات من نشانے
برخور ز عمر نیک بختے | با یار عزیز یک زمانے
گر آیدت خلوتے میسر | با ذوق و فراغت امانے

بوالفتح مدام بادہ می نوش
گر ہستی پیر و یا جوانے

[1] در جوامع الکلم در ملفوظ روز شنبہ ۲۰ ذی قعدہ سنہ ۸۰۲ مندرج کردہ شد [2] بروز یکشنبہ غرہ ذی الحجہ سنہ ۸۰۲ رقم فرمودند۔

محمد[1] عشقبازے خوش خصالے | شب و روز آں خیال خد و خالے
غم فرزند و زن یکسو نہادہ | نماندہ در دلش میلے بمالے
اشارت بوسہ کردن چہ مقصود | معاذ اللہ خیالے ہست فالے
ہمہ شب یاد زلف ماہ روئے | بہر صبحے دو چشم بر جمالے
چنیں سروے بدیں حسن و نمک زیب | نباشد در گلستانے نہالے
لب او در خیال و وہم ما نیست | ولیکن نیست جائے قیل و قالے

محمد بوسہ زد آوازے خاست
نبودت در میان جز احتمالے

سر[2] تو را استناد بہتر چو تو رفتارے کنی | طوطیاں را بخموشی چو تو گفتارے کنی
ہر چہ بر ما میکنی میکن ہمہ مطلوب ماست | لیک ما را می نشاید کز[ن] دگر یارے کنی (بادگر)
یار گر فرمود لطفے بوسہ را گشتی مجاز | حفظ حرمت را نینک گازرے و آزارے کنی
ہر کہ در کوئے تو آید گاہ وے گہ بے ادب | حق او انصاف فرمودت سنگسارے کنی
عقد ملحی بر سر و بس دعوئے عشق ایاز | آہ محمود ایں بلا از عشق بیزارے کنی
اے ابو[ن] الفتح جوانمرد است با عز و جمال | سر نہد بر آستانت ور[ن] ترا خوارے کنی (بوالفتح آں جوانمرد)
جعد را غوش بر سر پی افگندہ اے خوش نگار | چند کس را پیسرد ایں کار و رکارے کنی (بیں بوالفتح آں جوانمرد است بر تو درا)
اے پسر لب را بپوش و برقعہ بر رو بکش | چند مرد زاہد را سر گشتہ میخوارے کنی
عشق آں صورت ندارد نقش آں فانی کند[ن] | عشق در ہر صورتے با فیض اظہارے کنی (سود)

اے محمد عشقبازی را یکے رمزے بگو
ماہ در خود ننگری بس عکس انوارے کنی

تو از[3] سر تا قدم حسنی و نازی | فریضہ گشت ما را عشق بازی
ہمہ عالم اسیر جعد تو گشت | ترا زیبد نگارا سرفرازی

[1] بروز پنجشنبہ پنجم ذی الحجہ ۸۰۲ھ در ملفوظ جوامع الکلم درج کردہ شد۔ [2] در ملفوظ روز یکشنبہ پنجم صفر ۸۰۳ھ در جوامع الکلم درج کردہ شد۔ [3] در جوامع الکلم در ملفوظ روز شنبہ بیست دوم ربیع الاول ۸۰۳ھ درج شدہ است

سران و سروران را بر درت سر ضرورت خاست از تو بے نیازی

ترا چوں تو نظیرے نیست دیگر سزد بر شکل خوبے خود بنازی

نباشد زیورے زیباترے یار برائے دلبرے از دل نوازی

محمد را نظر جز بر خدا نیست ندانی عشق بازی و حجازی

محمد را مدان محمود غزنی تو خود را ہم مپنداری ایازی

محمد را محبت فیض آنجاست تو از سر تا قدم حسنی و نازی

رسد بر مہ کنی کبر و کرشمہ سزد بر سرو بستانے گرازی

قمر بالاست بالائی ندارد
کجاست آن سرو را این کتازی

ترا حق داد روئے پر جمالے مرا بخشید عشق پر کمالے

ز حسن خویش انگہ برخوری تو کہ عشق من ز تو خواہد وصالے

بدیں حسن و نمک ناز و کرشمہ نباشد مرد را دیگر مثالے

ترا ناز و کرشمہ داد چندان کہ مارا برد از جائے بجائے

لبت باریک بس نازک تنک تر ندارد احتمال قیل و قالے

اگر کردے اشارت بوسہ لعلش یقین گشتے نماندے احتمالے

سوال بوسہ از لعل آن شاہ محالے ہست بل فرض محالے

(نخل و سرو و نیشکر ہم ب ۲ و ۳) درخت سرو و نخل و نیشکر ہم نباشد ہمچو بالایش مثالے

محمد در جبلت عشقباز است
نمی آید ازو دیگر خصالے

صباحے دلربائے مرحبائے مبارک مطلعے میموں لقائے

لب میگون او یارب چہ لعلے است کہ ہر دم میچکد از وے صفائے

۵ - در جوامع الکلم در ملفوظ روز شنبہ بست و پنجم ماہ ربیع الاول سنہ ۸۰۳ درج شدہ است

اگر تو پند گوئی نیک خواہی — مزید درد ما را کن صفائے
بخواں الحمد و بر دل زن بفرما — مبادا درد ایں دل را دوائے
ہمیشہ بودہ ام معشوق خوباں — کنوں عاشق شدم دیدم بلائے
ہمارہ نالہ از درد ہجراں — وصالش را نمی یابم بقائے
سرافرازم بصد ناز و کرشمہ — اگر دستے رسد ما را بپائے
بہ یکبوسہ دو صد جاں می فروشم — عزیزاں رایگان است بے بہائے

نمی خواہد خداوند محمد
کہ بیند عشق خود را انتہائے

من آں نہ ام کہ تو دیدی تواں نہ کہ تو بودی — مزید درد من کردی تو حسن خویش افزودی
نوید کشتنم کردی براں بشارت شادم — مگر مراد مزیدے برآمدست بزودی (گر مرادم بودے)
وے ز عادت بختم ز رسم کار تو دانی — بہر کہ وعدہ کردی تو روئے خلق نمودی (دامن نمودی)
گراں سرے نہ کردست ز آب چشم غرق — فرود آمد کشتی نوح بر کہ جودی
دراز باد عمر کش کہ بر د جانم از تن — دو گیسو کہ کشادی ز عقل و ہوش بربودی
نہفتہ عشق نبازم شوم فضیحت و رسوا — ز مشک بوئے نیابی مگر کہ نافہ کشودی

بوالفتح عاشق گشتی مدار باک ز دردم
بگیر ذوق محبت مباش آنچہ کہ بودی

بیا ساقی بدہ پر کردہ جامے — مگو زنہار حلے را حرامے
براتے ہمچوں برقے را مکن زیں — منہ بر سر قلادئے را لگامے (ن قلادے)
ندارم منزلے از خویشتن دور — بپائے خویش رانم یک دو گامے
بیک گامے گذارم ہستی جاں — بدیگر گام گوید حق سلامے
کجا جبرئیل تا سوزد ز نالش — کجا عرش است تا سازیم بامے

صباحے یا مسائے نیست با ما   نشاید صبح اینجا نیست شامے
نہ من زنار بے تسبیح سازم   نہ ام خواجہ نہ من ہستم غلامے
من اویم او من و لیکن بہ کونین   ہمیں مرغے است نے دانہ نہ دامے
محمد رفت از خود وہ دریغا
ازو باقی نہ ماندہ جز کہ نامے

جاناں تو بحسن خویش بخشائے   از جرم و گناہ ما تو باز آئے
یک بوسہ التماس آمد   یا دو شئے بزن و یا بفرمائے
اے ہر کہ نہ دید روئے خوبت   اے وائے بر و ہزار صد وائے
گر عشق بقہر خویش تابد   کس را نبود قرار بر جائے
بو الفتح بہر طرف چہ پوئی   ما ہر دو نفر شدیم یکپائے
اے سید پاک زادہ شہباز
زیں گفت و شنود خویش باز آئے

نہ نوشم جز شراب عشقبازی   نہ پوشم جز لباس کارسازی
نیارم سر فرو جز پیش سروے   نیاموزم ہنر جز ترکتازی
نخواہم کرد کسبے جز کہ دل را   نبازم بازی جز عشق بازی
چہ باشد حال کس مسکیں گرفتار   کہ باوے ہر نفس در کبر و نازی
مرا جز عجز و زاری نیست کارے   ترا ہم نیست الا سر فرازی
ترا گیرم نداری احتیاجے   نشاید کرد ایں حد بے نیازی
یکے بیچارہ افتادہ میرد   تو در عیش و خوشی و ناز بازی
محمد پیر شد در خدمت تو   بصد خواری و زاری و گدازی
دگر تحفہ مرا ہر بار گوئی

کدامستی کہ با عشق بازی

مرا از خوبرویاں شد نصیبے ۔ گہے اندوہ و غم گہ لطف و طیبے
برنجے مبتلا کردست خدایم ۔ کہ از وے ہست عاجز ہر طبیبے
اگر در سایۂ بام تو یارا ۔ شود آسودہ مسکینے غریبے
ز جاہ و عز تو یعنے چہ کم شد ۔ جوان مرد اتوئی آخر لبیبے
نہ بیند چشم روئے خواب و راحت ۔ بدل باشد اگر مہر حبیبے
مدہ پندم کہ باز آ از محبت
محمد راست از خوباں نصیبے

اے یار اگرچہ بے نیازی ۔ بزرگ شرفے است دل نوازی
آں عشق حقیقی است بیشک ۔ آنرا کہ تو گفتۂ مجازی
می سوزم و می‌میرم از اندوہ ۔ گویند کہ اینست عشق بازی
اے عاشق مستمند چونی ۔ در ہر نفسے تو در گدازی
اورا سر وصل نیست با ما ۔ مارا نہ دے صبور و رازی
پایندہ نماند حسن ہر کس ۔ بریک دو نفس چہ سرفرازی
از بند وصال ہجر وارہ
بوالفتح اگر تو پاکبازی

اگر نو سر گذشت من بدانی ۔ مرا جز بیدل و مسکیں نخوانی
بکن ہرچہ کنی زیباست شاید ۔ سرت گردم مرا ازدر نرانی
چہ تلخیہا کز اں غمزہ کشیدم ۔ بعشق دار دوے شیریں زبانی
مرا ابروے تو پیوستہ قبلہ ۔ بسوے کعبہ و صخرہ چہ رانی
چہ چندیں در سرت حرص و ہوسہا

محمد گشتہ تو شیخ فانی

گہ گہے گر بکوئے ما گذری — باشدے ایں طرف دمے نگری

غمزہ اش ناوکے کہ پردازد — عمر جان خستہ را کند سپری

اے کہ منکر ز شیوۂ عشقی — نیستی آدمی کہ رو تو خری

اسے ندکر چہ پند خواہی داد — تو کہ از سرّ عشق بے خبری

چوں تو خوبے کسے نشان ندہد — ملکی وصف و چہرہ چو پری

سرو قدی و راست طبعی ہم — گل قباپوش و سیب سبز تری

اے محمد تو عشق باز کنوں

نیست کایں اوست تو دگری

[۳] اکنون

کمند جعد تو بر حلقہ دامے — خم ابروے تو محراب عامے

لب انگور تو بادہ چکانے — خد و خال تو باہم صبح و شامے

ہمہ آزادگی خواہند از حق — ترا خواہم شوم کمتر غلامے

بسے مقتول و قاتل نیست پیدا — ولے بر لعل خون خوار اتہامے

سریں چوں کوہ کمر بہ مثل کاہے — عجب کاہے بود کہ را قیامے

اگر دنبالۂ جعدش گرفتی — بلاؤ کرد در اسکیں سلامے

[۳] بلاو کور

منم گر پس روز ہا دو عباد — ولے در عاشقی ہستم امامے

محمد نیسی مرد ملامت

نہ در عاشقی مرد تمامے

ترا داد ندروزے چند شماری — چرا بر خویش خود را می گماری

برو خوبے بہ بیں و بادہ را نوش — گہے سرمست باش و گہ خماری

[۳] می نوش

چہ برخوردی ز عمر خویش یارا — دمے با خوب روے برنیاری

بکوی می فروشاں رو بگشتے | بکن با خوبرویاں عہد یاری
ترا با خیر و شر کس چہ کارست | بنقد وقت شو گر مرد کاری
ترا از مے نشد گر آبروئے | بنزد عاشق میخوارہ خواری
محمد گر نبازی عشق بازی
تو آنگہ ابلہ و گاو و حماری

مرا باکس نماندہ صلح و جنگے | مرا افتادہ از سر نام و ننگے
مرا معذور دارید اے رفیقاں | دلم بردہ جوانے شوخ و شنگے
منم سرمست ہر بازار و کوئے | نخوردستم اگرچہ مے و بنگے
خوشم زاں تیر کہ رسد از تو نگارا | ز لب بوسے و از غمزہ خدنگے
کنم من جان سپاری چون نہ سازم | گر از برگ نوا بازیم رنگے (کہ از برگ و نوا)
بجاں بازی مرا فرمان دہی گر | ببازم در زماں نبود درنگے
محمد نیست نابودی مگر تو
ترا باکس نماندہ صلح و جنگے

بمثل غم وفادارے ندیدستم دگر یارے | بقا بادا ترا اے غم تویی یار وفادارے
مرا یاراں ہمی خوانند سوئے باغ و بستانہا | مرا بے گل رخے رستہ بسینہ چند نوخارے
من آنکس را کہ می خواہم اگر با من نباشد او | ہمہ گردم من بہ گلزاراں چہ کار آید چمن یارے
مسلماناں مسلماناں ازاں بی درد فریادے | دلش با مرداں با من چنانکہ بار بردارے (از بی بارے)
خیال جعد او کردہ مرا رسوا بہر خانہ | پریشاں ساختہ بلکہ بہر کوے و بازارے
دلم بربود دلدارے ستمگارے و خونخوارے | سرین اوست کہسارے بر آں جعدش سیہ مارے
جہاں چوں نہ بسر آید محمد مونسے باید
بمثل غم وفادارے نیابی در جہاں یارے

بیا که بر همه خوبان شهٔ سلطانی — سزد که پیش تو خوبان کنند ثنا خوانی
اگر تو ناز کنی یکسان نیاز کنند — وگر تو سر بفرازی رسد که شایانی
بیک کرشمه و چشمک دل از جهان ببری — سزد که سحر بگویمش و معجزه خوانی
هزار توبه بکردم ز عشق سیم تنان — ترا بدیدم و آمد به پیش حیرانی
چه دردهاست که دارم ز نیکوان بر دل — چه داغهاست که دارم بسینه پنهانی

اگر ز عشق کنی توبه مرد دین نهٔ
ورائے عشق بود هرچه باشد آن فانی

کمند جعد تو بر حلقه دامے — اسیر اوست هر خاصے و عامے
نوائے درد مطرب می نوازد — ز غصه ساقیم نکند سلامے
مرا یاران نمیدادند یاری — مرا شاهد نمی گوید پیامے
صباحے خنده بر بخت بد خود — به گریه میگزارم نیز شامے
حدیث عشق نطق ما به بسته — نمیدارد روا گویم کلامے
هزاران درد و غم را اختیار است — بقائے درد را باد انتظامے
وصال خوبرو وهم و خیال است — همان سو هست دل را اهتمامے
توئی شهرت بحسن خوبروی — مرا در عشق بازی هست نامے
اگر خواهی که دانی عاشقی چیست — محمد را شو اے خواجه غلامے
مه نو مردمان را انتظار است — نما تو روے از بالائے بامے
بیا که خوب روئی نیک نامی — تو صید عقل را هستی چو دامے
اگر تو دل ستانی باز ندهی — توئی در دلبری پخته نه خامے

مرا مردن روا نه بود محمد
مرا شاید کشد باصاف جامے

امروز مراست روزگارے | امروز مراست کاروبارے
از گلبن او بلبل خلیدست | اے یار شفیق تیز خارے
الحمد خدائے آسماں را | بخشندۂ ذوق ور فگارے
دیوانہ و مست او شدہ ہیں | ہرجا کیے است بادہ خوارے
آں بادہ کہ از لبش چکیدہ است | واللہ کہ ندارد او خمارے
از درد دلم ہر کہ گوئی | گویند کہ راست ہست کارے
عشق من وحسن اوست مشہور | دلہا را بریں شدہ قرارے
غمزہ زن و گوئے باز و سرکش | چوں تو نبود دگر سوارے
ای کج کلہ و بلند ہمت | فتراک ترا چو من شکارے

زیبا نبود بخاک پایت
بوالفتح چہ کس کدام بارے

مرا حق داد یارے دل پسندے | ظریفے خوب روئے نقشبندے
بتے آشوب دلہا عشق بازے | یکے زیں لالۂ رخ سرو بلندے
یکے جوز اکرا بر و ہلالے | یکے زہرہ سرائے مست ورندے
نخواہد جان من بروے مگر کہ | نبود بر سرکش ہم چوں سپندے
تو منکر عشق را یارا چہ خوانی | عزیزے احمقے بلکہ کلمندے
مرا خویشاں و یاراں نیکخواہاں | ز راہ دوستی بدہند پندے
نمیدانند ایں مشتے ستوراں | مرا حق کردہ است خود ارجمندے
مگر جعد و سرین او شد ستند | مرا اے دوستا نام پائے بندے
نہ من تنہا گرفتارم بدامش | کہ چوں من ہر طرف ہستند چندے
دلم را نیست از و آزار ہر گز | مگر از زخم غمزہ دردمندے

عزیزے

منم کز دیدگان خود بر شکم | روا دارم بہر گردن کمندے
محمد شاکر حق را کن سجودے
ترا حق داد یارے دلپسندے

اگر خواہی کہ ذوق درد گیری | نہان می باز عشقش تا بمیری
حکایت کردن و نالہ گزیدن | دواے درد باشد دل پذیری
شہید بدر باشی ای جوان مرد | بدرد ماہ روے گر بمیری
نہانہ عشقبازی ذوق دارد | ہوا ہا خوش بران لیکن بسیری
ملامت نہ غرامت نہ زہے ذوق | امیری نظا ہر گرچہ میری
وقار و وقر و عزت با تو باقی است | اگرچہ خواجہ باشی یا وزیری
زہے خمرے خمارے نے سلامتی | زہے دردے کہ دارد دلپذیری

ن: سلامت

محمد عشقبازے کہنہ ہست
ترا باید کز واین فن گیری

بہ لوح دل مرا نقش ونگارے | مرا ہست از خیالت روزگارے
بہر جا کہ یکے مرغ ہوائے است | ہوائے عاشقان بوس وکنارے
ہمہ کس دوستے را برگزیدست | گزیدستم جفا کارے نگارے
مرا معشوق من ہمسایہ شد | بحمد اللہ کہ شد معشوق جارے
چہ طعنہ میزند در عشق زاہد | مرا ہم بود روزے روزگارے
بدیدم تا مغے میخوارہ را | مرا افتاد باوے کاروبارے
سرے بنہادہ ام پیش چلیپا | سجودے میکنم بر وقت بارے
مرا آن عزت و دولت کہ داد است | کہ گردم بر درا و خاکسارے
پرستم ہر چہ یار من پرستد | اگرچہ بت بود یا سنگ خارے

ن۳ نماند بر کارے

جواں مرد از بہر حق مرا گو گرفتارم نماند پیر کارے

محمد در میان دردمنداں

تراہم می سکند ہر کس شمارے

چہ خوش باشد در ایام جوانی میان ماہ رویان مہربانی

کند ہر یک دگر را لطف و یاری زہے عیش و خوشی و کامرانی

میسّر خلوتے گر با جوانے ست ہماں ساعت شمار از زندگانی

مرا زاں لعل شیریں تلخ میگو کہ نزد ماست آں شکر فشانی

ترا آں دولت و عزت کہ دادا ست کہ بر یار عزیز خوار مانی

دو چشم مست او غلطانست ہرسو دو صد رنجور را بے ناتوانی

الا احبد دراز اکہ سر سینا زدم دستے کہ دانم دل گرانی

خیال لعل تو مستانہ دارد نہ ام مست شراب ارغوانی

نہ کہ تزویر باشد چاہ جوئی

محمد عشق می باز و نہانی

اگر میرم بدرد مہربانی مرا باشد حیات جاودانی

سرے بر در نہادہ ماندہ ام من تو دانی گر بخوانی یا برانی

اگر خندہ زنی گلہا بارد وگر گریہ کنی دُر مے چکانی

نمک حسن تو دلالہ است مارا کند ناز و کرشمہ پاسبانی

میانِ ما نگنجد حبز کہ دوقتے اگر داری تو حسنے پس بدانی

ن۳ قبلہ

ترا ابرو دو است و ہر دو محراب فریضہ شد نماز ما دوگانی

دمے با وے اگر گردد میسّر تو آں دم را شمار از زندگانی

اگر بوس و کنارے ہم بہ بخشد زہے عیش خوشی و کامرانی

بدرد غم چناں آسوده ام من   نیاسایم چنیں در شادمانی
زچشم مست غلطانت رسید است   نصیب من بلاو ناتوانی
اگر تیرے زنی اے ترک غمزه   رواں از سینه و جاں بگذرانی
سرینے کاں نگار نازنین است   کہے نه بود بریں شکل و گرانی
محمد نظم میگوئی تو یا نثر
نباشد نظم کس را ایں روانی

منی باز بحسن و خوب روئی   زیرا که بعینه تو اوئی
تو از سر تا قدم جمالی   تو موے دراز و مشک بوئی
در تابش ہمچو آفتابی   چونا کہ ری و ماه روئی
لطف و کرم است در تو بسیار   در تو صفتے است از حد افزوئی
وصف دہن تو بست یارا   ہر جا که زبان زگفت و گوئی
تو منزل ماو من نیابی   بو الفتح بہر جہت که پوئی
آراسته چنانکه باید
افسوس که نیک زشت خوئی

جلد ۳ از خودادی

زمہر شمع رخ پروانه واری   بسوزم گر کند ایں بخت یاری
بیک بوسه دل ما را تو خوش کن   قفائے چند بر گردن شماری
بحمد الله مرا عزے و فخرے است   که میرم بر در یارے بخواری
سگ دیوانه ام کورا گزم من   کند با خاک کوئے یار یاری
تو از برگ نوا رسنگے نداری   تو چونه میکنی جان را سپاری
محمد عشقباز کہنه نو
ہماره تشنه و برغرق کاری

جوان مردا بداری وصف جودی   مگر لب بر لبم یکبار سودی   ن: نداری
همه شب در خیالی زلف و خالی   بوهم خویش ای دل خوش غنودی
مرا گوئی چه دنبالم گرفتی   زدی چشمک بخنده دل ربودی
چه گویم چشم تو چه شوخ دیده است   زمردم عقل و دین را وا ربودی
ز مجنون عشق و از لیلی نظرها   حدیث لیلی و مجنون شنودی
بجز جور و جفا دیگر نبازی   تو عین درد غم بر ما کشودی
مرا تو وعدهٔ کشتن بکردی   کریمان را بود وعده بزودی
شراب درد را پر پر به پیما   مرا هشیار مگذار از جهودی

محمد عشق را افسانه باشد
همارا محنت و غم را فزودی

ندیدم در جهان یاری بمثل در دو غم خواری   نباشد در جهان شخصی بشبه غم وفاداری   ن: بمثل
علی هذا چنین آمد که شخصی نیک بختم من   مرا یاری وفاداری و دلدار است غم خواری
وفای میبودی گر بمثل غم مرا شادی   زهی یاری زهی کاری زهی کاری زهی یاری
نشان عاشق صادق اگر گوئی ترا گویم   یکی از سوخته رفته یکی زاری ترا زاری
زرشک و غصه می میرم مرا معشوقه جانی   ازان هر یک نشان گوید مرا گل گشته است خاری   ن: ازاو
ترا ای سرو در سر هست که با قد بلند ستم   اگرچه راست میگوی ولیکن بی گل و باری

محمد را هوس در سر که او در سوز و غم میرد
نه چون پروانه یک لمحه ولیکن جاودان آری

ای ساقی مست من صفائی   وای مطرب خوش نوانوائی
ای ساده بیا بوسه و کناری   وای شاهد خلوتی جفائی   ن: ساده بوسه
ای صاحب کشتی و باغی   ای یار درختی و هوائی

اے شیخ و قلندر و مولہ — اے کوچک و نغز و باصفائے
ما را ہر سروری نباشد — مائیم سرے و خاکپائے
اے زاہد مستجاب دعوت — تسبیح بگو بخواں دعائے
از بہر مزید عشق و دردم — یک فاتحہ خواں بالتجائے
باشم ہمہ روز در خیالے — من مانم و عزق آشنائے
ہر روز برم خیال وصلے — ہر شام بگریہ و و ائے
ایں خستہ وجود ماست خالی — الا کہ دوست ہو وہائے
بوالفتح دل از جہاں تو برگیر — جانے نعم و بلے است ولائے
اے مونس روزگار مسکیں — تو درد مرا بکن دوائے
روز دو سہ ہست ایں شمردہ — نے مانم و من نہ تو بجائے
میدار غنیمت اے جوانمرد — شو صوفی صاف باصفائے
اے خواجہ نشد مرا میسر — ہر روز بمنزلے و جائے
ایں اہل و ولد مرید و فرزند — گشتند مرا چو بند پائے
مرغ دلم از قفس فتادہ — روح قدسی اسیر سائے
کے باشم من ز خود برآیم — پرواز کنم دراں فضائے
من باشم و او دگر نباشد — باشیم در ورا و رائے
الحمد خدائے آسماں را — داریم صواب بے خطائے
ما را تو مداں کہ ما فقیریم — در ملکت قدس پادشائے
طاؤس صفت بشکل زاغے — باقی تو مداں جہاں خدائے
ایں جان من است و جو آں شد — جز من مطلب بہر سرائے
بوالفتح بنقد وقت خوش باش

جائے نعم و بلاست

روح القدسم

عشق

گر داری عقلی درائے

دلے دارم اسیر و مبتلائے — تنے دارم گرفتار ہوائے

ہمہ کس را خیال عز و جاہ است — بماندہ خاطرم را ابتلائے

مگر گردد سر من خاک آن در — تنم پیچیدہ پارہ بوریائے

مرا ریشے میان سینہ پختہ است — طبیبا گر توانی کن دوائے

گرفتم نبض خود دیدم رگ جان — نماندہ ست در من امید بقائے

مگر یک بوسہ بخشد مرا یار — ز حسن لطف بہ نماید بقائے

جہانے تازہ یابم جان نکے نو — نہ بینم ہیچ گہ روئے فنائے

ندارد سینۂ من آرزوئے — مگر میرم سرے در زیر پائے

دلے رنجور دارم تپ ہمین است — کنم از غیر حق من احتمائے

ان ۳ ارا

محمد از ہمہ غمہا برستہ است

نماندہ درویش اندک ہوائے

الا اے ساقی خوش خو صفائے — الا اے مطرب خوش گو نوائے

ان ۳ شاہد

چہ پندم میدہی ای زاہد وقت — مزید درد ما را کن دعائے

قمار عشق بازی او فزہ برد — کہ با معشوقہ می بازد دغائے

ابوالفتح از بے دولت اگر او — دہد دشنام و من گویم ثنائے

اگرچہ نیست ممکن وصف یارے — مرا بر باد میدارد صبائے

توئی گیسو دراز دست کوتاہ — کہ اندر ملک عشقی پادشائے

ز من از صدر دیں پرسید گویم

خرابے ہست رندے خود ستائے

فرہادیم تو کہ شیرینی — با کوہ گرفتہ ام قرینی

گر عاشق کس شدی ضرورت — با محنت و درد هم نشینی
من عاشق تو تو یار معشوق — مهتاب منم تو شمس دینی
شیرین لب تست تلخ گفتار — شکر دهنی و زهره جبینی
ابروت بعینه است قبله — وان غلطش چشم را نه بینی
گوئی که دو شهر یار سرمست — دل زنده بیکدیگر کمینی
یک بوسه زدم بغیر اذن ار — چندین چه بهی تو طاق بینی

بوالفتح جنانتے نداری
الحق که مودبی امینی

مثل تو نه دیده ام جوانے — شیرین شفتے شکر دہانے
از ناز و کرشمه نیک دارد — میباز و خود بخود نهانے
او سرو قدے است گلعذارے — باریک کمر سرین گرانے
او ماه جبین ہلال ابروست — جادوگرے ہست سحر دانے
او باغ و بہار تازه روی است — بالاش قیامت جہانے
زین چابک دست شہسوارے — زین تیز روے قوی کمانے
با جعد دراز موے ابنوه — بر خانۂ اوست نرد بانے
تا بر سر عشق بر تر آیند — بینند جمال جادوانے

میگردد چشم ہمچو مستے
می افتد ہمچو ناتوانے

بستیم نطاق کامرانی — گشتیم طواف شادمانی
خه خه که خوشیم و شادمانیم — نوشیم شراب ارغوانی
با چنگ و رباب و نائے و دف ک — با رقص سرود گل فشانی

اندوه زمانه دور کردی — اے غم تو سیاه روجهانی

دوری است زمانه دور دوری — از قرب رسیده نشانی

معشوقه مرا به بر همساره — در عدو شمار نیست ثانی

از کاهش و از دریغ افسوس — بیزار شدم چنانکه دانی

عشق و من و یار هر سه یکجاست — در بوسه و در کنار مانی

هر یک ز دگر جدا نباشد

بوالفتح همین است زندگانی

خوش باد عشق در جوانی — آسوده بوصل یار جانی

و از تو نصیب خویش گیرد — وز وے تو نصیب خود ستانی

خاصه که بود نگار خوش خو — او مست و تو مست عیش رانی

گر پیر تو ای تو او جوانے — باشد ز تو او ملول دانی

از لعل لبت نصیب باشد — مستی شراب درفشانی

مے خوردن شد مرا عادت — رفته است خمار سرگرانی

از چشم تو دیده شد اثرها — جادوگری و طلسم خوانی

از چشم خوش است پدید آمد — غلطیدن خاست ناتوانی

تعلیم بلند همتی شد — اے ماه بلند سرو ثانی

بوالفتح شدی تو پیر توبه

تا چند اسیر کودکانی

اے پیر بہار با جوانے — بین تازه و تر دگر جهانے

باریک لبے است و خنده بازے — شیرین دهنے شکر فشانے

بادام بعینه است چشمش — لب پسته و شئ است خوش زبانے

ن: سوی

ن: پدید

ن: از تعلیم

ماهیست ولیک با ملاحت | سرویست ولیک خوش روانے
سرویست و ے هلال ابرو | شمعے است ولیک بے دخانے
نخلے است ولیک کبک رفتار | باغے است ولیک نے نهانے
دینے است ولیک دین احمد | آیتے است ولیک از قرآنے
کفرے است ولیک کفر فرعون | موسی است و ے زحق نشانے
او یوسف ثانی است هیهات | از وحدت همی کند بیانے
بوالفتح بگو که اے محمد | هزار کشاده زبانے
او تنگ لب و کشاده سینه | پستانش مثال نار دانے
روے تو بهشت را نمونه | کز دوزخ میدهد امانے
دریاست و ے بر آب حیوان | او راست حیات جاودانے
جعدے است دراز همچو مارے | حبه است و ے حیات جانے
او عاشق خویشتن همیشه | میداند همچو او جوانے

گر هستی آن جهان نباشد
او هست فلانه که یا نے

مرا در دل خیال زلف و خالے | دل من گشته از جاے بجاے
مرا دردی به پیمانه صفا ده | بجام زر بکن یا در سفالے
مرا مقصود بیهوشی و مستی است | گرفته وقت من در دل ملالے
لب میگون او و هم و خیالے | لبم بر لب رسد باشد محالے
دو سه دشنام ده در مجمع خلق | مرا شهرت شود عز و جمالے
اگر تو پرده از رخ باز گیری | جهانے بیخبر گردد جلالے
میان مردمان افتند نظرها | کسے گوید فلان است کس بخیالے

هان — گردے کشاے — فلان کو یانے — فلانه و کیانے — کیمن

زند قرعه برای کشتن من — ز من هم می شود زین کوش فالی
محمد به نفس امید دارد — که چشم او کند با وی قبالی

بزخم خنجرش پاره کند دل
شهید عشق گردم بی مثالی

خوشی و خرمی و کامرانی — فراغ و عیش و عشرت جاودانی
میسر می شود بلکه مقدر — اگر نوشی شراب ارغوانی
ترا حسن و نمک هر روز افزون — مرا افزود هر دم مهربانی
اگر با که سر سینه خاطرت خواست — ترا از پیش او تو پس نمانی
بخلوت با بتی فارغ نشستن — ابوالفتحا همین است زندگانی

محمد این همه گفتار تو چیست
یکی اندر یکی شد نیست ثانی

جوان مرد اصباحی را صفائی — کنار و بوسه را دارم هوائی
من از لعل لبت دارم خراشی — بجز بوسه دگر نبود دوائی
بلب جان آمدست یکبوسه فرما — قریب الموت را فرما بقائی
ز لون زلف تو شب گشته تاریک — بیک خنده جهان را شد جلائی
تبسم کرد عالم نام او شد — ز یک چشمک دو صد گونه بلائی
مراد رندیست بی وران درع ا بست — که می گویند هر دردی دوائی
اگر درد او فتد عاشق صبور است — ندارد حیله را هم احتمائی
محمد لا مکانست زانکه او را — نباشد هیچ تعینی بجائی

گهی در میکده واپسترینی
گهی در زهد و تقوی پیشوائی

ت: آمدست — مقدر
ت: بپایان
ت: آمده
ت: ز لون زلف تو شب گشته تاریک ما ملک عالم

لعل شیریں تو شکر بارے | لب من طوطی شکر خوارے
زلفِ تو تار در شب یلدے | جعدِ تو در شبِ سیہ مارے
ہیچ سروے بمثل قامت تو | من ندیدم بہ بوستان بارے
دین و دنیا مرا چہ کار آید | نیست جز عاشقی مرا کارے
بوسۂ لطف کردہ چو مرنج | گر ز دستیم گاز کے بارے
گشت گلزار و باغ خوش باشد | نیست خالی ز زحمتِ خارے
در جہاں ہیچ چیز بہتر نیست | جز کہ یک لحظہ صحبت یارے

گر بہ پرسی محمد است عاشق
ہمہ گویند یکزبان آرے

جوان من جوانے خود نمائے | سوار من سوار بادشاہے
حریفِ من حریف خوب طبعے | قرین من قرینے دلربائے
نگار من نگار نقشبندے | ندیم من ندیم باصفائے
بود گردم غبار خاک آں در | نماندست در سرم جز ایں ہوائے
سرِ من زیر پایش باد چوں خاک | ندارد دردِ من دیگر دوائے
بدرد عشق اگر میرم زہے کار | شہید عشق را باشد روائے
اگر یارے کشیدہ تیغ آید | بنہ سر پیش او گو مرحبائے
دل و جان و سر و تن دین و دنیا | کنم در زیر پائے او فدائے

محمد خویش را عاشق نہد نام
نہ دیدم آں چناں یک خود نمائے

دیدم بہ کلیسیا نگارے | زیں درد کشتے شراب خوارے
مد من خمرے خراب شکلے | دیوانہ وشے نزار و زارے

زحمت (margin)
یارے (margin)

گفت از سرِ وقت خویش حالے	بنشیں و شراب نوش بارے ـ در حال
آنگہ بصفائے مے نگہ کن	بیں عکس جمال روئے یارے
بر لوح وجود نیست نقشے	جز صورت نسخہ نگارے
مجنوں چہ کس است کیست لیلیٰ	گل چیست کجاست زخم خارے
خسرو کہ بود کدام فرہاد	شیریں بچہ گشت خوشگوارے
بہرِ چہ زنِ عزیز مصر است	از کرد و یک غلام خوارے
از چہ سبب است ہاں گرفتار	یعقوب کہ بود رستگارے
خود چاکر و بندہ چرا شد	محمود کہ بود شہریارے
زیں حال کسے خبر ندارد	جز بیخبرے شراب خوارے

بیشک بخدا محمد اینجاست
چوں احمدِ پاک حق گذارے

الا اے شاہد مہ رو لقائے	الا اے مطرب خوش خواں نوائے
الا اے صاحب شیریں کلامے	الا اے ساقی سادہ صفائے ـ نمبر ۰۰
الا اے زاہد مقبول دعوت	مزید درد ما را کن دعائے
الا اے شیخ بر سجادہ جادہ	نفس زن تا بدام افتد ہمائے
عفاک اللہ یا شیخ المشائخ	بروئے خوبروئے ابتلائے
رسیدہ بانتہا عمرم ولیکن	ندارد درد عشقش انتہائے
بدریائے شدم غرق ای رفیقاں	نبود ست ساحلش را آشنائے
طبیبا زحمت خود را بدر بر	کہ درد عشق را نبود دوائے

بحمد اللہ محمد عارفی تو
شناسی قدر بیدل مبتلائے

بچشمک صید جاں کردی بخندہ دین و دل بردی — بضرب بوسہ خوش کردی بزخم غمزہ آزردی

اگر خوبان بدل بردن بدعوی آمدہ یکجا — جوان مست و چالاکی کزین میدان تو گو بردی

زمے مستی است مقصودم بدہ پر پر پیاپے ہم — جوان مردانہ بینی تو کہ صافی ہست یا دُردی

مرا در سر ہوائے تو دل و جانم فدائے تو — ہمہ عالم برائے تو بحسن خویشتن فردی

بوقت خویش خوش بودم نماز خلوتے کردم — مرا اے بت زمن بردی کنوں تو سبحہ و وردی

محمد گر نہ عاشق کہ چیست آں نالہ و گریہ — تنے زار و نزارے ہم بہر دم باد م سردی

گر آید عمر پایانے نیابی عشق را غایت
نہ پیری تو نود سالہ بد انکہ کودک خردی

نزادادہ ستمگاری مرا مسکینی و زاری — زہے لطفے کہ حق کردہ ترا عز و مرا خواری

نگارا خوبروئی تو جوانے خوب شکلی تو — وے افسوس می آید کہ بارے بس جفاکاری

رموز سحر را دانی توئی استاد جادوگر — شدی ماہر بدل بردن جگر خواری چو گفتاری

ہوائے گل رخے ما را بگرداند بگلزاراں — ہوائے کہ بسر بینے ہم مرا گردست کہساری

سیہ روی است این چشمم بہر جا دید خوبے را — سیہ رو ہست
گرفتہ نقش در خاطر کشد دنبالہ اش خواری

مادر دہر چوں تو فرزندے — گر بزادہ نبود دلبندے

لعل شیریں تو شکر بارے — دہنت پر ز شہد آوندے

عاقبت عاشقاں بدرد میرند — بدرد مزید — زاہدا بیہودہ مدہ پندے

پیر گشتیم توبہ بشکستیم — عشق ہا باختیم یک چندے

نیست از سیم و زر اگر نقدے — بہر یک جرعہ باز سر بندے

جعد شبگوں شکل پنجۂ آں — پائے ما را نہد سیہ بندے

لب تو نیست بلکہ برگ ترے است — بت نیست — واں سریں نیست ہست الوندے

اے محمد بدانکہ مادر دہر
کم بزادست چوں تو فرزندے

عاشقاں گر کنند تدبیرے | دار معذور کانست تدبیرے
توبہ ورزند نہ ہمی نمایند | تا فرود آورد سبتے تیرے
لعل شیرین او چہ تیز زبان ست | شہد آمیزہ کرد تقریرے
اے محمد ترا میسر نیست | راہ حق بے عنایت پیرے
مبتلا را بہر چہ دست دہد | نکند در رہ تو تقصیرے

حبذا او پائے بند بوالفتح است
ایں چنیں رفتہ است تقدیرے

مرا افتادہ در خاطر کہ بر آیم ازیں ہستی | گر نیم کرسی علوی نمانم من بریں پستی
کہ اے طاؤس جان من تو مرغ باغ قدسی | چہ چوں زاغ و غلیواز ہمے مردارے خوشاں شستی
تو اے سیمرغ با ہمت چرا چوں صعوہ کردی | بدام و دانہ افتادی تو ریش عقل بگسستی
بسوی گلستاں بنگر بروئے گل کہ میخندد | نشاط بلبلاں ہم بیں چہ می بازند از مستی
بہاراں گل بنے خندد بہاراں بلبلے گرید | نبارد ابر نیسانی نشد تازہ گل مستی (ہستی)
بر فتارے نہادی پا بحیرت ایستادہ خلق | بگفتارے کشادی لب زبان مردماں بستی (دہان)
شدہ دلالہ خود بیروں رقیب پاسباں خفتہ | دگر معشوق ہم خوش خو چرا فارغ بماند ستی
گہے در آشتی شادی گہے در خشم دلجوئی | گہے سرد و گہے گشتہ ہمہ ذوق است تو خوردستی (خودرستی)

محمد ہمچنیں باشد مراد من رود کارے
ز بد بختی خود دانم کہ خواہم مرد از سستی

نگارا سرو قدا گلعذاری | تو با ما راست گو در دل چہ داری
بخواہی کشتنم از درد ہجراں | نہ بے دولت بوصل آزردہ داری

ترا در سر همه نازاست و شوخی | تعالی الله که چوں تحفه نگاری
جهانے گشته سرگردانست بر تو | تو فارغ از همه بیزار داری
ترا جز ناز و غمزه شیوه نیست | مرا عجز است و مسکینی و زاری
نمانده چارهٔ الا که میرم | پس دیوار و پیش در بخواری
شدی گر در پس کوه سرینے | ضرورت هر طرف پس سنگساری

محمد عشقباز اں راست شرطے
نباشد عاشقے از در دعاری

بر لعل لبت سیاه خالے | افزوده جمال بر جمالے
اے قد بلند و پست زلفین | اے صورت قدس را مثالے
یک خنده زدی و عشوه دادی | گشتیم از و زحال و حالے
تنگ دهنت که پر شکر هست | بیرون است ز وهمے و خیالے
بر هم لب من لب تو حاشا | کاین است محال در محالے

بو الفتح بوقت خویش خوش باش
مگذار هوائے جاه و مالے

بحال تن حالے

مثنوی

محمد چوں تو در عالم ندیدم | نه از کس مثل تو جائے شنیدم
دریں دوراں تو تنها بے نظیری | تو سلطانی نه محتاج وزیری
توئی مستے خرابے عشقبازے | توئی رندے بوندے سرفرازے
توئی پیر مغاں پیشوائے | توئی در بت پرستی رهنمائے
ترا در عاشقی نام بلند است | ترا در خود روی راهے پسند است

تو خود بیگانه از خویش و خویشان | تو خود دیوانه گشته پریشان

یکی خود کامهٔ بد خو کسیے | یکی پس ماندهٔ کم از خسیے

ترا نے نام و ننگ و جاه و جایگه | ترا نے عقل و هوش و راه تدبیر

تو خوبان را بیاموزی کرشمه | نهی بر روی مه رویان تو وسمه

نهال بت پرستی را تو بنیاد | نمائی راه گمراهی تو استاد

همیشه بر در خمار نشسته | نه خم را لب تا پاک شسته

کنی بر قاضی و مفتی تمسخر | کنی از زاهد و عابد تنفر

جرس بانگ موذن را برابر | کنی تو کفر را با دین سراسر

ترا پیوسته ابروی بتان شد | بجای قبله این ایمان جان شد

بهر دو جهی تو رو از بت نتابی | گهی صافی شوی گاهی کبابی

چرا دادی مکن روی بتان را | ز شمع عشقت یافتی عکس و نشان را

تمکن ن

ترا روی بتان شد آئینه ساز | به بین عین الیقین مقصود هر بار

صفای باده را نظاره کردی | بدستے نسخهٔ ساده به بردی

تو عین و عکس را یکجا نهادی | تو سر غیب را از سر گشادی

تو خود را از وجود خود بدر کن | پس آنگه سوی بت رویان نظر کن

چه باشد لیلی و مجنون کدام است | زلیخا بیبی و یوسف غلام است

محمد عیسیٰ و موسیٰ و آدم | یکی اندر یکی شد اسم اعظم

ره آدم اگر ابلیس میزد | بگو ابلیس را کی میکند رد

خدایا این بلا و فتنه از تست | که تخم هر بلا از دست تو رست

برآمد آفتاب ماسمان است | خلاف مطلعش سرے نهان است

زبان را تو ازین گفتار گردآر

تو رخت خود ازین بازار بردار

رباعیات

پروانه چراغ دید شد دیوانه　　از خویش بشد ہیچ پروا نه
از خود به برید ہستی خویش بدید　　شد عین چراغ آتش و پروانه

پروانه چراغ دید گفتا که منم　　با آتش عین ہست جان و تنم
گر روزے چند صورتے بود جدا　　بالحق حقیقت است کان جمله منم

در کوئے[1] خرابات مغان را پیرم　　در مجلس طامات جوانے میرم
من ہر چه کنم رواہست ولیک　　شیخی است محمد بلے تزویرم

بے[2] شمع رخے اگر نه سوزم چه کنم　　صد پاره دلے شده ندوزم چه کنم
چوں عکس مہے زمہر در چشم آید　　اے مردم اگر نمی فروزم چه کنم

از درد[3] فراق اگر ننالم چه کنم　　روز و شب اگر نه در خیالم چه کنم
میگوئی با توام نه ام ہرگز دور　　در عین حضور بے وصالم چه کنم

دل[4] در پے دلبرے نپوید چه کند　　از درد فراق جاں نجوید چه کند
دل آئینه عکس بت درو شد پیدا　　دل خود را عین بت نگوید چه کند

---

[1] بروز یکشنبه بست و سوم ذی الحجه ۲ [illegible] ه بقلم آوردند [2] بروز جمعه بست و ہشتم ذی الحجه ۲ [illegible] ه فرمود
[3] ایضا [4] ایضا [5] ایضا

بیدرو مباد ہیچ فردے — نامرد مباد ہیچ مردے
بیدرو مباد ہیچ وقتے — بے وقت مباد ہیچ دردے

معشوقہ اگر کتاب داری — مغشوس دل سیاہ داری
معشوقہ بود کتاب حاشا — بازنگی و بربری چہ یاری

معشوقۂ من کتاب من شد — بستہ دل من بدو کشادہ است
گوئی کہ مرا بہ عاریت دہ — معشوقہ بعاریت کہ داد است

تمام شد

دیوان عاشق شہباز سرافراز مخدوم ابو الفتح ولی الاکبر الصادق سید محمد یوسف الحسینی الملقب بہ گیسو دراز قدس اللہ سرہ العزیز کہ مسمیٰ بہ انیس العشاق است ۔

غلطنامہ دیوان انیس العشاق

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۶	دلک	ذلک	۶۷	۲۱	سودا	سودہ
۳	۸	دوتاکردو	دوتاکردہ	۷۰	۱۵	نگار	فگار
۳	۱۲	نمانْد	نماند	۷۲	۹	دیوانۂ	دیوانہ
۳	۱۶	مصطفوی	مصطفوی	۷۶	۲۰	ردا بے نور	رو بے نور
۴	۳	بجرد و مطالعہ	بمجرد مطالعہ	۷۷	۲۱	مرد	مرد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
٦	٢١	بے ۰ کار	سبے اذکار	٧٩	٩	پہنانے	پہنانی
٩	١	باری	بارے	٧٩	١١	صعف	ضعف
١٠	١٣	بمیرمیم	بمیریم	٧٩	١٤	بوسہ	بوسہ
١٤	٦	ررعجب	درعجب	٨٣	١٦	ببیتم	ببنم
١٦	٢٠	کے ستند	سکے ستد	٨٧	١٧	خزنیم	حزنیم
١٨	٢	باشدی ہم	باشدے ہم	٨٧	١٨	بیسے	بسے
٢٠	١٧	نذل	بذل	٨٧	٢٠	رای ستابد	رامی شتابد
٢١	٦	سوننتہ	سوختہ	٨٩	٢٠	فصل	فضل
٢٢	١٤	سے	مےتے	٨٩	١٥	بخش خواہ	بخش وخواہ
٢٣	١١	بیر	پیر	٩٠	١٣	معلے	مفلے
٢٣	١٣	گردادہ حق فرا	گردادہ حق ترا	٩٢	١	درسر	درہر
٢٥	٥	آں بہ بیرہن	آں پیرہن	٩٦	٥	بیرازی	بیزاری
٢٦	١٧	شدہ	شد	٩٧	١٩	مبرم	میرم
٢٧	١٦	کہ سرخی	کہ سرسنے	٩٨	٧	مبرآں	ہمرآں
٢٧	٢١	پر	بہ	٩٨	حاشیہ	میگذارم	میگدازم
٢٨	١٥	سبے نگار	سبے نگار	١٠٣	١٣	گراتیم	گرانیم
٣٠	١٠	انفعاپے	انفعاے	١٠٦	١٢	دلبرے	دلبری
٣٥	١	بلائے	بلائے	١٠٨	٨	سبے	سبے
٤١	١	ستنند	شستند	١١٧	١١	محرومی	محرمی
٤٢	٢	ابوالفتحال	ابوالفتحا جال	١١٩	١٠	فراخے	فراقے
٤٣	٢١	ٯ	کہ	١٢٢	٨	میری	میرے
٤٣	١	آزار	آزاد	١٢٣	١٠	گر	گو
٤٤	٧	نمیدانم	نمیدانم	١٢٥	١٩	کردآر	گردآر
٤٠	٥	بیگوفست	میگوفست	١٢٧	٦	فتوے	فتوحے
٥١	١٦	رسد	رسد	١٣٥	٩	نوسے	بوسے
٥٢	٦	سلے	سبلے	١٣٩	٨	یار عزیزہ	یارے عزیزے
٥٠	٧	چہ دارد	چہ لطف دارد	١٤١	١٦	اسے	بارسے
٦٣	٩	بوے	جوسے	١٤١	٢٠	کناری	کنارے
٦٠	١٣	کہ	کہ	١٤٥	٣	چنانکہ	چنانکہ

تمت